* بسم اللہ الرحمن الرحیم

مفتاح الجنت

سب تعریف اللہ کے واسطے ہی * اور وہی ہے [illegible]
[illegible] جو تمام عالم کا پالنیوالا ہی * اور وہ [illegible] مہربان [illegible]
[illegible] * اور اپنے مسلمان بندوں کو
[illegible] نعمتیں * اور اسکے حکم کے موافق کام
[illegible] طرح بہشت میں لیجانیوالا *
[illegible] بیان کرنا نہایت
شکر اللہ کے

اُسپر پہنینگے اور عورتیں اپنے مردوں کے ساتھہ اور مردیں اپنی عورتوں کے ساتھہ خوشیان کرینگے * اور اگر لڑکی کنواری مری ہوگی اور بہشت میں جاویگی تو اللہ تعالی اُس کا بھی کسی بہشتی مرد سے نکاح کر دیگا * اسی طرح بے عورت کے مرد کو بھی جورو ملیگی * اور مردوں کے واسطے سوائے اپنی عورتوں کے اور بھی عورتیں ستھری ستھری کسادہ چشمیں نیچی نگاہ والی اپنے مردوں کی عاشق اور اُن کو کبھی نہ کسی جن نے چھوا نہ کسی آدمی نے جیسے کہ لعل اور موتی ہوتا ہے اُس نزاکت کے ساتھہ اللہ تعالی نے اُنکو وہاں خیموں میں لگاہ رکھا ہے * اور میوے بہشت کے ایسے ہیں کہ لیجانے والا اکر لیتا یا بیٹھا یا کھڑا ہو سکے اور چاہے کہ ہم میوہ کھاویں میوہ لگا درخت سر جھکا دیوے وہ فراغت سے اٹھا لیوے * اور خدمتگار بہشتیوں کے لڑکے ہرنگے سونے کے بالے کانوں میں پہنے اور اگر تو اُن کو دیکھے تو کہے کہ یہہ موتی ہیں صاف کئے ہوئے گویا کہ اسی وقت سیپ سے نکلے ہیں اور کسی نے ابھی تک اُنھیں چھوا بھی نہیں ہے * اپنے ہر پیالے کو زرے اور آبخورے اور پیالے شراب پاک اور

اور اسے آن سے راضی رہیگا اور وہ جو وہاں جاوینگے اُنکو
بہت کچھ ملیگا مگر [illegible] جن میں سے تھوڑا سا [illegible] کی
کے واسطے [illegible] اور [illegible] بہت کچھ
[illegible] ہین خاص خاص باغین [illegible] اور خاص
[illegible] میں بھانت بھانت کی خوشبو [illegible] بھی اُنکی
[illegible] کے تلے سے اور اُنکے محلون کے نیچے سے [illegible]
میوے اُن باغوں کے نہایت لذیذ جنمیں رنگ
اور خوشبو رکھتے ہیں اور اُنکے آرام کے واسطے
[illegible] موجود [illegible] جو [illegible] میں [illegible]
ان کے لباس وہاں [illegible] سے ستھرے
اُبریشم کے ہونگے اور اسطرح کے [illegible]
[illegible] اور عورتیں ہونگے جو سب گورے گورے جوان [illegible]
[illegible] صورت خوبصورت یہان تک کہ اگر [illegible]
[illegible] کی اور مرد [illegible]
دنیا میں [illegible]
[illegible]
[illegible]

اور نہ جاڑا وہان ہوا ہی خاصی دل بھاتی اور روشنی آفتاب سے بڑھکے ہوگی اور گرمی ندارد * اور اللہ تعالی کی دیدار بہشتیون کے نصیب ہوگی سب نعمتون سے افضل * اُسکے دیکھتے ہی سے خوشی معلوم ہوبگی انشاء اللہ تعالی * اور اللہ تعالی اپنے کافرندونکو جو بہکے پھرتے ہین اور اُسکے حکم سے منہہ موڑتے اور کلمہ شہادت کا زبان پر نہین لاتے اور نمازونکو ادا نہین کرتے اور زکوۃ نہین دیتے اور جن پر حج فرض ہی حج نہین ادا کرتے اور روزہ رمضان کا نہین رکھتے اور جو حکم اللہ تعالی کے ہین اُس سے باہر رہتے ہین اور گناہون مین گھسے پھرتے دوزخ مین ڈالیگا * ایسی دوزخ کہ اُن کے بدن کے چمڑیکو گلا ڈالیگی مگر جان نہ نکلیگی * اور دوزخ کا عذاب بھی قابل بیان کے نہین ہی غرض یہہ کہ عذاب پر عذاب اور مار پر مار پڑیگی * مگر تھوڑا سا اُسکا بھی بیان کرتے ہین جس مین کہ لوگین کانسے روئی عملت کی باہر نکالیں اور جو کنتے ہو جاوین * سو دوزخ کا احوال یہہ ہی کہ دوزخ پر اللہ تعالی نے اُنیس فرشتے متعین کیا ہی اور اُنمیں سے ایک کا نام مالک ہی وہ سردار ہی اٹھارہ فرشتونکے ساتھہ بیٹھا ہی * وے

میٹھی پانی سے بھرے لئے پھر ینگے اپنے مالکون کے
پاس * اور اُنکو اُس شراب کے پینے سے سر درد نہووے
اور نہووے بیہوش اور بے عقل ہووین * اور وہی امر کے
خدمتگار میوے لئے پھر ینگے جون جون میوے کہ اُن بہشتی
لوگونکو پسند آوینگے اور جس جس میوے پر خواہش
دوڑ اوینگے * اور مرغون کے گوشت جو بہایت نرم ہوتے
ہیں جس قسم کا چاہینگے * خواہ کباب خواہ شوربہ دار وے
خدمتگارین اُنکے پاس حاضر کرینگے * اور پانی مین بہشت کا
خوشبو کافور کی سی اور بعضے مین سونٹھ کی اور بعضے مین
مشک کی اور دودھ سے بڑھکے سفید اور شہد سے
چڑھکے میٹھا * اور اُنکے پاس آوینگے پیالے بڑے چاندی
کے اور پیالیان چھوٹی چاندی کی اُنکی پیاس کے موافق * نہ تو
پانی کم ہووے کہ پھر مانگنے کی احتیاج ہووے اور نہ بڑھے
کہ چھوڑنا پڑے * اور وہ چاندی ایسی صاف ہی کہ مثال
شیشہ کے اندر کی چیز باہر سے نظر آتی ہے * غرض اِس
نار اور نعمت کے ساتھہ بہشت مین تکیہ لگائے تختون پر بیٹھے
رہینگے اور آرام کرتے * اور بہشت مین نہ تو گرمی ہووے

سنو ایسے مکان کے عذاب کا بیان کہان ہوسکتا ہی * اسیطرح سے عذاب پر عذاب اور رنج پر رنج ہی * اب آدمی کو مناسب ہی کہ جس اللہ نے بہشت مسلمانون کے واسطے بنایا ہی اور دوزخ کافرون کے واسطے * سو اُس اللہ پر ایمان لاوین اور اُسکا حکم بجالاوین اور اُسکا حمد کرین * اب اللہ تعالی کے حمد کے بعد فقیر گنہگار درود اور سلام بھیجتا ہی اُسکے رسول مقبول پر جو بخشانے والے امت کے ہین * اور بتانے والے اچھی راہ کے اور امت پر مہربان جان اور دل سے * اور پیدا ہوا سبکے پہلے نور اُنکا اور دنیا مین ہوا سب نبیون کے بعد ظہور اُنکا * اور اُنکے بعد کوئی نبی نہوگا اُنہین کا دین قیامت تک جاری رہیگا * اور اُنکے چار یار پر درود اور سلام جو حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر خطاب اور حضرت عثمان ذی النورین اور حضرت علی ابن ابی طالب ہین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین * کہ سب چارون صاحبین سوا حکم اللہ اور رسول کے کچھ نہین کرتے تھے اور ہمیشہ دین محمدی کو جاری کرتے اور جان مال سے اپنے دین پر فدا رہتے * اور اُنکی اولاد پاک پر جو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین

فرشتے اسقدر بڑے ہیں کہ اُنھونکے ایک کندھے سے
دوسرے کندھے تک برس دن کی راہ ہی * اور اُنھون کے
منھ سے آگ کا شعلہ نکلتا ہي اور اُنمین کا ایک فرشتہ
چاہے تو ایک ہاتھ سے ستر ہزار کافر کو دوزخ مین جسطرف
چاہے پھینک دیوے اور تمام آدمی اُنمین سے ایک فرشتے
کے دیکھنے کی طاقت نرکھینگے اُنسے برابری یالڑائی کرے گا
تو کیا ذکر ہی * اور وے فرشتہ جو دوزخ کے نگہبان ہین
اُنکی بات بہت کڑی ہي اور کام اُن کے نہایت سخت * نہ تو
اُن سے دوزخیون کو قوت ہی لڑائی کی اور نہ اُنکی مار سے
مجال ہي بھاگنے کی * اور نہ وہ سب رشوت لیوینگے کہ کچھ نرمی
کرین یا اللہ کا حکم ٹالین * اُنکو جو اللہ نے فرمادیا ہي وہی کیا کرتے
ہین اور کافرونکو پکڑکے ستر ستر گز کی زنجیر و نمیں کستے *
اور اُن کے ہاتھونکو گردنون پر باندھتے ہین اور دہکتی آگ
مین جھونک دیتے ہین * اور اُس روز اُنکا وہان کوئی حمایتی
ہوویگا کہ اُنکی حمایت کرے اور عذاب نکرنے دے * اسی
کل باندھینگے اور جلا دینگے اور جس جس کل باد وینگے مارینگے
کسی سے کچھ نہیں آویگی * اور دوزخیون کو وہان کچھ کھانا نملیگا

ہین رضی اللہ تعالی عنہما اور اُن صاحب زادون کی والدہ پر
جو لڑکی ہین محمد رسول اللہ صلواۃ اللہ علیہ کی حضرت فاطمہ
زہرا رضی اللہ عنہا اور حضرت کے دونون چچا بزرگ پر جو
حضرت حمزہ اور حضرت عباس ہین رضی اللہ عنہما اور
حضرت کے سب اصحابون پر رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین *
اب بعد اسکے بیان کرتا ہی فقیر گنہگار اپنے گناہونسے شرمسار
اللہ کی رحمت اور پیغمبر کی شفاعت کا امیدوار علی حنفی
جونیوری مشہور کرامت علی اللہ بخشئے اُسکے گناہون کو جو اُسینے
کیاہو * اور توفیق دے توبہ کی اور اب گناہ نکرنے کی * اور
خوش رہے اللہ تعالی اُسکے والدین اور اُسکے اُستادون سے
جنھون کے سبب سے اُسکو دین کا علم آیا اور اُسکے پیر سے جو
نایب رسول رب العالمین کے اور دین محمدی کے گھر کے
چراغ روشن ہین * جناب حضرت سید احمد جنکے چہرے کی روشنی
سے کفر کی تاریکی ایسا بھاگتی ہی جیسا کہ صبح ہو لے سے
رات اور اُنکی زیارت سے گناہ ایسا جھڑتا ہی جیسا کہ
پت جھاڑ سے درختون کے پات * اور نگاہ پاک اُس ولی
پاک کی دلکی میل چھڑا لے کے واسطے صابون کا خوا

مگر پیپ جو دوزخیون کے بدن سے بہتی ہی یا سیہ کھانے کو
پاوینگے تب اُسی سے شکم بھرینگے مارے بھوکھ کے *
اللہ تعالی دوزخ مین اُنپر بھوکھ کا عذاب بھی مقرر کریگا کہ
مارے بھوکھ کے سیہ کھاجاوینگے اور اُسکے اوپر گرم پانی
پیوینگے * ایسا گرم پانی کہ اُسکی بھاپ سے منھہ کا گوشت
پیالے مین گل کر گر پڑیگا * اور اللہ تعالی اُنپر ایسا عذاب پیاس کا
غالب کریگا کہ جسوقت وہی گرم پانی اُنکو دکھلاوینگے مارے
پیاس کے بہت سا پی جاوینگے اور پیاس نجاویگی جسطرح سے
بالو کی زمین کہ پانی پڑتا ہی اور سوکھ جاتا ہی اسی طرح سے
پانی گرم بہت سا پیوینگے مگر پیاس نجاویگی * سو یہہ تو تھوڑی
سی بات ہی اِنسے بھی بڑھ کے دوزخ کا عذاب ہی *
جہان کا کھانا پیپ اور سیہ ہی اور پینا گرم پانی اور سایہ
چاہین وہان تو آگ کے پہاڑ کا یا سیاہ رنگ کی دھوئین کا
جو نہایت گرم ہی نہ اُس سایہ مین ٹھنڈھک ہی اور نہ
آرام * اور اگر ہوا چاہین تو گرم ہوا ہی جسکی گرمی ناک
مین گھس جاوے اور دماغ کو بھسم کر ڈالے * اور اگر آگ
سے پناہ مانگے تو پالے مین ڈالے جاوین جو تمام بدن کو گلا ڈالے *

پڑھنے والونکا سمجھ کے اس رسالے کے بیچ معتبر کتابونسے جسطرح شرح وقایہ اور فتاوی محیط اور ہدایہ اور فتاوی مختصر شافی اور مختصر قدوری اور کنز اور شرح اوراد وغیرہ ہی خوب تحقیق کر کے ان کتابون مین سے نکال کے اس رسالے مین لکھا ہی اور اس رسالے کے تئیں نہایت ہندی سیدھی زبان مین جو عورت مرد کی سمجھ مین آوے بیان کیا * اور کچھ فقیر کو غرض ریختہ اور رنگینی سے نہین ہی اور نہ فقیر شاعرونکے زمرے مین ہی اسی واسطے فقیر نے اپنے شہر کی زبان مین لکھا جس مین کسی کو مشکل نہ معلوم ہووے اور اس کتاب کا نام مفتاح الجنۃ رکھا تو اب امیدوار بزرگونکی عنایت سے ہون کہ اس کتاب کے تئین اپنے لڑکونکو پڑھاوین اور اپنی عورتونکو اگر پڑھی ہووین تو اُن کے مردین پڑھاوین کیونکہ مردین سب بات کے محرم اپنی عورتون کے ہوتے ہین * اور اگر کسی کی عورت نہ پڑھی ہووے تو مناسب ہی کہ اُس عورت کو قرآن شریف پڑھانا شروع کر دیوے * اور جب وہ قرآن کی لفظین پڑھنے لگے آپ سے تب اسمین سے مسلے جو عورتون کے فایدے کے ہین اور اُسکا بوجھنا نہا...

رکھتی ہی اور شغل کرنا اُس شہیر عبادت کے مبدا ان کا
دلکے سور چے یحصرانے کے واسطے مقام ہی * حق ہی اِسسے
سے بہت برھنکے کہیں زیادہ حضرت کا رتبہ ہی * اور سچ
تو یہہ ہی ہم کو بھلا اُسس عارف ربانی کے درجے اور مرتبے
پہچاننے کی عقل اور صفت کرنےکی طاقت کہان * اور خوش
رہے اُسکے سب مریدون سے اور سب مسلمان مردون
اور عورتون سے اور سبھون پر رحمت کرے اور گناہ بخشے
آمین رب العالمین * اور وہ بیان یہہ ہی کہ جب اِس فقیر
عاجز نے جمعہ کی نماز پرھانا اور اپنی طاقت کے موافق معنے قرآن
شریف اور حدیث کے بیان کرنا شروع کیا تب اللہ تعالی کے
کلام کے اثر سے اور پیغمبر ﷺ کے حکم کی برکت سے بہت
سے مسلمان دین پر مضبوط ہوے اور اذان اور نماز خوب
ہونے لگی اور مسلمانونکی عورتیں بھی بہت سی اللہ کی ہدایت
سے نماز پڑھنے لگین * تب اِس فقیر عاصی نے چاہا کہ ایک رسالہ
چھوٹاسا جسمیں مسئلے ضروری روزے نماز کے سب رہین
ہندی زبان مین جو آسانی سے عورتون اور مردونکی سمجھ مین
آوے لکھنا چاہیئے * اور اس بات کو موجب بہتری اپنی اور

نگاہ رکھو اپنی جان کو گناہ ترک کرنے کے سبب سے اور نگاہ رکھو اپنی جورو اور لڑکو نکی جان کو نصیحت کے باعث سے اُس آگ سے کہ جسکی چیلیان آدمی کافر اور پتھر ہین * تو اب مسلمانون کو مناسب ہی کہ آپ بھی گناہون کو ترک کرین اور اپنی جورو لڑکو ن کے تئین بھی دین کی باتین سمجھاوین جس مین وے سب بھی اور آپ بھی آگ سے بچے رہین اور بہشت مین جا کے بسین * اور اگر پڑھانے بھی نسکین تو اِس رسالے کے مسئلے پڑھ پڑھ اُن عورتون کو سنایا کرین * اور اِس رسالے مین اکثر باتین جسکا نام لینا زبان ہندی مین کر یہہ معلوم ہوتا ہی اُسکی ہندی نہین کیا زبان عربی مین لکھا اُسکی ہندی پڑھانے والے سمجھا دیوینگے * اور اِس رسالے کے تئین بہت مختصر کیا تا کہ لکھنے پڑھنے مین بہت مشکل نہ معلوم ہووے *

پہلا باب ایمان کے بیان اور نماز کی فضیلت مین اور اِس باب مین دو فصل ہی * پہلی فصل ایمان کے بیان مین *

جانو تم ای یارو کہ ایمان سرہی سب نیکیون کا اور جڑ ہی سب عبادتون کا * اور کوئی نیکی اور عبادت بغیر درستی ایمان کے

ضرور ہی خط قرآنی مین لکھے کے پڑھاوے تو انشاء اللہ تعالی
یقین ہی کہ اللہ کے فضل سے تھوڑے دن مین وہ خبردار
ہو جاوے اور دونون فایدہ پاوے * ایک فایدہ قرآن پڑھنے کا
اور دوسرا مسئلہ جاننے کا * اور غرض اِس عاصی کی اِس
رسالے کے لکھنے سے یہی ہی کہ عورتین ہندوستان کی خصوصا
اِس دیار کی جو حیض اور نفاس اور استحاضہ کے مسئلے سے
نہایت نادان ہین بلکہ ہرگز واقف نہین ہین وہ بھی واقف
ہو جاوین * سو مناسب ہی کہ اُن کے مرد ین اُن سبھونکے
تئین پڑھاوین تاکہ وہ سب خبردار ہو کے خوبی اچھی طرح سے
نماز اور روزے ادا کرین * اور اُنکو سمجھا دیوین کہ تم جب
فراغت سے بیٹھو تب اپنے پڑوس کی عورتین بڈھی اور
جوان اور لڑکیونکو جمع کر کے مسئلے سنایا کرو * کہ اُسکا ثواب
اللہ تعالی تمکو بہت سا دیویگا اور اِسمین اللہ اور
رسول کی خوشی ہی * اور عورتونکو خبردار کرنا فرض ہی
جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی اٹھائیسوین سپارہ سورۂ تحریم مین
یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَکُمْ وَاَهْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اسکے معنے یہہ ہین کہ ای مسلمانو

مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی
کے لایق نہین جس حال مین کہ وہ اپنی صاحبی مین اکیلا ہی
اُسکا کوئی ساجھی نہین اور مین گواہی دیتا ہون کہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم اللہ کے بندے ہین اور اُسکے بھیجے * اور ایمان مفصل
یہ ہی کہ کہے تو * اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ
وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ
تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین اللہ تعالی پر اور
اُسکے سب فرشتون پر اور اُسکی سب کتابون پر اور اُسکے
سب پیغامبرون پر کہ پہلے انکے مہتر آدم صفی اللہ ابو البشر
صلوات اللہ تعالی علی نبینا و علیہ اور آخری اُنکے پیغمبر ہمارے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید البشر ہین * اور ہمارے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیٹے عبد اللہ کے ہین اور عبد اللہ بیٹے عبد المطلب کے اور
عبد المطلب بیٹے ہاشم کے اور ہاشم بیٹے عبد المناف کے
اور پیغمبر ہمارے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برحق
تھے اور سب پیغمبرون سے افضل اور اپنی امت پر بہت
مہربان تھے اگر کوئی ہمارے پیغمبر کے بعد دعوی پیغامبری کا
کرے تو جھوٹھا ہی یہی دین قیامت تک جاری رہیگا * اور

درست نہین ہی * اور ایمان کے دو رکن ہین اقرار کرنا زبان سے اور دل سے سچ بوجھنا اُن سب چیزون کو کہ پیغمبر ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے پاس سے لائے ہین کہ وہ سب سچ اور درست ہی * اور ایمان دو طرح پر ہی ایمان مجمل اور ایمان مفصل * ایمان مجمل یہہ ہی کہ کہو تو * اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ * اِسکے معنی یہہ ہین کہ ایمان لایا مین اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے نامون اور صفتون کے ساتھہ ہی اور قبول کیا مین نے اُسکے سب حکمونکو * اِسکا خلاصہ یہہ ہی کہ قبول کیا مین نے دین مسلمانی کو اور جو کچھہ کہ اُسمین ہی اور بیزار ہوا مین کفر اور کافری سے اور جو کچھہ کہ اُسمین ہی اور دین مسلمانی حق ہی اور دین کفر جھوٹھا * اور کلمۂ طیب اور کلمۂ شہادت کا بھی یہی مطلب ہی * کلمۂ طیب یہہ ہی * لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اللہ کے سوا کوئی دوسرا معبود بندگی کے لایق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بھیجے ہین اور کلمۂ شہادت یہہ ہی * اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

ہووے خلق کے نزدیک اور کافر ہووے اللہ کے نزدیک
تو ایسے آدمی کو منافق کہتے ہیں * اور جو آدمی کہ دل مین
یقین رکھتاہی اور زبان سے بھی اقرار کرتاہی تو وہ آدمی
مومن حقیقی ہی اور بے شبہ وہ مومن پاک ہی * تو مناسب
ہی آدمی کو کہ دل مین یقین رکھے اور زبان سے بھی اقرار
کرے تاکہ مومن حقیقی ہووے * اور ایمان کی سب شرطون مین
سے ایک شرط یہہ ہی کہ اللہ پر اور قیامت کے احوالون پر
بے دیکھے ایمان لانا اور یقین جاننا اور اللہ کے حلال کو حلال
جاننا اور اللہ کے حرام کو حرام بوجھنا * اور جو آدمی کہ اللہ کے
حلال کو حرام اور حرام کو حلال جانے تو وہ آدمی کافر ہوتا ہی
نعوذ باللہ منہا * اور حکم ایمان کا یہہ ہی کہ جب کوئی کافر ایمان
لاوے تب جان مارنے اور غلام بنانے سے پناہ پاوے اور
کسی کو روا نہووے کہ اُسکی جان اور مال پر مزاحمت کرے
* اور اُسکو بے حکم شرع کے رنج دینا حرام ہی اور عاقبت
مین وہ دوزخ کے ہمیشہ کے عذاب سے خلاص پاوے *
فصل دوسری نماز کی فضیلت مین * جانو تم لوگ اے
مسلمانو کہ ایمان کے بعد سب عبادتون کی جڑ نماز ہی اور دین کا

ایمان لایا مین قیامت کے دن پراور نیکی اور بدی کے پیدا کرنے پر کہ سبکا پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہی * اسواسطے کہ جب ثابت ہوا کہ سب چیزونکا پیدا کرنے والا اللہ تعالی ہی تو پھر بندون کے کام کا پیدا کرنے والا بھی اللہ تعالی ہی ٹھہرا * مگر اللہ تعالی ایمان اور بندگی اور نیکی سے راضی ہوتا ہی اور کفر اور گناہ سے ناراض * اور ایمان لایا مین مرنے کے بعد زندہ کرنے پر * اور ہمارے نزدیک اکیلا ایمان مجمل رکھنا بھی درست ہی مگر بعضونکے نزدیک بغیر ایمان مفصل کے ایمان درست نہین * سو بہتر یہہ ہی کہ ایمان مفصل لاوے تا کہ سب کے نزدیک ایمان درست ٹھہرے * اور اس بات کو جاننا چاہئیے کہ رکن اصلی ایمان کا دل مین یقین کرنا ہی ان سب چیزونکو کہ محمد ﷺ اللہ کے پاس سے خلق کی طرف لائے ہین * لیکن اقرار کرنا زبان سے شرط جاری کرنے حکمونکی ہی دنیا مین * پھر اگر کوئی آدمی دل مین یقین رکھے اور زبان سے اقرار نکرے تو وہ آدمی مومن ہووے اللہ کے نزدیک اور کافر ہووے خلق کے نزدیک * اور جو آدمی زبان سے اقرار کرے اور دل مین یقین نہ رکھے تو وہ آدمی مومن

چیز فرض ہی اور جس کی گھنی داڑھی ہو تو اُسکے واسطے
پانچ چیز فرض ہی * پہلے منہہ دھونا بال جمنے کی جگہہ سے
تھڈی کے نیچے تک اور ایک کان کی لہر سے دوسرے کان
کی لہر تک * اور جسکی گھنی داڑھی ہووے تو اُسکے واسطے
پانی پہنچانا داڑھی کے بال کے نیچے فرض نہیں ہی اور جس
مقام پر زخم ہو اور پانی خلل کرتا ہو اور پٹی کے نیچے جو جرّاح
نے قصد لیکر باندھا ہی اور لکڑی کے نیچے جو ٹوٹے عضو پر
باندھی جاتی ہی پانی پہنچانا فرض نہیں ہی مسح کرے * سو اُسکا
بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی * اور آنکھہ کے اندر بھی
پانی پہنچانا فرض نہیں مگر پلک دھونا فرض ہی * دوسرے دونوں
ہاتھہ دھونا کہنیوں تک * تیسرے دونوں پانوں کا دھونا
ٹخنوں تک جسکو گٹے کہتے ہیں اور بعضے مدھا کہتے ہیں اور وہ
ایک ہڈی ہی پانوں اور پنڈلی کے جوڑ پر باہر اُبھری ہوئی *
چوتھے مسح کرنا چوتھائی سر کا * یا جن داڑھی والے کو
مسح کرنا چوتھائی داڑھی کا * اور مسح کے یہہ معنے ہیں کہ
ہاتھہ کو تر کرکے ایک بدن پر پہنچانا * اور سنت وضو میں بہت
ہی * فایدہ جو شخص کہ سو کر اُٹھے اُسکے ماتہن دونوں ہاتھہ

کہ سمجھا ہی جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا * اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ فَمَنْ اَقَامَھَا فَقَدْ اَقَامَ الدِّیْنَ وَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ ھَدَمَ الدِّیْنَ * معنے اِس کے یہ ہین کہ نماز دین کی تھونی ہی جو شخص کہ نماز کو ادا کرے تو ایسا ہی کہ اُسنے اپنے دین کو قائم رکھا اور جو شخص کہ نماز کو ترک کرے تو ایسا ہی کہ اُسنے اپنے دین کو خراب کیا * سو مناسب ہی مسلمانون کے تئیں کہ نماز ادا کرین کہ جس مین دین قائم رہے اور نماز کی بزرگی ظاہر ہی زیادہ بیان کرنے سے طول ہوگا اور نماز بہشت کی کنجی ہی اور نماز کی کنجی پاکی بغیر پاکی کے نماز درست نہین ہی * اور پاکی کئی قسم ہی ہم سب قسم بیان کرینگے انشاء اللہ تعالی * دوسرا باب طہارت کے بیان مین اور اِس باب مین تیرہ فصل ہی * پہلی فصل وضو کے بیان مین * جس وقت آدمی چاہے کہ نماز ادا کرے تو پہلے اگر وضو نہووے تو وضو کرلیوے * اور اگر حاجت نہانے کی ہووے تو غسل کرلیوے * اگر وضو اور غسل نکرسکے کسی عذر سے تو تیمم کرلیوے * اِن سب کا بیان آگے آویگا صاف صاف انشاء اللہ تعالی * اب پہلے بیان وضو کا ہی * وضو مین چار

دھو وے کہ جس مین برتن ناپاک نہو جاوے * خلاصہ یہہ ہی
کہ جس اُنگلی مین ناپاکی معلوم ہووے تو اُسکو نہ ڈوبا وے
یاکسی دوسری طرح سے بچا وے جس مین برتن وغیرہ ناپاک
نہو جاوے کیونکہ یہہ بچانا فرض ہی یہہ مسلہ شرح وقایہ مین
سے لکھا * اب بیان سنت وضوکا کرتے ہین * پہلے دونو ہاتھہ
گٹے تک دھونا تین بار * اور اوپر جو بیان کیاسو اُسی کا بیان تھا
اُس مین ایک فایدہ نکلا اور بات ایک ہی ہی * دوسرے نام
اللہ کا لینا وضو شروع کرنے کے وقت اور نام لینے سے یہہ
مراد ہی کہ یہہ لفظین کہے بِسْمِ اللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی دِیْنِ الْاِسْلَامِ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ
بَاطِلٌ اَلْاِسْلَامُ نُوْرٌ وَالْکُفْرُ ظُلْمَۃٌ
تیسرے مسواک کرنا * اور مسواک تلخ درخت
کی ہووے اور لنبی ایک بالشت کی اور موٹی کبی اُنگلی کے
موافق * چوتھے کلی کرناتین بار * پانچوین غرغرہ کرنا یعنے اُسی پانی
سے جو کلی کے واسطے منہہ مین لیاہی * چھٹھے ناک مین
پانی کرنا * ساتوین داڑھی کا خلال کرنا * صورت اُسکی یہہ ہی کہ
داڑھی کے نیچے سے اُنگلی اوپر کو لیجاوے اوپر سے نیچے کو نہ لاوے

گٹّے تک دھونا تین بار استنجا کرنے کے پہلے اور بعد استنجے
کرنے کے بھی سنت ہی اور دے دھونے کسی برتن مین
ہاتھہ نہ ڈالے * صورت اسکی یہہ ہی کہ اگر چھوٹا برتن ہووے
جو ہاتھہ سے اٹھہ سکے جس طرح بدھنا لوٹا تو اسکو بائین
ہاتھہ سے اٹھاوے اور دہنا ہاتھہ دھووے تین بار پھر دہنے
ہاتھہ مین اسکو لیوے اور بائیان ہاتھہ دھووے تین بار * اور
اگر بڑا برتن ہووے کہ ہاتھہ سے نہ اٹھہ سکے جس طرح مٹکا تو
اگر اسکے ساتھہ کوئی چھوٹا برتن جسطرح سھرکایا آبخورا موجود
ہووے تو اس سے پانی نکالے * اور اسی طرح جیسا اوپر لکھا
اپنا دونون ہاتھہ دھووے اور اگر چھوٹا برتن موجود نہووے
تو اپنے بائین ہاتھہ کی انگلی کو خوب جماوے کہ جسمین پانی
آسکے پھر اس برتن مین ڈالے اسطرح پر کہ ہتیلی نہ ڈوبے
اور پانی نکال کے بائین ہاتھہ سے دہنے ہاتھہ پر ڈالے اور ایک
انگلی سے ایک کو ملے اسی طرح تین بار کرے تب فراغت سے
دہنے ہاتھہ کو سکے مین ڈالے اور پانی نکال کے جو چاہے سو کرے *
اور یہہ اسوقت مین ہی کہ جب ہاتھہ مین کوئی ناپاکی نہ معلوم
ہووے * اور اگر ناپاکی ہاتھہ مین معلوم ہووے تو ایسا ہپا کے

منہہ پر مٹی مارنا اسقدر کہ چھینٹ پڑے اور بے عذر
بائین ہاتھہ سے منہہ مین پانی کرنا * اور دنیا کی بات کرنا وضو کے
درمیان مین * اور تین بار سے زیادہ بدن دھونا * دوسری
فصل وضو توڑنے کے بیان مین جو چیز کہ دونون راہ سے باہر
آوے یعنی آگے اور پیچھے سے تو وہ چیز وضو کو توڑتی ہی
جس طرح سے پیشاب اور منی اور مذی اور ودی اور
پتھری اور ہوا خواہ قبل سے نکلے خواہ ذکر سے * فایدہ * مذی ایک
پانی ہی کہ شہوت کی حالت مین باہر آتا ہی اور اُسکے باہر
آنے سے شہوت زیادہ ہوتی ہی اور منی اُسکی اُلٹی ہی
کہ اُس کے گرنے سے شہوت کم ہوتی ہی * اور ودی ایک
پانی سفید ہی کہ پیشاب کے بعد باہر نکلتا ہی * اور جو پیچھے سے
نکلے جسطرح سے غلیظ اور ہوا اور کیڑا * اور بدن سے خون
اور پیپ اور پھوڑے کے پانی کا نکلنا اور بہنا اُس مکان تک
کہ جسکا دھونا غسل اور وضو مین فرض ہی وضو کو توڑتا ہی *
یہان تک کہ اگر کسی نے سوئی بدن مین گڑایا اور لہو بھر آیا
مگر بہا نہین تو وضو نہین ٹوٹتا * یا آنکھہ مین سے خون نکلا مگر
آنکھہ کے باہر نہ بہا تو وضو نہ ٹوٹیگا * یا ناک مین سے لہو

آٹھوین خلال کرنا ہاتھ اور پیرکی اُنگلیون کا * نوین تین تین بار دھونا ہر بدن کا دسوین مسح کرنا تمام سرکا ایک بار گیارھوین مسح کرنا دونوکان کا اُسی پانی سے جو سرکے مسح سے بچا ہی ہاتھ مین دوسرا پانی نہ لیوے بارھوین نیت کرنا * تیرھوین ترتیب وضوکی نگاہ رکھنا * یعنے پہلے منہہ دھوے تب بعد اُسکے دو ہاتھ تب بعد اُسکے سرکا مسح تب بعد اُسکے دونون پانون * چودھوین ترتر دھونا بدن کا * یعنے ایک بدن دھوے وہ سوکھنے نہ پاوے کہ دوسرا بدن دھووے * پندرھوین استنجا کرنا پتھر یا ڈھیلے سے * اور پانی سے دھونا افضل ہی اور فتوی یہی ہی کہ پانی سے دھونا سنت ہي اور یہہ سنت اُسوقت ہی کہ وہ مکان درم شرعی سے کم تر ہووے اور اگر زیادہ تر ہووے تو اُسوقت اُس مکان کا دھونا فرض ہی اور اگر درم شرعی کے برابر ہووے تو اُسوقت دھونا واجب * اور استنجا کرنے کی ترکیب اور درم شرعی کا اندازہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی * اور مستحب وضو مین دو چیز ہي * پہلے دہنی طرف سے بدن کا دھونا شروع کرنا دوسرے مسح کرنا گردن کا * مکروہ وضو مین چار چیز ہی * پانی

سجدے مین کوئی ہنسا بالغ یا اگر کا تو وضو نہین ٹوٹتا ہی * لیکن
جس مین ہنسے وہ باطل ہو جاوے یعنے جنازے کی نماز اور سجدہ
تلاوت کا باطل ہو جاوے * اور ہنسنے کی تین قسم ہی * پہلا قسم
قہقہہ کہ آپ سنے اور جو اُسکے پاس ہی وہ بھی سنے تو اس سے نماز
باطل ہوتی ہی اور وضو بھی ٹوٹتا ہی * دوسرا ضحک کہ آپ سنے
اور اُسکے پاس کا آدمی نہ سنے تو اُس سے نماز جاتی ہی اور وضو
رہتا ہی * تیسرا تبسم کہ نہ آپ سنے نہ دوسرا مگر دانت
سفید ہو سے تو اُس سے نہ وضو جاوے نہ نماز باطل ہووے *
اور مباشرت فاحشہ وضو کو توڑتی ہی * اور اُسکے یہہ معنے
ہین کہ عورت اور مرد دونون ننگے ہووین اور مرد کا اندام نہانی
عورت کے اندام نہانی کو چھووے اور اندر نہ جاوے * اور
انزال ہووے تو اُس سے وضو ٹوٹیگا * اور اگر مرد عورت کو
چھووے یا عورت مرد کو یا زخم مین سے کیڑا گرے یا مرد کے
پیشاب کے سوراخ سے کیڑا گرے یا زخم سے گوشت
گرے یا عورت کی پستان مین سے دودھ نکلے یا کسی کے تھوک
یا ناک سے نیتا یا آنسو یا پسینا نکلے تو ان سب صورتون سے
وضو نہین ٹوٹتا * تیسری فصل غسل کے بیان مین * غسل

بند ھا ہوا مسوڑے کے داحلے کی طرح پر نکلے تو وضو ٹوٹے گا *
اور قی آنا بھر منہہ کے خواہ کھانا ہووے خواہ پت خواہ
پانی * اور اگر خون بندھا قی کرے منہہ بھر کے تو وضو ٹوٹیگا
اور اگر خون پتلا قی کرے تو اِس حالت مین اگر وہ خون
تھوک سے کم ہووے تو وضو البتہ ٹوٹیگا * اور اگر وہ خون
اور تھوک برابر ہی تو وضو ٹوٹیگا * اور اگر خون تھوک سے
بہت ہی تو خواہ نخواہ ٹوٹنا چاہیے * اگر قی منہہ بھر کے نہ کیا خواہ
بلغم قی کیا تو وضو نہ ٹوٹیگا * اور نیند اُس شخص کی جو کوئی
لیٹا ہی یا کسی چیز پر تکیہ لگائے سو گیا اِس طرح پر کہ اگر
وہ چیز ٹال دیوین تو گر پڑے وضو توڑتی ہی * اور نماز مین اگر
سو جاوے تو وضو نہین ٹوٹتا کھڑا ہووے وہ یا بیٹھا رکوع
مین ہووے یا سجدے مین * اور بیہوشی سے وضو جاتا ہی
اور دیوانگی سے اور مستی سے جسکو ہندی مین نشا کہتے
ہین * اور نشے سے وضو تب ٹوٹتا ہی کہ اُسکی حال مین فرق
آوے * اور ہنسنا قہقہہ مار کے نمازی بالغ کا جس نماز مین
رکوع اور سجدہ ہی وضو کو توڑتا ہی * اور اگر لڑکا نماز
مین ہنسا تو وضو نہ ٹوٹیگا * اور اگر جنازے کی نماز مین یا تلاوتکے

تیگا گر چمڑیکے باہر نہوا تو وضو تو تیگا اُس چمڑیکا حکم باہر کا ہی * اور بدن ملنا فرض نہین * اور احتیاط کرے کہ تمام بدن تر ہووے اگر ایک بال نہ تر ہوگا تو غسل درست نہوگا * اور سنت ہی غسل مین دونو ہاتھ گتّے تک دھونا * اور اندام نہانی غسل کے پہلے دھونا * اور تن سے ناپاکی دھونا اگر لگی ہووے * اور وضو کرنا جسطرح نماز کے واسطے کرتا ہی مگر پانون نہ دھووے پھر جاری کرے پانی بدن پر تین بار * تب پانون کو دھووے اُس مکان سے ٹل کر * یہہ اُس وقت کا مسلہ ہی کہ جب ایسی جگہہ پر ہووے کہ پانی جو بدن سے گرے تو وہان جمع ہووے اور اگر چوکی یا پتھر کے تختے پر ہووے تو پانوں اُسی مکان پر وضو کے ساتھہ ہی دھووے * اور مستحب ہی غسل مین بدن کا ملنا * مسلہ چوٹی کا کھولنا اور تمام چوٹی کا تر کرنا عورتون پر فرض نہین ہی جس وقت کہ بال کی جڑ بھیگی کفایت ہی چوٹی نہ کھولے * اور یہہ حکم فقط عورتونکے واسطے ہی پیغمبر ﷺ کے قول کے موافق کہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین فرمایا تھا یَکْفِیْكِ اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ اُصُوْلَ شَعْرِكِ اِسکے یہ معنے ہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو

مین تین چیز فرض ہی کلی کرنا * اور ناک مین پانی کرنا * اور تمام
بدن دھونا * یہان تک کہ اگر کسی نے آٹا سانا اور آٹا ناخن کے
اندر رہا اور اُسے غسل کیا تو درست نہین ہی * کیونکہ اُس
مقام مین پانی نہ پہنچا تو مناسب ہی کہ پانی ناخن مین بھی پہنچا دے
اور اگر ناخن کے درمیان میل ہی یا مٹی سمانا اور ناخن مین
مٹی بھری رہی تو غسل درست ہی * کیونکہ میل اُسی مقام
سے پیدا ہی اور مٹی مین پانی پہنچ جاویگا * اور اسی طرح
اگر مہندی کا رنگ ہی یا تیل ملا ہی بدن مین اور غسل کیا تو
درست ہی * اور اگر کان مین بالی ہی اور جانا کہ بغیر پھرائے
اُسکے سوراخ مین پانی نہ پہنچیگا تو بالی کو پھرا دے اور اگر
جانے کہ بغیر پھرائے پہنچیگا تو نہ پھرائے * اور اگر بالی اُتاری
گئی اور اُسکا سوراخ بند ہوگیا مگر تھوڑا سا باقی ہی اِس طرح
پر کہ اگر پانی پہنچا دے تو پہنچے اور اگر غفلت کرے تو نہ پہنچے
تو پانی پہنچا دے اور زیادہ تکلیف نکرے کہ لکڑی یا دوسری
چیز سے پہنچا دے * اگر ہاتھ مین انگوٹھی تنگ ہوے تو
اُسکے نیچے بھی پانی پہنچا دے * اور جسکا ختنہ ہوے تو وہ
بھی پانی چمڑے کے اندر پہنچا دے * اسی طرح اگر پہنناپ

حیض اور نفاس کا بیان آگے آوے گا انشاء اللہ تعالی
اور چار غسل سنت ہی پہلے جمعہ کا * دوسرے عیدین کا *
تیسرے عرفہ کے روز کا * چوتھے احرام کے وقت حاجیونکے
تئین * اور دو غسل واجب ہی پہلے مردے کا غسل دینا
زندون پر * دوسرے غسل کرنا اُس آدمی کو کہ پہلے کافر تھا اور
جنب تھا اور اب مسلمان ہوا اور اگر پاک رہا ہووے تو
غسل واجب نہیں * اور تین غسل مستحب ہی * جب کافر
مسلمان ہووے اور وہ ناپاک نہ رہا ہووے تو اُسکو غسل
کرنا مستحب ہی * اور اُس لڑکے کا غسل کرنا کہ بغیر نشانی
بلوغ کے جسطرح احتلام وغیرہ تھی اُسپر حکم بالغ ہونیکا دیا
جاوے یعنے پندرہ برس کی عمر ہونے کے سبب سے اُسکو
بالغ کا حکم دیویں * اور غسل شب برات کا مستحب ہی

چوتھی فصل پانی کے بیان مین جس سے وضو درست ہوتا ہی

وضو درست ہی مینہہ کے پانی اور چشمہ کے پانی اور برف
سے جب اُسطرح پر ہووے کہ اُسکے دھونے سے ناپاکی
چھوٹ جاوے * یعنے ایسا پتلا ہووے کہ پانی کی طرح بہے اور نپگلے
ہوئے برف سے وضو درست نہین * اگرچہ ان پانیونکی تینون

جبکے پہنچے پانی تر سے پاؤن کی جڑ مین * اور جس عورت کی
چوٹی گندھی ہووے تو اُس حالت مین اُسکو پانی پہنچانا تمام بال
مین فرض ہی اور اگر کوئی مرد چوٹی گوندھے ہوئے ہو تو اُسکو
چوٹی کھولنا اور تمام بال مین پانی بہانا فرض ہی اگر ایک بال
بھی خشک رہیگا تو ویسی ہی ناپاکی باقی رہیگی * اور موجب
غسل کا جسسے غسل فرض ہوتا ہی * نکلنا منی کا کودکے شہوت
کے ساتھہ جاگتے مین ہووے خواہ سوتے مین * یعنے منی گرتے
وقت شہوت ہووے یہان تک کہ اگر منی بے شہوت گرے
تو غسل فرض نہووے * اور سونے مین جو ہوتا ہی اُسکو
احتلام کہتے ہیین * اور احتلام مین عورت مرد دونوکے واسطے
ایک ہی حکم ہی * یعنے غسل فرض ہوتا ہی احتلام سے عورت
کو ہووے خواہ مرد کو * اور غایب ہونا حشفہ کا عورت کے اندام
نہانی مین اگرچہ انزال نہووے عورت مرد دونو پر غسل فرض
کرتا ہی * اور دبر مین غایب ہونے سے بھی دونو پر غسل
فرض ہوتا ہی نعوذ باللہ منہا اور دیکھنا منی یا مذی کا کپڑے
مین سوتے اُٹھہ کے غسل فرض کرتا ہی * حیض اور
نفاس کے خون کا موقوف ہونا غسل فرض کرتا ہی *

بہتاہی تو اسطرح پر بیٹھے کہ غسالہ وضو کے پانی مین نہ ملے *
یا پانی کے اُٹھانے مین دیری کرے اتنے غسالہ کو بہنے دیوے
تب دوسرا پانی لیوے * اور غسالہ بہتے ہین بدن کے دھوون کو
مسئلہ جب چھوٹا حوض ہووے اس طرح کا کہ ایک طرف
سے اُس مین پانی آتا ہی اور دوسری طرف سے بہتا تو اُس
حوض مین سب طرف وضو درست ہی * مسئلہ درست
ہی وضو اُس پانی سے کہ جس مین جانور پانی کا پیدا ہونے
والا مرا ہووے جسطرح مچھلی یا مینڈک وغیرہ * اور اس
کہنے سے پانی کے رہنے والے جانور جو باہر پیدا ہوتے ہین
اور پانی مین آکے رہتے ہین نکل گئے * جسطرح بطخ یا مرغ
آبی اسواسطے کہ اُن کے مرنے سے پانی نجس ہوگا اور جسکے
بدن مین بہتا لہو نہین ہی جسطرح مچھر یا مکھی وغیرہ تو اُنکے
مرنے سے بھی نجس نہین ہوتا * اور وضو درست نہین اُس
پانی سے کہ درخت یا پھل سے نچوڑا جاوے * اور نہ اُس پانی
سے کہ اُس پانی کی طبیعت کسی دوسری چیز کے ملنے سے جاتی
رہی * اور طبیعت پانی کی کیا ہی یہی پتلا ہونا اور بہنا * خلاصہ
اسکا یہہ ہی کہ کوئی دوسری چیز پانی مین ملے اور پانی پر غالب ہو

حصّون مین سے کوئی گئی ہو وے بہت روز کے رہنے کے سبب یا کسی پاک چیز کے ملنے سے جس طرح سے مٹی یا زعفران یا صابون ہی تو وضو درست ہی اور تین صفت پانی کی یہہ ہی * رنگ اور بو اور مزہ * خلاصہ یہہ ہی کہ اگرچہ مٹی یا زعفران یا صابون کے ملنے سے پانی کا رنگ بدل گیا یا بو یا مزہ بدل گیا تو وضو درست ہوگا اور مٹی کہنے مین جو چیز کہ زمین کی جنس سے ہی سب اس مین داخل ہوگئی جس طرح سے بالو پتھر سرمہ * اور زعفران اور صابون کے کہنے سے یہہ غرض ہی کہ وہ چیز آپ پاک ہووے یا اُسکے ملنے سے کوئی چیز پاک کی جاوے اور بہتے پانی سے وضو درست ہی اگرچہ نجاست پڑتی ہووے * اور نجاست کے پڑنے سے بہتا پانی ناپاک نہین ہوتا جب تک ناپاکی کا کوئی اثر اُس پانی مین ظاہر نہووے اور اگر نجاست کا رنگ یا بو یا مزہ بہتے پانی مین معلوم ہووے تو وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہی اُس سے وضو کرنا درست نہین اور جو پانی کہ سست بہتا ہووے مگر گھاس اور پتے کو بہا دیتے تو وہ بھی داخل ہی بہتے پانی مین * اور جب ایسے پانی سے وضو کرے کو وہ سست

پھول گیا خواہ ریزہ ریزہ ہو گیا یا اُس میں آدمی یا بکری یا کتّا مر گیا * تو اِن سب صورتوں میں تمام پانی کوئے کا نکالا جاویگا اگر نکال نہ سکیں * اور جس کوئے میں نکالنے نہ سکیں اِس سبب سے کہ اُس میں برّا سوتا ہی اِسقدر کا کہ پانی پھر پھر ا چلا آتا ہی تو اُس وقت میں اسقدر پانی نکالیں کہ دو مرد جنکو پانی کا اندازہ معلوم ہووے وہ کہہ دیں کہ اِتنا پانی سب نکل گیا اور امام محمد رحمت اللہ علیہ نے اُسکا اندازہ دو سو ڈول سے تین سو ڈول تک رکھا ہی * تو اگر کوئی کوان اسطرح کا ہووے اور کوئی آدمی اندازہ نکر سکے تو دو سو ڈول یا تین سو ڈول پانی نکال ڈالے کوان پاک ہو جاوے اور اگر کبوتر یا مرغی یا بلّی مری یا اُس کی مانند اور کوئی جانور تو چالیس سے ساٹھ ڈول تک نکالے * اور اگر چوہا یا گونریہ یا اُسکی مانند اور کوئی جانور مرے تو بیس سے تیس ڈول تک نکالے * یہہ اُسوقت میں ہی کہ نہ تو پھولے ہو دیں نہ ریزہ ریزہ ہو دیں * اور اگر پھولے ہیں یا ریزہ ریزہ ہووے تو اُسکا حکم دوسرا ہی جو لکھ چکے اور اس جگہہ اُس ڈول سے مراد ہی کہ نہ چھوتا ہووے نہ بڑا میانہ ڈول ہووے اور اُسکا اندازہ یہہ ہی کہ ایک صاع کے

اِسطرح بر گرگارآ ھاہوجاوے جسطرح شور با * مگر گرم پانی
سے درست ہی جو اکیلا پانی گرم کرین کچھ چیز نہ ملاوین * اور
بندھے پانی سے جس مین نجاست پڑی ہووے مگر جب وہ دہ دردہ
ہووے یعنے ناپنے مین سو گز ٹھہرے * اور گہرائی اُسکی اِسقدر
ہووے کہ چلّو سے مٹی نہ کھل جاوے تو اُسسے وضو درست ہی
اگرچہ نجاست پڑی ہووے * اُسکا حکم بہتے پانی کے موافق ہی
اور اگر اُس مین نجاست کسی طرف بطور پڑے تو دوسری
طرف وضو کرے اُس طرف وضو نہ کرے * اور اگر کوئی نجاست
اِس طرح کی پڑی ہی کہ معلوم نہین ہوتی جس طرح سے
پیشاب تو سب طرف وضو درست ہی اِس واسطے کہ
اُسکا حکم بہتے پانی کا ہی تھوڑی سی نجاست پڑنے سے ناپاک
نہین ہوتا ہی * مگر جب اُسمین نجاست کا رنگ یا بو
یا مزہ معلوم ہوگا تب وہ بھی ناپاک ہو جاویگا * اور یہی حکم بہتے
پانی کا اکھے حکے * اور مستعمل پانی سے وضو درست نہین اور
مستعمل پانی کہتے ہین وضو کرنیوالے کے بدن کے دھون کو *
پانچوین فصل کوئے کے بیان مین * اگر کسی کوئے مین
کچھ بھی ناپاک چیز پڑ گئی یا کوئی جانور جیتا یا پڑا مر گیا اور

ٹھاکنے اور جوک اور چارپائے شکار کرنیوالیکا ناپاک * اور جو ٹھالی اور مرغی کا جوچھٹی پھرے اور شکاری چڑیوں کا اور جتنے جانور کہ گھر مین گھسے رہتے ہین مکروہ ہی * اور جو ٹھا گدھے اور خچر کا مشکوک ہی * مشکوک سے یہہ معنے ہین کہ نہ پاک کہہ سکین اور نہ ناپاک * اگر مشکوک پانی کے سوا دوسرا پانی موجود نہووے تو اُسی سے وضو کرے اور تیمم بھی کرلے خواہ وضو کے پہلے خواہ پیچھے اوراگر پانی مکروہ ہووے توفقط وضو کرے * ساتوین فصل تیمم کے بیان مین * جب کوئی شخص پانی پر قدرت نرکھے اِس سبب سے کہ اُس شخص سے ایک کوس کے فرق پانی ہووے یا اُسکے پاس پانی ہی اور وہ ڈرتا ہی کہ اگر اُس پانی سے وضو کرے تو آپ یا اُس کا جانور پیاسا رہے * یا پانی کے گھاٹ پر دشمن کا خوف ہی یا کوئی اِسطرح کا جانور بیٹھا ہی کہ پھاڑ کھاوے یا کوان ہی مگر اُسکے پاس پانی نکالنے کا اسباب نہین * یا کسی کے پاس پانی ہی اور وہ بے قیمت نہین دیتا اور اُسکے پاس قیمت موجود نہین ہی * یا اُسکے پاس قیمت ہی مگر قیمت پانی کی اِسقدر مانگتا ہی کہ اُسمین اُسکا بڑا نقصان

برابر ہووے * مسلہ * مکھی اور برنی اور مچھر اور مینڈک
اور مچھلی اور اُسکی مانند کے مرنے سے جسکے بدن مین بہتا لہو
نہین ہی کوان ناپاک نہین ہوتا * مسلہ * کوان نجاست کے
گرنے کے وقت سے ناپاک ہوتا ہی اگر اُسکے گرنے کا وقت
معلوم ہووے * اگر اُسکے گرنے کا وقت معلوم نہووے تو اُسکا یہہ مسلہ
ہی کہ مثلا مرا ہوا چوہا یا کوئی دوسرا جانور کوئے سے نکلا تو اگر
وہ پھولا نہین ہی تو جس شخص نے اُس سے وضو یا غسل کیا ہووے
وہ ایک رات دن کی نماز دہراوے * اور اگر پھولا ہی یا ریزہ
ریزہ ہوا تو تین دن رات کی نماز دہراوے اور یہہ مسلہ امام
اعظم رحمہ اللہ کے نزدیک ہی * اور امام ابو یوسف اور
امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک جسوقت سے کہ وہ جانور معلوم
ہوا اُسی وقت کی نماز دہراوے پہلی نماز دہرانا کچھ حاجت
نہین ہی اسواسطے کہ احتمال ہی کہ اُسی وقت چیلہ یا کسی
دوسرے جانور نے ڈالا ہووے * خلاصہ یہہ ہی کہ پہلا مسلہ
احتیاط کے واسطے ہی اور دوسرا حرج کے دفع ہونے کے
واسطے چھٹھین فصل جوٹھے کے بیان مین * جوٹھا آدمی اور
گھوڑے کا اور جسکا گوشت کھایا جاتا ہی پاک ہی اور

فوت ہونے کی دہشت سے پانی کی قدرت رکھتے ہوئے
تیمم درست نہین ہی اِسواسطے کہ اُسکا بدلا موجود ہی * جمعہ کا
بدلا ظہر اور وقتی کا بدلا قضا * اور صورت اُسکی یہہ ہی
کہ پہلے نیت کرے تیمم کی اِسواسطے کہ نیت تیمم مین فرض ہی
تب دونون ہاتھون کو زمین پاک پر مارے ایک بار اور مسح
کرے تمام منہہ کو بال جمنے کی جگہہ سے تھڈّھی کے نیچے تک
اور ایک کان کی لہر سے دوسرے کان کی لہر تک تب پھر دوسری
بار دونون ہاتھونکو مارے اور مسح کرے دونون ہاتھونکو
کہنیون تک اِسطرح پر کہ پہلے بائین ہاتھون سے دہنے ہاتھہ کو
مسح کرے تب دہنے ہاتھہ سے بائین ہاتھہ کو مسح کرے
اور اگر ذرا سا کہین کوئی عضو باقی رہے تو تیمم درست
نہوے * اور بہتر یہہ ہی کہ اِسطرح پر ہاتھونکو مسح کرے کہ
پہلے بائین ہاتھہ کی وسطی اور بنصر اور خنصر اور تھوڑی سی
ہتیلی سے دہنے ہاتھہ کی پیٹھہ کو اُنگلیوںکے سرے سے کہنیون
تک مسح کرے تب دہنے ہاتھہ کے پیٹ کو مسبحہ اور ابہام
سے مسح کرے اُنگلیوں کے سر تک * اور اِسی طرح سے دہنے
ہاتھہ سے بائین ہاتھہ کو مسح کرے اور تیمم مین یہی تین

ہی * یا اپنے گھر مین ہی اور پانی بھی موجود ہی مگر اُس
بیماری ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو یا غسل کرینگے تو بیماری
زیادہ ہو یگی * یا جاڑے کا ایام ہی اور جانتا ہی کہ اگر وضو و
غسل کرینگے تو ہم کو ضرر کریگا * تو ان سب صورتون مین تیمم
کر لگا خواہ محدث ہووے خواہ جنب محدث اُسکو کہتے ہین کہ
جسکا وضو نہووے اور جنب وہ ہی کہ جسکو حاجت نہانے کی
ہووے خلاصہ یہہ ہی کہ تیمم مرد اور عورت دونوکے واسطے
ہی وضو اور غسل کے بدلے مین اگر مردون کو حاجت غسل
کی ہووے یا اُنکا وضو نہووے یا عورتون کو حاجت غسل کی ہووے
یا اُنکا وضو نہووے یا حیض یا نفاس سے صاف ہوئی ہووین
اور ان سبھون کو پانی کی قدرت نہوئی اُن سب عذرون کے
سبب سے جولکھے گئے تو اُس وقت مین تیمم کریں * اور عیدین
اور جنازے کی نماز کے واسطے اگرچہ پانی موجود ہووے لیکن
دہشت ہووے کہ اگر وہ وضو کریگا تو نماز نہ ملیگی تو تیمم درست ہی
مگر بادشاہ کے تیں اور میت کے ولی کے تئین پانی کے ہوتے ہوئے
تیمم درست نہین اسواسطے کہ ان دونوں کو نماز جانیکی دہشت
نہین ہی لوگ انتظار رہینگے * اور جمعہ کی نماز اور وقتی نماز کے

سونا مگر جبتک کہ یہ سب بھی گلائے نہوویں اور اگر مٹی مین
ملے ہوویں تو تیمم درست ہی * مسئلہ گیہون اور جو پر
تیمم کرنا درست نہین ہی * اور اگر اُن پر بھی غبار ہووے تو
درست ہی * مثلا ایک شخص نے دیوار گرایا یا گیہون ناپا
اور اُسکے منہہ اور ہاتھہ پر گرد جمی اور اُسنے تیمم کی طرح
پر منہہ اور ہاتھہ کو اُسی غبار سے مسح کیا تو تیمم درست
ہی * اور راکھی سے درست نہین * اور اگر ایک زمین پر
پہلے نجاست تھی اور اب اُسکا اثر جاتا رہا اور وہ زمین سوکھہ
گئی تو اُس زمین پر تیمم درست نہوگا اور نماز درست ہو گی *
اور اگر کپڑے پاک پر یا دوسری چیز پر گرد جمی ہووے تو
اُس سے بھی تیمم درست ہی * مسئلہ * اگر کوئی شخص قید
مین ہووے اور پانی نہ پاوے وضو کے واسطے مثلا ایک قیدی
ہووے کہ اُسکو کافر وضو کرنے سے منع کرے یا ایک شخص
ہی کہ اُسکو کسی نے کہا ہی کہ اگر تو وضو کریگا تو تجھکو
قتل کرونگا تو اِس صورت مین تیمم کرے اور نماز ادا کرے
لیکن جب وہ منع کرنیوالا چلا جاوے یا عذر دفع ہو جاوے تب
نماز کو دہراوے * اور اگر قید ہووے نجس مکان مین اور وہان

فرض ہی * نیت کرنا * اور منہہ کا مسح * اور دونو ہاتھو
مسح * اور فقط دو بار ہاتھ مارنے کا حکم ہی * اور دو بار ہی
کفایت کرتا ہی لیکن جبکہ انگلیون کے اندر غبار نہ پہنچا ہووے
تو تیسری بار ہاتھ مار کے انگلیون مین خلال کرے اور اگر
ایک شخص کو حاجت نہانے کی ہووے اور وضو بھی نہووے
تو دونوںکے واسطے ایک تیمم کفایت ہی مگر نیت دونوکے
واسطے کرے اور اگر ایک ہی کے واسطے نیت کیا تو دوسرےکا
تیمم نہوا * مثلا غسل کے واسطے نیت کیا تو وضو کا تیمم
نہوا یا وضو کے واسطے نیت کیا تو غسل کا تیمم نہوا * تو
مناسب ہی کہ دونوکے واسطے نیت کرے مگر تیمم ایک
ہی کفایت ہی * اور تیمم کرنا زمین پاک سے درست
ہی اور جو کچھ زمین کی جنس سے ہی اُسپر بھی تیمم
درست ہی جسطرح خاک اور بالو اور پتھر اور ہرتال اور
گچ اور سرمہ اور یہی محیط مین ہی * مسئلہ تیمم کرنا پتھر پر
درست ہی اگرچہ اُسپر گرد نہ جمی ہووے اور گرد پر بھی
اور کچی اینٹ پر تیمم درست ہی اور جو چیز کہ زمین کی
جنس سے نہین اُسپر تیمم درست نہین * جس طرح چاندی اور

کہ جسوقت کہ پانی ایسے مکان پر ہوئے کہ اگر وہان جاوے
اور وضو کرے تو قافلہ چلا جاوے اور اُسکی آنکھ سے غایب
ہوجاوے تو اُسوقت مین تیمم درست ہی وہان نہ جاوے *
غرض یہہ ہی کہ عاجزی کے وقت مین تیمم درست ہي اور
تیمم کرنا نماز کے وقت مین اور وقت ہونے کے پہلے درست
ہی * مسلہ جسوقت کہ بہت سا بدن جنب کا زخمی ہووے
یا بہت سا بدن محدث کا زخمی ہووے اور تھوڑا سا اچھا تو
اُس حالت مین تیمم کرے اور اُس اچھے بدن کو نہ دھووے *
اور اگر بہت بدن اچھا ہی اور تھوڑا سا زخمی تو تمام اچھے بدن
کو دھووے اور زخم پر مسح کرے خواہ غسل ہووے خواہ
وضو * اور باقی مسلہ زخم پر مسح کرنے اور ... پر مسح
کرنے کا آگے لکھینگے انشاء اللہ تعالی * مسلہ * جب تک
کہ تیمم باقی رہے ایک ہی تیمم سے فرض و نفل جو چاہے سو
ادا کرے * اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی تیمم کو بھی توڑتی ہی
اور پانی پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑتا ہي * مثلا بیمار تھا
اور اب آرام ہوا یا جنگل مین تھا اب پانی ملا اُسکے کام کے
موافق یعنے محدث ہو تو وضو کے لایق اور جنب ہو تو غسل

نہ تو پانی ملے اور نہ مٹی پاک تو اگر مقدور ہووے تو کسی چیز سے زمین یا دیوار کو کھودے اور تیمم کر کے نماز ادا کرے اور اگر کھود سکے بھی نہ سکے تو ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ تب نماز نہ پڑھے بلکہ پانی یا پاک مٹی کا انتظار کرے اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہی کہ نمازیونکی مشابہت پر اشارے سے نماز پڑھے * اور جب عذر دفع ہووے تب نماز دہراوے یہہ مسئلہ محیط مین ہی * مسئلہ * اگر کوئی آدمی اسطرح کے مکان پر جاوے کہ وہان نہ تو پانی ہی اور نہ خاک تمام کیچڑ ہی مثلاً پانی برسا نہ تو اسقدر جمع ہوا کہ وضو کرے اور نہ خاک باقی رہی کہ تیمم کرے تو کپڑے یا بدن مین کیچڑ لگا دیوے جب سوکھ جاوے تب اُسی سے تیمم کرے * اور اگر کسی کو اُمید ہی کہ پانی ملیگا تو مستحب ہی نماز کی تاخیر کرے آخر وقت تک * اور اگر اول وقت مین تیمم سے پڑھ لیا پھر پانی پایا اور وقت باقی ہی تو نماز دہراوے * اور جسکو شبہہ ہووے کہ پانی نزدیک ہی تو اُسکو تیر کے ٹپے تک پانی ڈھونڈھنا واجب ہی * اور تیر کا ٹپا اندازہ تین سو گز سے چار سو گز تک ہی * اور ابو یوسف رحمہ اللہ نے فرمایا ہی

پانوںکے موزے پر رکھے اور دونوں ہاتھوںکے تئیں پانونکی انگلیوں
سے پھلی تک کھینچے اور انگلیونکو کھلی رکھے * مسح ایک
بار کفایت ہی اور تین بار سنت نہیں * اور موزے کی اوپری
طرف مسح کرے تلوے کیطرف نکرے * اور موزہ اِس طرح کا
ہووے کہ ٹخنوں کو چھپاوے اور اگر موزے کا منہہ کشادہ
ہووے اِسطرح پر کہ اوپر سے پانوں نظر پڑے تو کچھ مضایقہ
نہیں * لیکن جب پانون کی تین انگلی چھوٹی کے موافق ٹخنا کھلا
ہووے تو اُس موزے پر مسح درست نہیں ہی * اور
جرموق پر بھی مسح درست ہی اور اگر چمڑے کا ہووے * اور
جرموق اُسکو کہتے ہیں جو موزے کے اوپر پہنا جاتا ہی
اِسو اسطے کہ موزہ نجاست اور کیچڑ کے لگنے سے بچارہے * اور
پاتابے پر بھی جو سخت بنا ہووے کہ بغیر باندھے پھلی پر کھڑا رہے
گرنہ پڑے مسح درست ہی * اور مسح کرنا موزے کا
تب درست ہوگا جب حدث کے وقت پورے وضو پر پہنا ہوگا
گو کہ پہرنے کے وقت پورا وضو نہ ہووے * مثلاً ایک شخص
نے پہلے پانون دھویا اور موزہ پہنا تب باقی بدن کو دھویا تو
وضو پورا ہوا اور مسح درست ہوگا کیونکہ حدث کے وقت

کے لایق واللہ اعلم بالصواب * آٹھوین فصل موزون
مسح کرنے کے بیان مین * مسلہ جو شخص کہ موزے پہنے
ہوے اُسپر پاؤن کا دھونا فرض نہین ہی * پانون دھونے کی
جگہہ پر موزون پر مسح فرض ہی اُس شخص کے واسطے *
مسلہ * مسح موزہ کا محدث کے واسطے ہی جنب کے
واسطے نہین ہی یعنے جو کوئی کہ وضو کرتا ہی اِس سبب سے
کہ اُسکا وضو ٹوٹا ہی اُسکے واسطے مسح موزے کا درست
ہی * اور جسکے تئین حاجت نہانے کی ہی اُسکے واسطے
مسح موزے کا درست نہین * اور مسح موزے کا ہاتھہ کی تین
انگلیونکے برابر فرض ہی اور اِس مین کوئی دوسری چیز
فرض نہین * اور سنت اُسمین یہہ ہی کہ پانونکی انگلیون
کے سرسے مسح شروع کرے اور پنڈلی تک کھینچ لیجاوے *
اور مسح کے وقت ہاتھہ کی انگلیون کو کھلی رکھے سمیٹی
نہ رکھے * اور مستحب اُس مین یہہ کہ انگلیون کا خط
موزون پر ظاہر ہووے * صورت اُسکی یہہ ہی کہ سر کا مسح
کرکے دوسرے پانی سے ہاتھہ کو تر کرکے دہنے ہاتھہ کی انگلیونکو
دہنے پانونکے موزے پر رکھے اور بائیں ہاتھہ کی انگلیونکو بائیں

یعنے اگر وضو ہوتا اور موزہ نہین اُتارا ہی خواہ مدت تمام نہین ہوئی ہی تو اِس صورت مین وضو کرے اور مسح کرے موزون پر اور اگر موزہ اُتارا یا مدت تمام ہوئی تو اِس صورت مین اگرچہ وضو ہوگا مگر دونون پانون کا دھونا فرض ہوگا فقط پانون دھو نگا تمام وضو دہرا وےگا اور اِسی طرح اگر پانی گیا دونون موزے مین خواہ ایک ہی کے اندر اِسقدر کہ تمام پانون دھو گیا خواہ بڑا حصہ پانو نکا تر ہوا تو وہی حکم ہی یعنے دونون پانون دھووے * اور مناسب ہی اِس حکم کا یاد رکھنا کہ اگر ایک موزہ اُتارا خواہ ایک ہی موزے مین پانی گیا اور سب پانوں خواہ بڑا حصہ پانون کا دھو گیا تو اِن صورتون مین دونون پانوں دھوویگا اور اگر موزے مین پانی گیا اور اُسکا پانون تر ہوا تین انگلیونکے برابر یا کم اُس سے تو اُس صورت مین مسح باطل نہوگا اور یہی محیط مین لکھا ہی * اور بڑا حصہ ایڑی کا پنڈلی کی طرف باہر نکلنا بھی حکم موزہ اُتارنے کا رکھتا ہی * اور جو موزہ کہ پانون کی چھوٹی تین انگلیون کے موافق پھٹا ہووے تو اُسپر مسح درست نہین ہی * اور اگر کم پھٹا ہوئے تو درست ہی * اور اگر اِسطرح سے پھٹا ہووے کہ اُس مین

مین پورا او ضو پایا گیا پھر نے کے وقت پورا وضو ہونا شرط نہین کہ پورا وضو کر لے تب موزہ پہنے * اور مسح کی مدت مقیم کے واسطے ایک رات دن ہی اور مسافر کے واسطے تین رات دن جسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * یَمْسَحُ الْمُقِيمُ يَوْمًا وَلَيْلَةً وَالْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهَا اِسکے معنے یے ہین کہ مسح کرے موزے پر مقیم ایک رات دن اور مسافر تین رات دن * اور مدت مسح کی حدث آنے کے وقت سے شمار کی جاویگی مثلا ایک شخص نے فجر کے وقت وضو کیا اور موزہ پہنا اور اُسکا وضو ظہر کے وقت تلک رہا اور اُس وضو سے ظہر پڑھا اور بعد ظہر کے اُسکا وضو ٹوٹا تو دوسرے روز کی ظہر تک اُسکی مدت ہی * اور جب مدت مسح کی تمام ہووے اور اُس کا وضو رہے تب پانون دھونا فرض ہووے فقط پانون کو دھو ڈالے تمام وضو کرنا ضرور نہین * اور مسح موزے پر عورت مرد دونون کے واسطے ہی * اور جو چیز کہ وضو کو توڑتی ہی مسح کو بھی توڑتی ہی * اور موزے کا اُتارنا خواہ دونون اُتارے خواہ ایک ہی اور مدت کا تمام ہونا مسح کو توڑتا ہی اور دونون پانون دھونا بھی فرض کرتا ہی *

تو اُس کا ترک کرنا جایز ہی اور اگر ضرر نہ کرے تو مسح ترک کرنا جایز نہین * اور اس مین کچھ شرط نہین ہی کہ ٹکھتی طہارت کے وقت باندھی ہووے اگرچہ بے طہارت باندھی ہووے مسح درست ہی خواہ محدث ہووے خواہ جنب * مثلا ایک شخص غسل کرتا ہی جماعت کا اور اُسکے ہاتھ مین ٹکھتی بندھی ہی اور مسح کیا پانی سے ٹکھتی پر تو جایز ہی مسح کرنا اور یہی محیط مین ہی * مسئلہ مسح کرنا ٹکھتی پر اُسوقت درست ہی کہ اُس عضو پر مسح نکر سکے * خلاصہ یہہ ہی کہ اگر اُس عضو کے دھونے سے ضرر ہووے تو مسح کرے عضو پر اور اگر عضو پر بھی نکر سکے اس سبب سے کہ اُسکو پانی ضرر کرے یا ٹکھتی بندھی ہووے اور اُسکا کھولنا ضرر کرے تو ٹکھتی پر مسح کرے * اور جسوقت کہ عضو پر مسح کر سکے تو اُسوقت ٹکھتی پر مسح درست نہین * مسئلہ جس کسی کا بدن پھٹا ہووے اور اُسکے دھونے سے عاجز ہووے تو اُس پر پانی بہاوے اور اگر پانی بھی بہا نہ سکے تو مسح کرے اور اگر مسح بھی نکر سکے تو اُسکے گرد بگرد کو دھووے اُسکو چھوڑ دیوے * اور اگر کسی کا ہاتھ پھٹا ہووے اور وہ وضو سے عاجز ہووے تو کسی

چھوٹی تین اُنگلی پانون کی دِکھائی دینے سے جاوے مگر اُس سے اِس قدر پانون بغیر کھولے کھلا نرہے تو اُسپر مسح جایز ہی* اور اگر اِسطرح پر پھٹا ہووے کہ ہر وقت بند رہے مگر چلتے وقت کھلے اُس قدر یعنے تین اُنگلی کے برابر تو اُسپر مسح جایز نہین* اور اگر ایک موزے مین بہت جگہہ پھٹا ہووے کہ جمع کرنے سے تین اُنگلی کے موافق ٹھہرے تو اُسپر مسح درست نہین* اور اگر دونون موزے پھٹے ہووین اور دونون کو جمع کرکے اِسقدر ٹھہرے تو مسح درست ہی* ایک موزے کا پھٹنا اِسقدر مسح کو منع کرتا ہی* اور عمامہ اور ٹوپی اور برقع اور دستانے پر مسح درست نہین ہی

* نوین فصل کھپچی اور زخم پر مسح کرنے کے بیان مین *

مسئلہ* مسح کرنا کھپچی پر جو ٹوٹے عضو پر باندھی جاتی ہی درست ہی* اور اگر کھپچی چنگے ہونے کے پہلے گر پڑے تو مسح باطل نہووے اور اگر زخم چنگا ہولے کے بعد کھپچی گرے تو اُس مقام کا دھونا فرض ہووے* پھر اگر اُسکا وضو ہووے تو فقط اُسی مقام کو دھو ڈالے اور دوسرے مقام کا دھونا ضرور نہین* اور اگر مسح کرنا کھپچی پر بھی ضرر کرے

پٹی کو باندھے اور زخم کی جگہہ پر مسح کرے * اور اگر اُسکا
کھولنا باندھنا مشکل ہووے جیساکہ ہم لکھہ چکے تو پٹی پر مسح
کرے اور اِس صورت مین جو بدن کا اچھا ہی کھولنے کی
طرف پٹی کی گرہ کے نیچے اُسکا دھونا بھی ضرور نہین ہی
اُسپر بھی مسح کفایت کرتا ہی اِسواسطے کہ اگر اُسطرف
دھو لگا تو پٹی تر ہوگی اور اُسکی تری فصد کی جگہہ پر پہنچیگی *
اور کھپچی اور پٹی کے مسح مین یہہ شرط ہی کہ تمام کھپچی اور
پٹی پر مسح کرے اور جب پٹی یا کھپچی پر مسح کیا پھر اُسکو
کھولا اور اُتھالیا اُس مقام سے اور پھر باندھا تو مناسب
ہی کہ مسح بھی پھر کرے اور اگر نکرے تو مضایقہ بھی
نہین ہی * اور اگر پٹی یا کھپچی زخم سے گر پڑی اور دوسری
پٹی یا کھپچی اُسنے بدلا تو بہتر یہی ہی کہ مسح بھی پھر کرے
اور اگر نہ کیا تو مضایقہ نہین * اور تین بار اُسپر مسح کرنا کچھہ شرط
نہین ہی بلکہ ایک ہی بار کفایت ہی اور اُسکے واسطے
کچھہ مدت نہین مقرر ہی * دسوین فصل حیض اور نفاس اور
استحاضہ اور معذور کے بیان مین * مسئلہ حیض وہ خون ہی کہ
عورت بالغ کے رحم سے بغیر درد کے نکلے اور وہ عورت

سے مد دچاہے کر وہ وضو کرا دیوے اور اگر مدد نچاہے اور تیمم کرے تو جایز ہی * اور جب کسی نے پانون کی بوائی پر دوائی لگایا تو وہ اُسی دوائی پر پانی بہاوے اور جب پانی بہا چکا دوا پر تب دوا گر پڑی تو اگر چنگے ہونے سے دوا گری ہی تو اُس مقام کو دھووے اور اگر بغیر چنگے ہوے دوا گری ہوے تو نہ دھووے اور جب کسی شخص نے فصد لیا اور اُسپر گدی رکھا اور پٹی باندھا تو اگر وہ شخص بغیر دوسرے کی مدد کے آپ ہی پٹی کھولنے اور باندھنے سکتا ہی تو پٹی کھولے اور گدی پر مسح کرے پٹی پر جایز نہوگا اور اگر بغیر دوسرے کی مدد کے کھولنے باندھنے نہیں سکتا ہی تو اُسی پٹی پر مسح کرے * اور اگر پٹی کھولنا اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہی اُسکا دھونا زخم کو ضرر کرے تو پٹی ہی پر مسح جایز ہی اور اگر ضرر نکرے تو پٹی کو کھولے اور اچھے بدنکو دھووے اور گدی پر مسح کرے * اور اگر پٹی کا کھولنا ضرر نکرے مگر اُسکا اُٹھالینا زخم کی جگہہ سے زخم کو ضرر کرے تو پٹی کو کھولے اور اس جگہہ سے نہ اٹھاوے اور پٹی کے نیچے جو اچھا بدن ہی اُسکو زخم کی جگہہ تک دھووے تب

عورت نے سشنبہ کی فجر کو خون دیکھا اور دوشنبہ کے روز آفتاب ڈوبنے کے وقت خون موقوف ہوا اور اُسمین تین روز اور دو ہی رات ٹھہری تو یہہ حیض ہی * اور بہت زیادہ مدت اُسکی دس دن ہی جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی * اَقَلُّ الْحَيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَلَيَالِيْهَا وَاَكْثَرُهٗ عَشَرَةُ اَيَّامٍ اِسکے یہ معنے ہیں کہ بہت کم مدت حیض کی عورت کے واسطے خواہ اُسنے مرد دیکھا ہوے خواہ نہ دیکھا ہو تین روز اور اُسکی رات ہی اور بہت زیادہ مدت حیض کی دس روز * مسئلہ * حیض سے پاک ہونے کو طہر کہتے ہیں اور بہت کم مدت طہر کی پندرہ روز ہی اور زیادہ کا حد نہیں ہی * اور طہر کہتے ہیں اُس پاکی کو کہ عورت دو حیض کے بیچ مین دیکھے * مثلا ایک عورت نے رمضان مبارک کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا اور دسوین کو وہ صاف ہوئی اور پھر شوال کی پہلی تاریخ کو خون دیکھا تو یہہ جو بیس روز دو حیض کے درمیان جو گذرے ہیں اِسی کو طہر کہتے ہیں * مسئلہ * حیض والی عورت حیض کی مدت مین جس رنگ کا خون دیکھے سوا سفیدی خالص کے تو وہ حیض

سن ایاس کو نہ پہنچی ہو وے اُسکا بیان صاف صاف کرتے ہیں
انشاء اللہ تعالی * عورت بالغ کے یہہ معنے ہیں کہ وہ عورت
نو برس کی ہووے اور اگر نو برس سے کم عمر کی لڑکی خون دیکھے
تو وہ حیض نہیں مثلا اگر چھہ برس کی لڑکی یا سات برس کی لڑکی
خون دیکھے تو وہ حیض نہیں ہی بلکہ بیماری ہی * اور جب
نو برس کی لڑکی نے خون دیکھا تو وہ حیض ہی اور بالغ ہوئی *
مسئلہ * جو خون رحم سے نہووے تو وہ حیض نہیں ہی اور
اِسی طرح جو خون کہ رحم سے مرض کے سبب سے آوے
مثلا درد ہووے تو وہ بھی حیض نہیں ہی * اور حیض کا آنا مقرر
کیا ہی سن ایاس تک اور سن ایاس کا اندازہ یہہ ہی کہ
عورت ساٹھہ برس کی ہووے * پھر اگر عورت سن ایاس کے بعد
کچھہ دیکھے تو حیض نہیں ہی مگر جب سیاہ رنگ یا خوب سرخ
رنگ خون دیکھیگی تب وہ حیض ہوگا اور اگر زرد یا سبز یا مٹی
کے رنگ خون دیکھیگی تو وہ استحاضہ ہی * اور بہت کم
مدت حیض کی تین دن اور اُسکی رات ہی اِسکے یہہ معنے ہیں
کہ تین روز کے گذرنے میں جو رات آئی ہووے اور یہہ معنے
نہیں ہیں کہ تین ہی رات اور تین روز ہووے مثلا ایک

پوچھا مہتر جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالی سے پوچھا حکم ہوا
کہ نماز ادا نکرے * بعد چند روز کے پھر حیض آیا تب حوا نے
مہتر آدم سے پوچھا کہ روزہ رکھون یا نہین مہتر آدم نے کہا کہ
روزہ مت رکھو * پھر جب وے حیض سے پاک ہوئین مہتر جبرئیل
عم نے اللہ کا حکم پہنچایا کہ حوا سے کہو کہ روزہ قضا کا رکھے * تب
مہتر آدم نے مناجات کیا یا بار خدایا نماز مین تو قضا کا حکم نہوا *
جواب آیا کہ نماز کو ہمنے فرمایا تھا کہ مت پڑھ پھر اُسکی قضا بھی
نرہی اور روزے کو تو نے کہا کہ مت رکھ اب اُسکی قضا
رکھے * اور حیض والی عورت مسجد مین نہ جاوے اور
طواف کعبہ کا نکرے اور اُس عورت کے بدن سے جو ازار
کے نیچے ہی ناف سے لیکر زانو تک فایدہ لینا مرد کو حرام ہی
اور بوسہ لینا اور جو بدن کہ ازار کے اوپر ہی اُسکا چھونا
حلال * مسلہ * شوہر کے تئین اپنی عورت سے اور مولی کے
تئین اپنی لونڈی سے حیض کی حالت مین جماع کرنا حرام ہی
اور جو شخص کہ حلال جانے تو وہ کافر ہووے * مسلہ * اگر
کسی شخص کے تئین غلطی یا نادانی سے بسبب حرص کے حیض
کی حالت مین اپنی عورت سے اتفاق جماع کا پڑا تو واجب ہی

ہی* اور حیض کے خون کا چھ رنگ ہی سرخ سیاہ زرد سبز
رنگ اور مٹی کے رنگ * تیرہ رنگ اُسکو کہتے ہین
سفیدی مایل ہوے اور مٹی کا رنگ اُسکو کہتے ہین کہ سیاہی
مایل ہوے * مسئلہ * حیض کی مدت مین دو خون کے بیچ
پاکی دیکھے تو وہ پاکی بھی حیض مین داخل ہی * مثلا ایک عورت
کی عادت ہی کہ اُسکو چھ روز حیض رہتا ہی اور اُسنے
دو روز خون دیکھا اور دو روز پاک رہی پھر دو روز خون
دیکھا پھر وہ جو دو روز بیچ مین پاک رہی ہی وہ دو روز بھی
حیض مین داخل ہی اور اُسکو طہر متخلل کہتے ہین * اور
حیض کا یہہ حکم ہی کہ عورت حیض والی نہ تو نماز پڑھے نہ روزہ
رکھے مگر جب وہ صاف ہوے تب جتنے روز کہ روزہ نہین
رکھا ہی اُتنے ہی روز قضا کا روزہ رکھے اور جو نماز اُس حالت
مین قضا ہوئی اُسکی قضا نہ پڑھے * اور اسکی یہہ وجہ ہی کہ
جب مہتر آدم اور حوا صلوات اللہ علیہما جہان مین آئے اور
حوا نے بہشت مین حیض نہ دیکھا تھا سو جب حوا کو نماز مین
حیض آیا تب حوا نے مہتر آدم صلوات اللہ علیہ سے پوچھا
کہ نماز ادا کرون یا نہین مہتر آدم نے مہتر جبرئیل علیہ السلام سے

حکم ہی جیسا کہ اگلے لکھہ چکے ہین حیض کیو اسطے ویسا ہی نفاس
کے واسطے بھی ہی * اور جس عورت کا خون موقوف ہوا
حیض اور نفاس کی بڑی مدت کے بعد یعنے دس روز کے بعد
حیض موقوف ہوا اور چالیس روز کے بعد نفاس موقوف
ہوا تو اُس عورت سے غسل کے پہلے جماع درست ہی *
اور جو عورت کہ دس روز سے کم مین حیض سے صاف ہوئی
اور چالیس روز سے کم مین نفاس سے صاف ہوئی تو اُس
عورت سے غسل کے پہلے جماع درست نہین ہی * مگر جب
اُسقدر وقت گذر جاوے کہ اُسمین غسل کرسکے اور تحریمہ
نماز کا باندھہ سکے تو اتنی دیر کے بعد اُس سے جماع درست
ہی اگرچہ غسل نکیا ہووے مگر نماز لے غسل درست نہین
ہی * اور جب کسی عورت کا خون موقوف ہووے دس روز
سے کم مین یعنے تین یا چار یا پانچ یا چھہ یا سات یا آٹھہ یا نو روز
مین اور اُسکی عادت سے کم ہووے * مثلاً اُسکی عادت
تھی ظہر کے وقت اور یہہ خون موقوف ہوا دوپہر کے وقت
تو اِس صورت مین واجب ہی کہ غسل مین دیری کرے
نماز کے آخر وقت تک اِسواسطے کہ شاید پھر نہ خون آجاوے

اُسپر کرو ات دن استغفار کرے اور مستحب ہی کہ
ایک دینار یا آدھی دینار صدقہ دیوے اُسکا کفارہ اور
عورت حیض والی قرآن نہ پڑھے جنب اور نفساء کی طرح
خلاف محدث کے کروہ قرآن بغیر چھوئے پڑھے * اور عورت
حائض اور نفساء قرآن نہ چھووے محدث اور جنب کیطرح
مگر جزدان مین ہو تو لے چاروں چھوین یعنے محدث اور جنب
اور حائض اور نفساء محدث اور جنب کے معنے تو لکھ
چکے ہیں اور حائض اُس عورت کو کہتے ہیں جو حیض میں
ہووے * اور نفساء اُسکو کہتے ہیں جو نفاس مین ہووے
اور نفاس کا بیان آگے لکھنے ہیں انشاء اللہ تعالی * اور
مکروہ ہی قرآن شریف کا چھونا اُنکے تئین آستین سے * اور
نفاس وہ خون ہی کہ لڑکا پیدا ہونے کے بعد آوے اور
اُسکی کم مدت کی حد نہین ہی اور اُسکی زیادہ مدت کی حد
چالیس روز ہی اور اگر دو لڑکے پیدا ہوویں ایک پہلے
ایک پیچھے تو پہلے لڑکے پیدا ہونے کے بعد سے نفاس ہی
اور اگر حمل گر پڑے اور بعضا عضو اُسکا بنا ہووے تو وہ
لڑکا ہی اور وہ عورت نفسا * اور حیض نفاس کا ایک ہی

اور ایک عورت ہی کہ اُسکی عادت نفاس کی تیس روز
تھی اور اُسنے پچاس روز خون دیکھا تو یہہ بیس روز جو تیس
روز کے بعد ہی اِستحاضہ ہی اور وہ تیس روز نفاس
ہی * اور یہہ حکم معتادہ کے واسطے ہی * معتادہ اُسکو کہتے
ہین کہ جسکے تئین حیض اور نفاس ہوا ہووے * اور جو
عورت ایسی ہی کہ اُسکو کبھی حیض اور نفاس نہین ہوا
تھا اور وہ بالغ ہوئی اور اُسکا خون زیادہ روز تک جاری رہا
تو اُسکے واسطے حیض ہر مہینے سے دس روز ہی * اور جو
خون کہ دس روز سے زیادہ ہی وہ اِستحاضہ ہی اور نفاس
اُسکے واسطے چالیس روز ہی اور باقی روز جو چالیس سے
زیادہ ہی وہ استحاضہ ہی * اور استحاضہ کا یہہ حکم ہی کہ
جس عورت کو استحاضہ ہووے وہ نماز پڑھے اور روزہ رکھے
اور اُسکا شوہر جماع کرے * مسئلہ * عورت اِستحاضہ والی
اور جس شخص کے زخم ہووے اِسطرح کا کہ اُس مین
سے خون یا پیپ بہا جاوے یا کسی شخص کے پیشاب بہا
جاوے یا ناک سے خون بہا جاوے یا اُسکے شکم سے بے اختیار
ہوا چلی جاوے اور اُس کو قدرت ضبط کی نہووے یا ایسی

کیونکہ اُسکی عادت کے پہلے یہہ موقوف ہوا * اور اتنی دیری
نکرے کہ وقت مکروہ ہو جاوے بلکہ وقت مستحب تک دیری
کرے اور اگر خوف نماز جانیکا ہووے تو غسل کر کے نماز پڑھ لے
ایسا نکرے کہ نماز فوت ہو جاوے * مسلہ اگر ایک
عورت لڑکا جنی اور دس روز یا زیادہ مین پاک ہوئی تو
اُسکو چاہیئے کہ نماز پڑھا کرے اور روزہ رکھے اور منتظر نرہے کہ
چالیس روز گذرین * اور جو بعضی عورتین چالیس روز سے کم مین
پاک ہوتی ہین اور نماز نہین پڑھتی ہین جب تک چالیس روز
نہین گذرتا ہی یہہ اُنکی نہایت غلطی ہي ایسا ہرگز نکیا چاہیئے *
مسلہ * اور جو خون کہ حیض کی کم مدت یعنے تین روز سے
کم مین بند ہوا یا اُسکی بڑی مدت یعنے دس روز سے زیادہ
ہوا یا نفاس چالیس روز سے زیادہ ہووے یا حاملہ عورت
خون دیکھے تو یہہ سب استحاضہ ہي * یا جو عادت کہ اُسنے
حیض اور نفاس کی پہچان رکھی ہی اُس سے زیادہ ہووے
تو وہ بھی استحاضہ ہي * مثلا ایک عورت کی عادت حیض کی
سات روز تھی اور اُسنے بارہ روز خون دیکھا تو یہہ پانچ روز
جو سات کے بعد ہی استحاضہ ہی اور وہ سات روز حیض *

والی آدیگی مثلاً ہوا وغیرہ تو اُسکا وضو ٹوٹیگا اگرچہ وقت
باقی رہیگا * اور عذر کے ثابت ہونے کی یہہ حد ہی کہ وہ عذر یعنے
استحاضہ خواہ ہو اوغیرہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اِسقدر
کہ تمام وقت مین وضو اور نماز کے وہ شخص فرصت نپاوے *
اور عذر کے باقی رہنے کی یہہ شرط ہی کہ ہر وقت پایا جاوے
اور جب ایک وقت نماز کا اُس حدث سے خالی گذرے تو
وہ شخص عذر سے باہر آجاویگا و معذور مین داخل نہوویگا *
اور اگر ایک شخص کے تئیں ایک نماز کے بیچ وقت مین
کوئی حدث جسطرح سے ہوا یا خون زخم کا یا ناک کا یا دوسرا
کوئی حدث آوے اور وہ جاری ہو جاوے تو وہ شخص
توقف کرے اور انتظار کرے کہ وہ حدث موقوف ہوتا ہی
یا نہین اگر موقوف نہووے اور نماز کا وقت آخر ہونے لگے تو
اُسی حدث کی حالت مین وضو کرکے نماز ادا کرے پھر اگر وہ
حدث دوسری نماز کے وقت کو بھی لے لیوے تو وہ شخص
معذور مین داخل ہووے اور وہ نماز جو اُسنے پڑھا تھا وہ درست
ہوئی * اور اگر دوسری نماز کے وقت کو نہ لیا اور حدث موقوف
ہو گیا تو اُس شخص کا عذر ثابت نہوا اُس پڑھی نماز کو دہراوے

طرح کا دوسرا آزار ہووے تو اِن سب کا یہہ حکم ہی کہ
سب ہر نماز کے وقت مین وضو کرین اور اُسی وضو سے فر
ض نفل جو چاہین سو ادا کرلین جب تک کہ وقت نماز کا باقی
اِن سبھون کا وضو بھی باقی ہی اور جب وقت گذر جاوے
اِن سبھون کا وضو بھی ٹوٹ جاوے * دوسری نماز جو آ
آنیوالی ہی اُس کے واسطے دوسرا وضو کرین اور اُن سب
کا وضو وقت کے جانے سے ٹوٹتا ہی اور وقت کے آنے
سے نہین * یعنے اگر ظہر کے وقت آنے کے پہلے معذور نے وضو
کیا اور وضو کے بعد ظہر کا وقت آیا تو اُسکا وضو نہ ٹوٹا اور اگر
ظہر کے وقت مین وضو کیا اور ظہر کا وقت جاتا رہا تو اُسکا وضو
ٹوٹا اور ایسے آدمی کو معذور کہتے ہین * اور یہہ نہ کوئی خیال
کرے کہ اُسکا وضو وقت جانے کے پہلے ٹوٹتا ہی نہین اِسکے یہہ
معنے ہین کہ معذور کا وضو اُس عذر کے سبب سے جو رکھتا ہی
وہ نہین ٹوٹتا جب تک کہ وقت باقی ہی * اور دوسری
چیز سے تو ٹوٹ جاتا ہے * مثلا ایک شخص کے زخم سے خون جاری
ہی اور اُسنے وضو کیا تو جب تک کہ وقت باقی ہی اُس خون
بہنے سے وضو نہ ٹوٹیگا اور اگر دوسری چیز وضو کی توڑنے

غسل کرے اور دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے
بعد تین بار قل ہو اللہ پڑھے تو اللہ تعالی اُسکے تمام گناہ صغیرہ
اور کبیرہ گذرے ہوے بخشے اور دوسرے حیض تک
اُسپر گناہ نہ لکھے اور وہ عورت ستر شہید کا ثواب پاوے اور
بہشت مین اُس عورت کے واسطے محل درست کرین اور
اُسکے سر مین جتنے بال ہین ہر بال کے پیچھے اُس عورت کے
تئین ایک نور دین * اور اگر دوسرے حیض کے پہلے
مرے تو شہید مری ہووے * فایدہ * مستحب ہی حیض والی
عورت پر کہ ہر نماز کے وقت مین وضو کرے اور سبحان اللہ
کہا کرے اِسقدر کہ جسقدر دیری مین اگر نماز
پڑھتی تو پڑھ سکتی اِس مین یہہ فایدہ ہی کہ اُس عورت سے
نماز کی عادت نجاتی رہیگی * گیارھوین فصل نجاست کے
پاک کرنے کے بیان مین * جو نجاست کہ نمودار ہی یعنے خشک
ہونے کے بعد اُسکا نشان معلوم ہوتا ہی جس طرح خون
وغیرہ ہی تو اُس نجاست سے نمازی کا بدن اور جانماز اور کپڑا
پاک ہوتا ہی پانی کے دھونے سے * اور اُس چیز کے
دھونے سے جو بہنے والی اور پاک ہووے اور ایسی ہووے

اسواسطے کہ وہ حدث آدھے ہی وقت تک رہا * اور عذر ثابت ہونے کی شرط لکھہ چکے ہین کہ ایک وقت نماز کا تمام لے لیوے اور یہان اُس شخص کو بیچ وقت مین حدث ہوا تھا اور دوسرے وقت کو نہ لیا تو اس صورت مین آدھا ہی وقت ٹھہرا اِس سبب سے وہ شخص معذور ہوا * خلاصہ یہہ ہی کہ اگر کسی کے ہر وقت پیشاب جاری رہے یا زخم سے جو جاری رہے یا عورت کو استحاضہ ہووے یا کسی کی ناک سے خون جاری رہے یا کسی کے پیشاب کے مقام سے خون یا پیپ جاری رہے یا دوسرے کوئی حدث مین گرفتار ہووے تو وہ شخص نماز اُسی حالت مین پڑھے مگر پانچون وقت تازہ تازہ وضو کیا کرے * فایدہ * پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی کہ جب کہ عورت حیض والی ہر نماز کے وقت مین ستر دفع استغفر اللہ کہے اللہ تعالی ہزار رکعت کا ثواب اُسے دیوے اور ستر گناہ اُسکے بخشے اور ستر درجہ بہشت مین اُسکو دیوے اور استغفار کی لفظ کے ہر ہر حرف کے بدلے مین ایک نور دیوے اور جتنے بال کہ اُسکے بدن مین ہین ہر بال کے شمار کے موافق ثواب حج اور عمرہ کا لکھے * اور جب حیض سے پاک ہووے اور

نجاست اگر بدن مین لگی ہووے تو تین بار دھونا کفایت ہی اور
اگر کپڑے مین ہووے تو بھی تین بار دھووے اور ہر بار نچوڑے * اور
یہہ شرط ہی کہ تیسری بار خوب سا نچوڑے اپنی قوت کے موافق
اور جو چیز نچوڑنے کے قابل نہووے جسطرح چٹائی اور جاجم
وغیرہ تو اُسکے تئین دھووے اور دھو کے چھوڑے اِسقدر کہ سب
پانی ٹپک جاوے اور جب ٹپکنا موقوف ہو جاوے تب پھر
دھووے اور چھوڑ دیوے یہانتک کہ ٹپکنا موقوف ہو جاوے
اِسی طرح تین بار کرے * مسئلہ * موزہ اور جوتا زمین پر ملنے ہی
سے پاک ہوتا ہی اگر اُس مین تندار ناپاکی لگی ہووے مثلا
غلیظ اور گوبر وغیرہ اور زمین پر اِس قدر ملے کہ ناپاکی سب
چھوٹ جاوے * اور اگر تندار ناپاکی نہووے جس طرح
پیشاب وغیرہ تو فقط دھونے ہی سے پاک ہوتا ہی *
مسئلہ * اگر کپڑے یا بدن یا دوسری چیز مین منی لگ جاوے
تو دھونے سے پاک ہووے خواہ منی خشک ہووے خواہ
تر اور خشک منی ملنے سے بھی پاک ہوتی ہی * اور جس
مین ناپاکی نہ اثر کرے جس طرح شمشیر اور چھوری اور آئینہ
اور تانبے کا دیگ اور جو چیز کہ مثل ان کے ہی وہ زمین پر

کہ اُسکے دھونے سے جو کچھ لگا ہووے تو چھوٹ جاوے جس
طرح سرکہ اور گلاب وغیرہ ہی * اور پاک ہونا ہی دھونے
سے جسکہ اُس نجاست کا نشان مٹ جاوے مگر جب اِسطرح
کی نجاست ہووے کہ اُسکا داغ چھوٹنا پانی سے بغیر صابون کے
مشکل ہووے جسطرح سے مہندی کا رنگ یا تیل ناپاکی ملا ہوا
یا کوئی دوسری چیز اِسطرح کی لگی ہووے تو اِس صورت
مین فقط تین بار دھونا کفایت کرتا ہی اگرچہ داغ نچھوٹے کیونکہ
دھونے مین اصل ناپاکی نکل گئی اگرچہ داغ رہ گیا تو کیا
مضایقہ * اور وہ جو ہم نے اوپر بیان کیا کہ جو چیز بہنے والی اور
پاک ہووے اور ایسی ہووے کہ اُسکے دھونے سے جو کچھ
لگا ہووے چھوٹ جاوے تو اِسطرح کے بیان سے شراب
اور پیشاب وغیرہ نکل گیا کیونکہ شراب اور پیشاب بہنے
والا ہی مگر پاک نہین * اور دودھ اور تیل وغیرہ بھی نکل
گیا کیونکہ سب یہ بہنے والے بھی ہین اور پاک بھی ہین مگر
اُنکے دھونے سے جو کچھ لگا تھا نہ چھوٹے گا * مسلہ * جو نجاست کہ
تہ دار ہووے یعنے خشک ہونے کے بعد اُسکا نشان معلوم
نہووے جسطرح شراب اور پیشاب وغیرہ تو اِسطرح کی

اور جسکا گوشت حلال ہی اُس جانور کا پیشاب جس
طرح گاے اور بکری اور اُونٹ وغیرہ اور پیخال اُن چڑیونکا
جن کا گوشت حرام ہی جس طرح باز وغیرہ خفیفہ ہي * مسلہ *
پیخال اُن چڑیون کا جن کا گوشت حلال ہي پاک ہی مگر
جس پیخال مین بدبو آتی ہی تو وہ ناپاک ہی جس طرح پیخال
مرغی اور بط کا جیسا کہ ہم لکھہ چکے * اور کبوتر اور تیتر اور مور
اور گوریہ وغیرہ کا پیخال پاک ہی * مسلہ * نجاست غلیظ سے
درم شرعی کے موافق معاف ہي اور اگر درم شرعی سے
زیادہ ہووے تو نہین * یعنے اگر نجاست غلیظ درم شرعی کے برابر
لگی ہووے اور نماز پڑھ لیوے تو معاف ہي زیادہ مین نہین
درم شرعی کا اندازہ ہتھیلی کے غار برابر ہی یعنے جب
ہتھیلی کے غار کو برابر کشادہ کرے اور پانی لیوے تب جہان
تک پانی ٹھہرا رہے وہی غار ہتھیلی کا ہي * مسلہ نجاست
خفیفہ کپڑے کی چوتھائی حصے سے کم تلک معاف ہي اور جب
کپڑا چوتھا حصہ پورا ناپاک ہووے تب نہین * یعنے جب
تک کپڑا ناپاک ہی چوتھے حصہ سے کم تب تک نماز اُس
کپڑے سے درست ہي اور جب چوتھا حصہ پورا ناپاک

مانے سے پاک ہو یا دھونے سے * اور زمین اور اینٹ
گا فرش سوکھ جانے اور نجاست کا اثر مٹ جانے سے پاک
ہوے * اور اُس پر نماز پڑھنا درست ہی مگر تیمم درست
نہین * اور درخت اور گھاس جب تک زمین پر کھڑے
رہین تب تک اگر نجس ہو جاوین تو سوکھنے سے پاک
ہووین اور جب کاٹے جاوین تب اگر نجس ہو جاوین تو بغیر
دھوئے پاک ہووین * بارھوین فصل نجاست کی قسم
اور اُسکے حکم کے بیان مین * نجاست دو قسم ہی غلیظہ
اور خفیفہ * غلیظہ کہتے ہین بہت ناپاک کو جس طرح شراب
اور آدمی کا پیشاب اور غلیظ اور منی اور قی اور خون
اور پیپ اور سب لید اور سب گوبر یہہ سب نجاست غلیظ
ہی اور صاحب محیط اور صاحب شرح وقایہ کا بھی یہی قول
ہی اور فتاوی مختصر منافی مین بھی یہی لکھا ہی * مسئلہ *
جس جانور کا گوشت حرام ہی اُسکا پیشاب اور گھہ بھی
نجاست غلیظ ہی جس طرح گدھا اور بلی اور چوہا وغیرہ اور
مرغی کا بیٹ نکال اور بط کا بھی غلیظ ہی اگرچہ اُنکا گوشت حلال
ہی * اور خفیفہ کہتے ہین کم ناپاک کو * گھوڑے کا پیشاب

مسئلہ * اگر کسی شخص کے کپڑے کا ایک کنارہ ناپاک
ہو گیا اور اُس شخص کو سہو ہوا اور اُس شخص نے
کوئی کنارہ اُس کپڑے کا بغیر ٹھہرائے ہوئے دھو ڈالا تو وہ کپڑا
پاک ہی * لہ گیہون کے مسئلہ کی طرح مثلاً ایک شخص نے
گیہون پر گدھے کی دونوری چلانا اور گدھے نے اُس پر پیشاب
کیا اور اُس گیہون کا دو حصہ ہوا اور اُس گیہون کے مالک
دو شخص ہین دونون شخصون نے اپنا اپنا حصہ لے لیا مثلاً
دو من تھا ایک ایک من لے لیا تو اِس صورت مین
دونوں حصہ پاک ہی اسواسطے کہ احتمال ہی دونون
کے تئین کہ دوسرے کے حصے مین نجاست ہو گی یا اُسمین
سے کچھ کسی فقیر کو دیا تو اِس صورت مین بھی سب پاک
ہی اسواسطے کہ احتمال ہی کہ نجاست اُسی مین گئی ہووے
اور اُس پاکی کا اعتبار ضرورت کے واسطے ہی تا کہ حرج
نہووے * تیرہوین فصل استبرا اور استنجا اور استنقا کے
بیان مین * پیشاب کے بعد تین بار کھنکھارے اور اُس عضو
کی جڑ کے پاس سے نرم نرم تین بار دوہے گاے کی پستان کی
طرح اور اُس عضو کے سوراخ کو زمین پر یا کلوخ پر مسح

ہوا تب نماز درست نہین * مسلہ * مچھلی کا خون ناپاک نہین
مسلہ * گدھے اور خچر کا لعاب پاک چیز کو ناپاک نہین کرتا ہی
اسواسطے کہ وہ مشکوک ہی * اور کسی چیز کی پاکی
شک سے نہین جاتی * مسلہ * پیشاب کرنے وقت جو سوئی
کی نوک برابر چھینٹ پڑے تو وہ کچھ چیز نہین ہی * مسلہ *
جس کپڑے کا استر ناپاک ہووے تو اُسکے ابرے پر نماز
درست ہی * مسلہ * جس بچھونے کا ایک کنارہ ناپاک
ہوے اُسکے دوسرے کنارے پر نماز درست ہی خواہ اُسکے
ایک کنارے کے ہلانے سے دوسرا کنارہ ہلے خواہ نہ ہلے کیونکہ
وہ بچھونا بجاے زمین کے ہی یہہ مسلہ فتاوی مختصر شافی
مین ہی اور شرح وقایہ مین بھی ہی * مسلہ * اگر ایک
کپڑا پاک ہووے اور اُس مین ناپاک کپڑا بھیگا ہوا لپٹا گیا
ہووے اور اُس ناپاک کپڑے کی نمی اِس پاک کپڑے
مین آگئی ہووے مگر اِسقدر نمی آئی ہووے کہ نچوڑنے
سے نہ نچڑے تو اِس پاک کپڑے کے اوپر نماز درست ہی
مسلہ * اگر ایک کپڑا پاک بھیگا ہوا سوکھے مکان پر جو مٹی
اور گوبر سے لیپا ہی رکھا گیا تو اُس کپڑے پر نماز درست ہی

ہی * اور اگر پانی میسر نہووے تو استنرا فقط ڈھیلے کلوخ سے
کفایت ہی اسی کو استبرا کہتے ہین یہی فتاوی مختصر شافی
مین لکھا ہی کہ اُسکو استبرا کہتے ہین یعنے جو پیشاب
باقی ہی اس سے پاکی طلب کرنا اور غایط سے فراغت ہونے
کے بعد نجاست پاک کرنے کو استنجا کہتے ہین اور غایط کہتے
ہین جاضرور کو * صورت اُسکی یہہ ہی کہ اگر احتیاج غایط
کی رکھتا ہووے تو پہلے آستین اُٹھالیوے بعد اسکے بائین
ہاتھہ مین تین کلوخ یا کم یا زیادہ لےلیوے اور جاضرور مین جاوے
اور جب جاضرور مین جاوے تب پہلے بایان پانون رکھے اور
جاضرور پھرتے وقت قبلہ کی طرف منہہ اور پیٹھہ نکرے
اور جس چیز پر خدا ے تعالی کا نام لکھا ہووے یا قرآن مین سے
کچھہ لکھا ہووے تو اُسکو اپنے ساتھہ نہ لیجاوے اور ننگے سر نجاوے
اور جاضرور پھرنے کے پہلے کلوخ درست کرلیوے اور جاضرور مین
آنے کے وقت شیطان کی شرارت سے اللہ تعالی سے پناہ مانگے اور کہے
اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الرِّجْسِ النَّجِسِ الْخَبِیْثِ الْمُخْبِثِ مِنَ
الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ اور جاضرور پھرتے وقت بائیں پانون پر
زور کرے جس مین جلدی فراغت ہووے * اور جس جگہہ

کرے جس مین وہ پیشاب کہ باقی ہو نکل جاوے اور
کاوخ لیکر تہلے * مسئلہ * شرح اورادمین فتاوی حجتہ سے
لکھا ہی کہ مناسب ہی وضو کرنیوالے کو تہلنے کے بعد استنجا
کرے اسواسطے کہ شاید اُسکے پیشاب کے مکان سے کچھ
نکلے تو پھر وضو دہرانے کا محتاج ہووے * مسئلہ * اِس تہلنے
مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ چالیس قدم تہلے اور بعضے
تین سو بعضے دس قدم اور بعضے کہتے ہین کہ جتنے برس کی
اُسکی عمر ہووے اُتنے قدم * بعضے کہتے ہین کہ زمین پر پانون
مارے اور کہنکھارے اور دہنے پانون کو بائین پانون مین
اور بائین پانون کو دہنے پانون مین کرے یا پیچھے سے اوپر
خواہ اونچے سے نیچے اُترے * لیکن صحیح یہہ ہی کہ آدمیون
کی طبیعت مختلف ہی پھر جس مین جسکی تسلی ہو جاوے
اور جانے کہ اب ہم پاک ہوئے وہی معتبر اور درست ہی
چاہئے کہ وہ اُسی طرح استنجا کرے * اِسواسطے کہ ہر ایک
آدمی اپنے احوال سے خوب خبر رکھتا ہی * مسئلہ * بعد
اُسکے پانی سے تین مرتبہ اُس عضو کو بائین ہاتھ سے دھووے
اور تینون [illegible] بائین ہاتھ کو بھی دھووے کیونکہ یہہ مستحب

بجاوے اور جاڑے کے دن مین گرمی کا اُلٹا کرے یعنے پہلا
کلوخ پیچھے سے آگے کو لاوے اور دوسرا آگے سے پیچھے
کو لیجاوے اور پھر تیسرا پیچھے سے آگے کو لاوے کیونکہ
جاڑے مین خصیہ نہین لٹکتا اُس مین لگنے کا خوف نہین ہی اور
پہلا کلوخ پیچھے سے آگے لانے مین زیادہ صفائی ہوتی ہی *
اور اگر عورت ہووے تو ہمیشہ پہلا کلوخ آگے سے پیچھے
کو لیجاوے اِسواسطے کہ اُسکے اندام نہانی مین نہ لگے اور دوسرا
پیچھے سے آگے کو لاوے اور تیسرا آگے سے پیچھے کو
لیجاوے * اور عورت کے واسطے کلوخ لینے مین گرمی جاڑا
برابر ہی ہمیشہ اِسی طرح برکیا کرے * اور کلوخ کے بعد
پانی سے آبدست کرنا ادب ہی جب چاہے کہ پانی سے استنجا
کرے تب کشادہ ہوکے بیٹھے اور پہلے ہاتھ دھووے تب بعد
اُسکے اُنگلی کے پیٹ سے آبدست کرے خواہ ایک اُنگلی
خواہ دو خواہ تین مگر اُنگلی کی نوک سے آبدست نکرے کیونکہ
اس سے بواسیر ہوتی ہی اور جب آبدست کر چکے تب پھر
دوسری بار ہاتھ دھووے مسئلہ * زیادہ عدد استنجا کا سات مرتبہ
ہی اور کم تین اور پانچ مرتبہ بھی ہی * اور بعضے عالمون نے

حاضرو رپھرے اُس جگہہ پانی سے استنجا نکرے اور اگر میدان
مین ہووے تو آدمیون سے دور جاوے جس مین کسی کی نظر نہ پڑے *
اور جس جگہہ بیٹھے گا وہان پر پہنچنے سے پہلے ستر نہ کھولے
اور آدمیون کے بیٹھنے کی جگہہ پر اور میوہ دار درخت کے
نیچے حاضرو رنہ پھرے * اور ہوا کے مقابلہ پر اور بلندی کی
طرف پیشاب نکرے * اور آفتاب اور ماہتاب کی طرف
بھی نہ دیکھے فرشتون کی تعظیم کے سبب سے جو اُنپر مقرر ہین *
اور جب حاضرو رپھیر چکے تب کلوخ لیوے اِسطرح پر کہ
مرد ہووے تو گرمی کے دنون مین پہلے کلوخ کو آگے سے
پیچھے کو لیجاوے اور دوسرے کلوخ کو پیچھے سے آگے
لاوے اور تیسرے کلوخ کو پھر آگے سے پیچھے کو لیجاوے
اور اگر زیادہ کی حاجت ہووے تو زیادہ لیوے اِسواسطے کہ
استنجا کرنا تین کلوخ سے سنت ہی اور اُسمین کچھہ عدد مقرر نہین
خواہ تین سے کم مین صفائی ہو خواہ زیادہ مین غرض صاف ہونے
سے ہی * اور کلوخ اِسطرح پر لیوے کہ پاک بدن پر نہ
پہنچے * اور گرمی کے دنون مین اِسواسطے آگے سے پیچھے
لیجانا کہا کہ خصیہ گرمی مین لٹک آتا ہی اُس مین کچھہ لگے

سفید ہوسے اور اچھے کپڑے سے اور تیز لکڑی اور پتھر سے مگر وہ ہی * مگر ضرورت کے وقت سواے گوبر اور کاغذ کے ان سب چیزون سے اور دہنے ہاتھہ سے درست ہی * مسلہ کنزالعباد مین لکھا ہی کہ کاغذ سے اگرچہ سفید ہوسے استنجا نکرے اسواسطے کہ کاغذکی تعظیم کرنا اسلام کے ادب سے ہی * اور آبدست کے بعد تھوڑے سے کپڑے سے پانی کو پوچھے تاکہ زانون پر نہ ٹپکے اور یہہ آداب ہی کہ اسکو استنقا کہتے ہین * تیسرا باب نماز کے بیان مین اور اسباب مین بیس فصلین ہین * پہلی فصل نماز کے وقتون کے بیان مین فجر کی نمازکا وقت صبح صادق ہی اور صبح صادق ایک چوڑی سی سفیدی ہی کہ وہ آسمان کے کنارے پر ظاہر ہوتی ہی اور اُسوقت سے جبتک کہ آفتاب نہ نکلے وقت باقی رہتا ہی اور دراز سفیدی جو ظاہر ہوتی ہی اُسکو صبح کاذب کہتے ہین وہ رات مین داخل ہی فجر کی نماز کا وقت نہین ہی * اور ظہر کی نماز کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ ہر چیز کا سایہ اصلی حصہ اسکے اُسکا دونا نہوے یہہ ایک روایت مین ہی ابی حنیفہ

کھانی کہ اِسقدر دھووے کہ اُسکے دل کی تسلی ہو جاوے اور بائین ہاتھ سے آبدست کرے * مسلہ * جسوقت نجاست درم شرعی سے زیادہ اُس مقام کے گرد بگر دلگی نہووے تو اُسوقت اِستنجا کرنا پانی سے سنت ہووے اور اگر درم شرعی سے زیادہ لگی ہووے تو اُسوقت اِستنجا کرنا پانی سے فرض ہووے * اور اگر درم شرعی کے برابر لگی ہووے تو اُسوقت اِستنجا کرنا پانی سے واجب ہووے لیکن افضل یہہ ہی کہ پانی سے اِستنجا کرے مگر جو مقام ایسا ہووے کہ وہان پر پانی سے آبدست کرے تو آدمیون کی نظر اُسکی عورت پر پڑے اور اُس سے بدن چھپ نہ سکے تو اُس مقام مین کلوخ پر کفایت کرے آبدست ترک کرے تا کہ بدن کھولنے سے فاسق نہووے * مسلہ * اِستنجا کرنا پتھر اور مٹی کے ڈھیلے اور خاک اور ریگ اور لکڑی اور ریزے اور روئی اور پرانے کپڑے سے روا ہی * اور ہڈی اور ٹھیکرے اور شیشہ اور پکی ہوئی اینٹ اور گھاس اور کویلے سے اور اُس چیز سے کہ ناپاک ہی جسطرح گوبر اور اُس چیز سے کہ کھانے کی ہی جس طرح نمک اور دہنے ہاتھ سے اور کاغذ سے اگرچہ

ہو جب جب ہر چیز کا سایہ اُسکے برابر ہوا سایہ اصلی چھوڑ اکے
تب وہ ظہر کا آخر وقت ہی * پھر اُس وقت سے عصر کا وقت
شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ آفتاب نہین
ڈوبتا ہی * اور جب آفتاب ڈوبتا ہی تب مغرب کا وقت
شروع ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ شفق غایب
نہین ہوتی * اور شفق کہتے ہین اُس سرخی کو جو آفتاب
ڈوبنے کے بعد پچھم طرف ظاہر ہوتی ہی اور اُسکو ہندی
مین سیندری کہتے ہین * یعنے جب تک کہ سرخی رہتی ہی
مغرب کا وقت بھی رہتا ہی اور جب سرخی مٹ جاتی ہی
تب مغرب کا وقت بھی جاتا ہی * اور اُس وقت سے عشا کا
وقت شروع ہوتا ہی * اور باقی رہتا ہی جب تک صبح صادق
نہووے * اور وتر کا وقت عشا پڑھنے کے بعد سے شروع
ہوتا ہی اور باقی رہتا ہی جب تک کہ صبح صادق نہووے *
مسئلہ * وتر اور عشا کا وقت ایک ہی ہی لیکن ان دونون
مین ترتیب لازم ہی کہ پہلے عشا پڑھے تب وتر پڑھے
اِسواسطے وتر کو پہلے نہین پڑھتے * بیان وقت مستحب کا *
مستحب ہی فجر کی نماز شروع کرنا اُس وقت کہ صبح روشن

رحمہ اللہ علیہ سے اور دوسری روایت میں ابی حنیفہ رحمہ اللہ علیہ سے یون ہی کہ جب تک کہ سایہ ہر چیز کا سایہ اصلی چھوڑ کے اُسکے برابر ہووے اور یہی قول ابو یوسف اور محمد اور شافعی رحمہم اللہ کا ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * اور سایہ اصلی کے معنے انشاء اللہ تعالی بیان کرتے ہین * مسئلہ * جب کوئی ارادہ کرے کہ سایہ اصلی پہچانے تب ایک جگہہ برابر زمین پر ایک لکڑی کھڑی کرکے گاڑ دے اور اُس لکڑی کے سایہ کے سر پر ایک نشان کردیوے پھر جب تک کہ سایہ کم ہوتا ہی تب تک معلوم کرے کہ آفتاب سر پر نہین آیا اور جب کہ سایہ کم ہووے نہ زیادہ تب اُسکے تئین استوا کہتے ہین اور وہی سایہ اصلی ہی اور یہہ ٹھیک دو پہر کو ہوتا ہی اور فتاوی مختصر شافی اور شرح ہدایہ مین بہی لکھا ہي * اور ملک العلما قاضی شہاب الدین رحمہ اللہ علیہ نے لکھا ہی کہ سایہ اصلی اُس سایہ کو کہتے ہین کہ جہان سے کم ہونا سایہ کا موقوف ہووے اور زیادہ ہونا شروع ہووے اور یہہ وہی مضمون ہی جو لکھہ چکے * خلاصہ یہہ ہی کہ جب ہر چیز کا سایہ دونا ہو اسایہ اصلی چھوڑ کے اور دوسری روایت

رات تک یعنے رات کی تہائی تک اور آدھی رات تک
تاخیر عشا کی مباح ہی اور بعد آدھی رات کے تاخیر کرنا بغیر عذر
کے مکروہ * اور مستحب ہی تاخیر وتر کی آخر رات تک اُس
شخص کے واسطے جو اپنے جاگنے پر اعتماد رکھتا ہی اور
جسکو جاگنے کا اعتماد نہین ہی وہ سونے کے پہلے ادا
کرے * اور مستحب ہی ظہر کی نماز جاڑے کے دنون مین
اول وقت ادا کرنا اور مغرب کی نماز مستحب ہی ہمیشہ
اول وقت مین ادا کرنا مگر بدلی کے روز * اور مستحب ہی
بدلی کے روز اول وقت ادا کرنا عصر اور عشا کا اور باقی سب
نماز کی تاخیر کرنا * بیان اُن وقتون کا جس مین نماز درست نہین
اور مکروہ ہی * مسلہ * آفتاب نکلنے کے وقت اور جب
آفتاب سر پر آوے یعنے ٹھیک دوپہر کے وقت اور
آفتاب ڈوبنے وقت نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازے
کی درست نہین ہی مگر اُسی روز کی عصر * اگر کسی سے
اِس قدر تاخیر ہوئی ہووے کہ ایک رکعت کا وقت باقی ہووے
تو آفتاب ڈوبتے وقت درست ہی لیکن اسقدر تاخیر نہ کیا
چاہیئے کیونکہ اِس قدر تاخیر مکروہ ہی جیسا کہ لکھ چکے * مسلہ *

ہووے مگر ایسے وقت شروع کرے کہ چالیس آیت یا
زیادہ اُس سے باقرات پڑھ سکے اور اگر اُسکے وضو مین
فساد ہووے تو پھر وضو کر کے اُسی قدر دہرا سکے جیسا کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی * اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ
فَاِنَّهٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ * روشنی مین ادا کرو فجر کی نماز کو پس
بیشک روشنی مین ادا کرنا فجر کا بزرگ زیادہ ہی
مزدوری اور ثواب کے واسطے * اور مستحب ہی
ظہر کی تاخیر کرنا گرمی کے دنون مین جیسا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ہی * اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا بِالصَّلٰوۃِ
جس وقت کہ سخت ہووے گرمی پھر سرد کرو نماز کو یعنے نماز
ظہر مین تاخیر کرو تاکہ گرمی کم ہو جاوے اور صحیح بخاری مین
بالصلوۃ کی جگہہ بالظہر ہی معنے ایک ہی ہین یعنے سردی
کرو نماز ظہر مین فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَهَنَّمَ * اسواسطے
کہ سختی گرمی کی دوزخ کے جوش کرنے سے ہی * اور
مستحب ہی تاخیر عصر کی ہمیشہ مگر اسقدر تاخیر نکرے کہ
آفتاب کا رنگ بدل جاوے اور آنکھہ مین چوندھی نہ لگے کیونکہ
اِسقدر تاخیر مکروہ ہی * اور مستحب ہی تاخیر عشا کی تہائی

دونون پر واجب ہی * اور اگر ایک عورت کے تئین آخر
وقت مین حیض ہوا تو اُس پر اُسوقت کی نماز کی قضا پڑھنا
واجب نہین * سوال اِس مین کیا مصلحت ہی کہ رات اور
دن مین سترہ رکعت نماز اللہ تعالی نے فرض کیا کہ آٹھ رکعت
دن کو ہی اور سات رکعت رات کو اور دو رکعت صبح کے
وقت کہ نہ دون مین ہی اور نہ رات مین * جواب یہہ ہی
دن کی آٹھ رکعت کے سبب سے آٹھ دروازے بہشت کے
کشادہ ہوتے ہین اور رات کی سات رکعت کے سبب سے
دوزخ کے ساتون دروازے بند ہوتے ہین اور فجر کی دو رکعت
کے سبب سے دن بھر کے گناہ اور رات بھر کے گناہ بخشے
جاتے ہین فتاوی مختصر شافی مین یہی لکھا ہی * فصل دوسری
اذان اور اقامت کے بیان مین * مسئلہ * اذان کہنا پانچ
وقت کی نماز اور جمعہ کی نماز کے واسطے سنت موکدہ ہی
مردون کے حق مین اور عورتون کے حق مین سنت نہین *
اور نفلون کے واسطے اور جنازے اور عیدین کی نماز کے
واسطے سنت نہین * اور اذان کہنا نماز کے وقت مین سنت ہی
وقت کے قبل اور وقت کے بعد سنت نہین * اور اگر

جس نے ایک رکعت عصر کی پایا اُس نے عصر پا پایا لیکن
اور سب نمازین اِن تینون وقتون مین درست نہین * اور جب
امام جمعہ کا خطبہ پڑھنے کو اُٹھے اور بعد صبح صادق کے سنت فجر
کے سوا سے جب تک کہ آفتاب نہ نکلے اور عصر کی نماز پڑھنے
کے بعد سے جب تک کہ نماز مغرب کی نہ ادا کرے نفل مکروہ
ہی * اور جو نماز فوت ہوئی ہی اُسکا ادا کرنا اور سجدہ
تلاوت کا اور نماز جنازے کی درست ہی پچھلے اُن دونون
وقتون مین * لیکن امام جب خطبے کو اٹھے اُسوقت یہہ سب
بھی مکروہ ہی * مسلہ * دو فرض ایک وقت مین نہین ادا
کیا جاتا ہی بغیر حج کے * دو فرض کے یہہ معنے کہ ظہر اور عصر
اور مغرب اور عشا ایک وقت مین ملا کے پڑھے * اور جو
نماز فوت ہوئی ہی اُسکو جس قدر چاہے ملا کر ادا کرے اُسکا
ذکر نہین ہی اِس مقام مین * مسلہ * جو عورت کہ پاک ہوئی
حیض نفاس سے عصر کے وقت مین تو وہ عصر پڑھے اور عشا
کے وقت مین تو وہ عشا پڑھے * مسلہ * اگر ایک لڑکا بالغ ہوا
یا کافر مسلمان ہوا آخر وقت مین اور وقت باقی نہین ہی مگر
اِسقدر کہ تحریمہ باندھے تو اُس وقت کی نماز کی قضا پڑھنا اُن

گا اگر حی علی الصلوٰہ اور حی علی الفلاح کہنے مین دہنے بائین
پانوٴن کے بغیر اُٹھائے منہہ پھیرے تو اعلام نہووے تو پانوٴن
اُٹھاوے * مثلا ایک اذان کا مکان اِس طرح کا ہووے کہ
اُس مین کھڑکی ہووے اور اُس مین سے آواز باہر نہ آوے
اگر پانوٴن ایک ہی جگہہ پر رکھے رہے تو اُس وقت پانوٴن
اُٹھاوے اور دہنی کھڑکی مین سے سر نکالے اور کہے حی
علی الصلوٰہ تب پھر جاوے بائین کھڑکی کی طرف اور اپنا
سر کھڑکی سے نکالے اور کہے حی علی الفلاح تاکہ اعلام بخوبی
حاصل ہووے اور اعلام کے معنے نماز کے واسطے خبر کرنا *
مسئلہ * اقامت مثل اذان کے ہی ولیکن اقامت کے
الفاظ جلدی کہے اور حی علی الفلاح کے بعد قد قامت الصلوٰہ
کہے دو بار اور منہہ قبلے کی طرف کرے اذان کی طرح *
اور اذان اور اقامت کہتے بیچ مین بات نہ کہے یعنے اذان
و اقامت کہتے ہوئے نہ بات کرے * مسئلہ * اور متاخرین
لوگون نے تثویب کو پسند رکھا ہی سب نماز کے واسطے
اور قدیم لوگون کے نزدیک مکروہ ہی مگر فجر کے وقت
مکروہ نہین * اور روایت ہی مجاہد سے اُنہون نے کہا کہ

وقت کے پہلے کوئی اذان کہے تو اسکو پھر دہرالیوے اور
امام ابو یوسف اور امام شافعی رحمہما اللہ کے نزدیک فجر
کی نماز کے واسطے اخر آدھی رات مین اذان کہنا روا ہی *
اور وہ شخص اذان کہے کہ جو وقت پہچانتا ہووے تاکہ ثواب
اذان کہنے کا پاوے * اور اذان کہتے وقت قبلہ طرف متوجہ
ہووے اور اپنی دونون انگلی دونون کان مین کرے * اور
جب حی علی الصلوٰۃ پر پہنچے تب منہہ دہنی طرف پھیرے
اور جب حی علی الفلاح پر پہنچے تب منہہ بائین طرف پھیرے *
اور لفظین اذان کی مشہور ہین * اور فجر کی اذان مین حی
علی الفلاح کے بعد اَلصَّلوٰۃُ خَیرٌ مِّنَ النَّوم دو مرتبہ کہے *
اور اذان کی لفظ جدا جدا کہے اور ٹھہر ٹھہر کہے اور راگ سے
نہ کہے اور کوئی حرف اذان مین سے کم نکرے اور اذان کے
درمیان مین کوئی حرف زیادہ نکرے * اور حرف کا زیر و زبر
اور جزم اور مد وغیرہ راگ کے واسطے زیادہ کم نکرے *
ولیکن خوش گلو اچھی آواز سے اذان کہنا بہت خوب ہی
مگر جب کہ اذان کی لفظین کچھہ نگڑین اور قدم ایک ہی جگہہ
برابر رکھے رہے * مسئلہ * اگر اذان کا مکان اس طرح کا ہووے

مسئلہ* محدث کی اذان جائز ہی اور اقامت اُسکی مکروہ ہی اور اگر وہ اقامت کہے تو دہرائی بھی نجاوے* اور جنب کی اذان اور اقامت دونوں مکروہ ہی اگر وہ آذان کہے تو دہرائی جاوے اور اقامت کہے تو دہرائی نجاوے اسواسطے کہ شریعت مین دو بار اقامت کہنا نہین آیا ہی کیونکہ اقامت حاضر لوگون کی خبر کے واسطے ہی تو بس ایک ہی کفایت ہی اور اذان غایب لوگون کی خبر کے واسطے ہی تو اِس مین شبہہ ہی کہ بعضون نے سنا ہوگا اور بعضون نے نہ سنا ہوگا تو پھر دہرانے مین اُس کے فائدہ ہی* مسئلہ* جنب اور عورت اور مست اور دیوانے کی آذان مکروہ ہی* اگر یہ سب کہین تو مستحب ہی کہ پھر دہرالیوے* مسئلہ* مسافر اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر دونون ترک کرے تو مکروہ ہی لیکن اگر اقامت پر کفایت کرے تو جایز ہی* اور جو شخص جماعت کی مسجد مین نماز پڑھے تو وہ اذان اور اقامت دونون کہے اور اگر وہ ایک بھی ترک کرے تو مکروہ ہی* اور جو شخص کہ اپنے گھر مین نماز پڑھے اور اُسکا گھر شہر مین ہووے تو وہ اذان اقامت دونون کہے اور

مین عبد اللہ ابن عمر کے ساتھ ایک مسجد مین گیا اور اُس
مین اذان ہو چکی تھی اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ اُسمین نماز
پڑھین تب موذن نے تثویب کہا* پھر عبد اللہ ابن عمر مسجد
سے نکلے اور مجھ سے کہا کہ آ نکل میرے ساتھ اِس بدعت والے
کے پاس سے اور اُس مسجد مین نماز نہ پڑھی* اور عبد اللہ
ابن عمر نے تثویب کو کیون مکروہ جانا اِسواسطے کہ لوگون نے
بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم کے اُسکو نکالا یہہ جامع ترمذی
مین ہی اِسی حدیث سے قدیم لوگون نے مکروہ جانا* اور
تثویب کے معنے اعلام کے بعد اعلام کرنا مثلا الصلوۃ الصلوۃ
خواہ قامت قامت یا ما سوا اِسکے دوسری لفظ کہنا مسئلہ*
موذن اذان اور اقامت کے درمیان مین چار رکعت کے
موافق بیٹھے مگر مغرب کے وقت نہ بیٹھے بلکہ تھوڑی سی
دیر کرے تب اقامت کہے* مسئلہ* اگر ایک نماز فوت ہوئی
ہووے تو اُسکے واسطے اذان اور اقامت دونون کہے
اور اگر بہت سی نمازین فوت ہوئی ہووین تو پہلی نماز کے
واسطے اذان اور اقامت کہے اور باقی نمازون مین مختار ہی
چاہے دونون کہے چاہے فقط اقامت کہنے پر کفایت کرے*

کر لیوے اور اگر جنب ہووے تو غسل کر لیوے اور اگر بدن
مین کوئی نجاست لگی ہووے تو دھو لیوے جیسا کہ ہم لکھ چکے
ہین اِن سب کا بیان * دوسری شرط یہہ ہی کہ کپڑا پاک
ہووے اگر کوئی شخص ناپاک کپڑے سے نماز پڑھ لیوے بغیر
عذر کے تو نماز باطل ہووے * مسئلہ * جس شخص کا تین حصہ کپڑا
ناپاک ہووے اور ایک حصہ پاک اور اُسکے پاس
دوسرا کپڑا نہووے اور نہ کپڑے کا پاک کرنیوالا موجود
ہووے جس طرح پانی اور سرکہ وغیرہ تو اُسی کپڑے سے
نماز پڑھے اور پھر نہ دہراوے * اور اگر اِس کپڑے کے ہوتے
ہوئے ننگا پڑھے تو درست نہین ہی * اور اگر تین حصہ سے
زیادہ ناپاک ہی اور ایک حصہ سے کم پاک ہو تو افضل
ہی اُسی کپڑے سے پڑھنا اور اگر ننگا بھی پڑھے تو درست
ہی * اور اگر تمام کپڑا ناپاک ہووے اور ننگا پڑھے تو
درست ہی لیکن اُسی کپڑے سے پڑھے تو بہتر ہی جس
مین اُسکا بدن عورت چھپا رہے * اور جو شخص کہ کپڑا
نپاوے تو وہ ننگا نماز پڑھے اِشارے سے خواہ کھڑا خواہ بیٹھا
پھر مستحب ہی کہ بیٹھکے پڑھے * اِشارے سے اِسواسطے

اگر وہ دونون ترک کرے تو جایز ہی * اُس کے تئین اذان اور
اقامت محلے کی مسجد کی کفایت ہی * جیسا کہ ابن مسعود
رضی اللہ تعالی عنہ نے کہا ہی * اَذَانُ الْحَيِّ يَكْفِيْنَا *
یعنے اذان محلے کی کفایت کرتی ہی ہمارے تئین * اور یہہ حکم
اُسوقت ہی کہ اُس کے محلے کی مسجد مین اذان اور اقامت
ہوتی ہو * اور اگر گانون مین گھر ہووے اور وہان کی مسجد
مین اذان اقامت ہوتی ہووے تو وہان کے نمازی کا بھی حکم
شہر والے نمازی کا ہی جیسا کہ لکھہ چکے یعنے دونون ترک کرے
تو جایز ہی * اور اگر وہان کی مسجد مین اذان اقامت نہوتی
ہووے تو وہان جو شخص کہ اپنے مکان مین نماز پڑھے اُسکا
حکم مسافر کا ہی یعنے اگر فقط اقامت کہے تو جایز ہی اور اگر
دونون ترک کرے تو مکروہ ہی * مسئلہ * جب اقامت مین
حی علی الصلوہ کہے تب امام اور سب لوگ کھڑے ہو جاوین
اور جب قد قامت الصلوہ کہے تب امام نماز شروع کرے
* فصل تیسری نماز کی شرطون کے بیان مین * شرطین نماز کی
چھہ ہین وے سب نماز کے پہلے فرض ہین * پہلی شرط
کہ نمازی کا بدن پاک ہووے یعنے اگر محدث ہووے تو وضو

مین بھی وہ مرض اُسی بیٹھ کے پڑھے نماز پڑھے * مسئلہ اگر
بالکل زمین ناپاک ہی یا تمام کیچڑ ہی اور کہین خشک
نہین ہی تو اس صورت مین نماز کھڑے ہوکے اشارے سے
ادا کرے یہہ مسئلہ عمدۃ الاسلام سے لکھا ہی * چوتھی شرط
نماز کی عورت کا چھپانا ہی اور عورت کہتے ہین اُس بدن کو
جس کا چھپانا فرض ہی اُس کا ہم بخوبی بیان کرتے ہین انشاءاللہ
تعالی * مسئلہ * عورت مردون کے واسطے ناف کے نیچے سے
زانو کے نیچے تک ہی اور ناف عورت مین داخل نہین ہی
اور زانو عورت مین داخل ہی * اور لونڈیون کے واسطے
عورت مرد کی طرح ہی مگر اُسکے واسطے پیتھ اور پیٹ
بھی عورت ہی * اور آزاد عورتون کے واسطے تمام بدن
اُنکا عورت ہی منہہ اور دونون ہتھیلی اور دونون قدم کے
سوا سے اور یے تینون عضو نماز کے حق مین عورت نہین ہین
اگر نماز مین یے سب کھلے رہینگے تو نماز درست ہوگی لیکن
شہوت کی نظر سے دیکھنے کے حق مین یے عضو بھی عورت کا
حکم رکھتے ہین تو پھر بیگانے مرد کے تئین منہہ اور دونون ہتھیلی
اور دونون قدم شہوت کی نظر سے دیکھنا حرام ہی * مسئلہ

کہ اندام نہانی بیٹھنے کے وقت چھپا رہتا ہی اور یہی افضل ہی * اور تیسری شرط نماز کی مکان پاک ہووے اسقدر کہ دونون پانون اور دونون زانو اُسپر رکھسکے اور سجدہ کرسکے اگر اُسکے سوا اور باقی جگہہ ناپاک ہووے تو نماز درست ہی مسئلہ * اگر مصلا چھوٹا ہووے اِس طرح کا کہ اگر دونوں پانون رکھے تو سر تک نہ پہنچے اور زمین ناپاک ہی تو اِس حالت مین مصلا پانون کے نیچے رکھے سجدے کی جگہہ پر نہین کیونکہ نماز مین پانون کا پاک جگہہ پر ہونا معتبر ہی جب پانون پاک جگہہ پر ہوا تو نماز درست ہوئی اور عوام لوگین اسطرح کا مصلا سجدے کی جگہہ رکھتے ہین اور پانون کی جگہہ خالی رکھتے ہین ایسا نکیا چاہیے * مسئلہ * اگر مریض کے نیچے بچھونا نجس ہووے اور مریض کا حال اِس طرح پر ہی کہ اگر دوسرا کپڑا اُسکے نیچے بچھادین تو اُسی وقت پھر ناپاک ہو جاوے تو اِس صورت مین وہ مریض اُسی نجس کپڑے پر نماز ادا کرے نماز اُسکی درست ہی * اور اگر کوئی مریض اِس طرح کا ہی کہ بچھونا بدلنے سے اُس مریض کو ایذا ہوتی ہی اگرچہ دوسرا بچھونا ناپاک نہین ہوتا ہی تو اِس صورت

اوپر لکھہ چکے * پانچوین شرط قبلے کی طرف منہہ کرنا مگر جو شخص
کہ قبلے کی طرف اپنا منہہ نہ لا نے سکے دشمن کے خوف سے کہ
دشمن قبلے کی طرف ہووے یا کوئی جانور پھاڑنے والا قبلے کی
طرف ہووے اُسکے خوف سے قبلے کی طرف منہہ ملا نے سکے تو
اِسصورت مین جس طرف سکے اُس طرف وہ نماز پڑھے خواہ
کھڑے خواہ بیٹھے خواہ لیٹے * مسئلہ * اگر کوئی اِس
طرح کے مکا ن مین جا پڑے کہ اُسکو قبلے کی طرف معلوم نہووے
تو اُس جگہہ جو شخص کہ حاضر ہووے اُس سے پوچھے اور نماز
ادا کرے * اور اگر بغیر پوچھے نماز پڑھے اپنے دل مین ٹھہرا
کے تو درست نہین ہی اگرچہ قبلے کی طرف پڑھا ہووے *
اور اگر اُس جگہہ کوئی نہووے کہ اُس سے پوچھے تو اپنے
دل مین تحری کرے جس طرف کہ اُسکے دل کو یقین ہووے
اُسی طرف نماز پڑھے * اور بعد نماز کے اگر معلوم ہوا کہ قبلے کی
طرف نہ تھی تو بھی نماز اُسکی درست ہوئی پھر نہ دہراوے
اگرچہ دوسری طرف پڑھا ہووے * اور تحری کے معنے دل
مین ٹھہرا لینا ہے * مسئلہ * ایک شخص نے تحری کر کے نماز شروع
کیا اور اُسکی ایک رکعت پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ قبلہ

جو بدن کہ عورت مین داخل ہی اُس مین سے ہر ایک عضو کا
چوتھا حصہ کھلنا نماز کو باطل کرتا ہی * مثلا آزاد عورت کی پنڈلی
اور پیٹ اور ران اور دبر اور فرج اِن مین کسی عضو کا چوتھا
حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہو گی اِسی طرح بال جو سر سے لٹکتا ہی
چوتھا حصہ کھلا ہوگا تو نماز درست نہو گی کیونکہ سر دوسرا
عضو ہی اور بال جو لٹکتا ہی سو دوسرا عضو ہی * حاصل
یہہ ہی کہ عورت مین سے ہر ایک عضو کا چوتھا حصہ کھلنا
نماز کو باطل کرتا ہی اِس مین پاتھہ بھی اور دوسرے عضوین
سب آگئے * اور مرد کا ذکر یا خصیہ چوتھا حصہ کھلیگا تو نماز
درست نہو گی کیونکہ ذکر دوسرا عضو ہی اور خصیہ دوسرا
عضو اِسی طرح دوسرے عضو کا کھلنا جو عورت مین داخل ہی
اور اِسی طرح اوندی کا حکم ہی * مسئلہ * عورت کا چھپانا
دوسرے آدمی سے فرض ہی اپنا دیکھنا منع نہین ہی مثلا کوئی
شخص اپنے تئین نماز مین ننگا دیکھے تو نماز درست ہی اور
اگر دوسرا دیکھے تو نماز درست ہووے * مسئلہ * اور جو
شخص کپڑے نپاوے ننگا بیٹھ کے رکوع سجدے سے نماز
ادا کرے اور یہہ کھڑے ہوکے ادا کرنے سے بہتر ہی جیسا کہ

طرح اُسکی بھی نماز درست نہوگی جسنے معلوم کیا کہ امام
ہمارے پیچھے ہی * اور قبلہ ہمارے دیار مین دو مغرب کے
بیچ مین ہی * صورت اُسکی یہہ کہ جاڑے مین جب خوب
چھوٹا دن ہووے تب اُن دونون مین آفتاب کے دوبنے کے
جگہہ معلوم کرے اور گرمی مین جب خوب بڑا دن ہووے
تب آفتاب کے دوبنے کی جگہہ معلوم کرے اُسی دونون
کے بیچ مین قبلہ ہی اگر ان دونون طرفون کے باہر پڑھے تو
نماز درست نہین ہی * اور بعضے کہتے ہین کہ دہنی طرف دو
حصہ چھوڑے اور بائین طرف ایک حصہ اور بیچ مین نماز
ادا کرے * چھٹین شرط نیت کرنا ہی اور نیت کے معنے
دل مین قصد کرنے کے ہین یعنے دل مین جاننا کہ یہہ کونسی نماز
ادا کرتا ہی اور نیت کرنا دل مین فرض ہی اور زبان سے
مستحب ہی * اگر نیت کرنیوالا دل مین جانے کہ یہہ فجر کی
نماز ہی مثلا تو یہہ نیت درست ہوئی اور اگر زبانسے نیت کرے
اور دل مین نیت نکرے تو نماز درست نہین * تو افضل یہی ہی
کہ دل مین قصد کرے اور زبان سے بھی اُسکی لفظ کہے * مسئلہ *
نفل اور تراویح اور سنتون کے واسطے اگر مطلق نماز کی

دوسری طرف ہی تو اُسی طرف پھر جاوے اور باقی نماز اُسی طرف ادا کرے پھر اگر ایک رکعت دوسری طرف پڑھ چکا تھا کہ اُسکے تئین اب معلوم ہوا کہ قبلہ دوسری طرف ہی تو اُسی طرف پھر جاوے اور باقی نماز اُسی طرف ادا کرے اسی طرح اگر چارون رکعت چار طرف پڑھے تو درست ہی * مسلہ * اگر کوئی شخص بغیر تحری کے نماز شروع کرے تو نماز نہین درست ہی اگرچہ اُسنے قبلہ کی طرف پڑھا ہووے کیونکہ جس مکان مین قبلہ نہ معلوم ہووے تو اُس مکان مین قبلہ تحری کی طرف ہی اور اُسنے تحری نہ کیا * مسلہ * اگر اندھیری رات مین ایک جماعت نے جماعت کی نماز پڑھا اور ہر ایک نے ایک طرف قبلہ ٹھہرالیا اور اپنی اپنی تحری کی طرف ہر ایک نے منہہ کیا اور اُن مین سے کسی کو معلوم نہیں ہی کہ امام کس طرف منہہ کیا ہی مگر سب کوئی یہہ جانتا ہی کہ امام ہمارے پیچھے نہین ہی تو سب کی نماز درست ہوگی لیکن اگر اُن مین سے کسی نے نماز مین جانا اُس طرف کے تئین جس طرف امام منہہ کیا ہی اور اُسنے جان کر اُس طرف سہو کیا تو اُس شخص کی نماز درست ہوگی * اور اسی



ٹھہرے تو نماز اُسکی درست نہووے * اور اقتدا کے معنے تابعداری
کرنا * مسئلہ * اگر امام رکوع مین جاتا ہی اور مقتدی تمام نیت
زبان سے کہنے نہین سکتا اِس سبب سے کہ اگر تمام نیت زبان سے
کہے تو اُس رکعت کو نپاوے تو اِسطرح کہے کہ دَخَلْتُ فِيْ صَلٰوةِ
هٰذَا الْاِمَامِ خواہ ہندی مین کہے داخل ہوا مین اِس امام کی نماز
مین * مسئلہ * اور نیت نماز کی ہندی مین یا جو زبان کہ اُسکی ہووے
اُس زبان مین درست ہی * مسئلہ * اگر دل مین جانا کہ ہم نماز
ظہر کی پڑھتے ہین اور نیت کرتے وقت اُسکی زبان سے عصر نکل
جاوے تو ظہر کی نماز درست ہو گی اور زبان کا سہو کچھ اعتبار
نہین رکھتا ہی اِس واسطے کہ نیت دلکی معتبر ہی * اور اُسکے
دل کی نیت نماز مین تحریمہ کہنے سے ملتی ہی تو نیت کی شرط
یہہ ہی کہ نیت اور تحریمہ اِن مین فرق نکرے یعنے نیت اور
تحریمہ کے درمیان کوئی ایسا کام نکرے کہ نیت اور تحریمہ
جدا ہو جاوے بلکہ نیت کے پاس ہی تکبیر تحریمہ کہے اور
تحریمہ کا بیان آگے لکھتے ہین انشاء اللہ تعالی *

فصل چوتھی نماز کی صفت کے بیان مین * نماز کے اندر ساتھ
فرض ہین اُن فرضون کو نماز کی صفت کہتے ہین * پہلا فرض نماز کا

نیت کرے تو درست ہی یعنی اگرچہ صلوۃ النفل یا صلوۃ السنۃ یا صلوۃ التراویح نہ کہے فقط یہی نیت کرے کہ میں اللہ کی نماز ادا کرتا ہون تو درست ہی* اور فرض کے واسطے شرط ہی کہ نیت میں مقرر کرے کہ فلانے وقت کی فرض نماز ادا کرتا ہون جس طرح ظہر یا عصر وغیرہ ہی* اور دو رکعت ہو مثلاً فجر کی تو رکعتی صَلٰوۃِ الْفَجْرِ کہے اور اگر چار رکعت ہووے مثلاً ظہر کی تو اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الظُّہْرِ کہے اور تین رکعت ہو مثلاً مغرب کی تو ثَلٰثَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ کہے* مسئلہ* اگر مقیم نے ظہر کے وقت میں فقط صلوۃ الظہر کہا اور اربع رکعات نہ کہا تو اُسکی نماز درست ہوئی اسواسطے کہ ظہر کی نماز تو چار رکعت ہی جب اُسنے ظہر کی نیت کیا تو گویا چار رکعت کی نیت کر چکا پھر رکعت کے عدد کی نیت کرنا کچھ شرط نہیں ہی اگر اُسنے اربع خواہ ثلث کہا تو نماز ہو جاویگی* مسئلہ امام کے تئین امامت کی نیت کرنا شرط نہین ہی* مثلاً ایک شخص ہی کہ وہ اکیلا فرض نماز ادا کرتا ہی اور دوسرا شخص آیا اور اقتدا کیا نماز مقتدی کی درست ہو گی مگر مقتدی کے واسطے نیت اقتدا کی شرط ہی* اگر مقتدی نیت اقتدا کی

مقتدی امام کی نماز مین داخل نہوا * اور صحیح یہہ ہی کہ اپنی
نماز مین بھی داخل نہوا * دوسرا فرض نماز کا قیام ہی * اور
قیام کے معنے کھڑے ہونے کے ہین * مسلہ * کھڑے
ہوکے نماز پڑھنا فرض ہی اور قیام اُس قدر فرض ہی کہ قرات
فرض اُس مین پڑھہ سکے اور یہہ قیام بغیر عذر بیماری کے
ترک نہین کر سکتا ہی * اور قیام فرض نماز مین فرض ہی اور
نفل اور سنت مین فرض نہین اگر نفل یا سنت بیٹھہ کے
پڑھے تو درست ہی مگر فجر کی سنت بے عذر بیٹھہ کے
درست نہین ہی اسواسطے کہ فجر کی سنت واجب کے
قریب ہی * تیسرا فرض نماز کا قرات ہی * اور قرات
کہتے ہین قرآن پڑھنے کو * مسلہ * نماز مین ایک آیتہ دراز
جس طرح آیۃ الکرسي یا آیت قل اللهم مالك الملك
یا مانند اُس کے یا تین آیت چھوٹی پڑھنا فرض ہی امام ابو یوسف
اور امام محمد رحمہما الله کے نزدیک * اور امام اعظم رحمہ الله کے
نزدیک ایک آیتہ پڑھنا فرض ہی چھوٹی ہووے خواہ بڑی
جس طرح طه یا ص یا ق یا مدهامتان اور شرح وقایہ مین
لکھا ہی کہ ایک آیت پڑھنا فرض ہی مگر جو شخص کہ ایک

تحریمہ ہی * اور تحریمہ کہتے ہین پہلی تکبیر کے تئیں اسواسطے
کہ جو کچھ نماز کے پہلے مباح ہی جس طرح کہانا پینا اور بات کرنا
وغیرہ تحریمہ کہنے کے ساتھہ ہی وہ سب حرام ہو جاتا ہی * اور
تحریمہ کیا ہی کہ جس لفظ مین اللہ کی تعظیم نکلے اُس لفظ سے نماز
شروع کرنا جس طرح اللہ اکبر یا اللہ اجل یا اللہ اعظم یا الرحمن
یا سبحان اللہ یا الحمد للہ یا لا الہ الا اللہ اور مانند اِسکے جو الفاظ
ہین * اور جس لفظ مین دعا اور سوال ہی جس طرح
اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ یا استغفر اللہ اور اِسکے مانند تو اُس لفظ سے
نماز کو شروع کرنا درست نہین ہی مسئلہ * مناسب ہی
کہ تکبیر بغیر مد کے کہے یعنے اللہ کی لفظ مین جو ہمزہ ہی اُسپر
مد نکرے اِسواسطے کہ اسکے معنے اِس طرح پر ہو جاتے ہین
کہ اللہ بزرگ ہی یا نہین * اگر اس معنے پر معتقد ہووے تو
کافر ہووے لیکن نماز تو باطل ہوتی ہی خواہ معتقد ہووے
خواہ نہین * اور اگر اکبر کی ب کے بعد الف یعنے اکبار کہے
تو اُسکی نماز باطل ہووے * اور اگر اُسکے معنے پر معتقد ہووے
تو کافر ہووے اسواسطے کہ اکبار نام شیطان کا ہی *
مسئلہ اگر مقتدی نے امام کے پہلے تکبیر تحریمہ کی کہا تو وہ

ضرورت کی حالت مین جسطرح سے دشمن کا خوف یا چورون کا
خوف اسطرح پڑہی کہ فاتحہ اور جو سورہ کہ خوش آوے
پڑھے اور دوسرے غیر ضرورت کی حالت مین جب امن
ہووے اور کسی کا خوف ہووے تو اس صورت مین فجر
اور ظہر کی نماز مین فاتحہ کے بعد مثل سورہ بروج اور اذا السماء
انشقت کے پڑھے * اور عصر اور عشا کی نماز مین فاتحہ کے
بعد وہ سورہ پڑھے جو سورہ بروج سے چھوٹی ہووے * اور
مغرب کی نماز مین نہایت چھوٹی سورہ پڑھے * اور سنت
قرارت کی حضر مین بھی دو طرح پر ہی * پہلی طرح یہہ کہ فراغت
کے وقت فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑھے اور عصر
اور عشا مین اوساط مفصل پڑھے اور مغرب کی نماز مین قصار
مفصل پڑھے اور طوال مفصل سورہ حجرات سے سورہ
بروج تک ہی اور سورہ بروج سے لم یکن تک اوساط
مفصل ہی اور لم یکن سے آخر قرآن تک قصار مفصل ہی
اور دوسری طرح یہہ ہی کہ ضرورت کے وقت جسطرح
وقت تنگ ہی تو اس صورت مین اُسقدر پڑھے کہ
وقت بچاوے اور حضر کہتے ہیں اُسکے مقیم ہونے کی

ہی آیت پر کفایت کرے تو وہ شخص گنہگار ہوسے واجب
ترک کرنے کے سبب سے اسواسطے کہ فقط قرات
فرض ہی مگر فاتحہ پڑھنا واجب ہی اور سورہ ملانا بھی فاتحہ کے
ساتھہ واجب ہی جیسا کہ آگے لکھینگے انشاء اللہ تعالی * مسلہ
قرآن پڑھنا فرض نماز مین دو رکعت مین فرض ہی اور نفل
اور سنت اور وتر مین سب رکعات مین فرض ہی * مسلہ
امام جمعہ اور عیدین مین اور فجر کی نماز مین اور پہلی دو رکعت
مغرب مین اور پہلی دو رکعت عشا مین ادا ہوسے خواہ قضا
قرآن جہر سے پڑھے اور تراویح کی نماز اور تینوں رکعت وتر
مین بھی رمضان کے مہینے مین جہر کرے * اور جہر کے معنے
بلند آواز سے پڑھنا اور باقی سب نمازون مین خفی پڑھے اور
خفی کے معنے آہستہ پڑھنا * اور جہر کا یہہ حد ہے کہ اگر بہت
کم جہر کرے تب بھی دوسرے کو سناوے اور خفی کا یہہ حد ہی
کہ اگر کم خفی کرے تب بھی آپ سنے * اور اکیلا نمازی
اگر ادا نماز پڑھتا ہی تو اُسکو اختیار ہی چاہے جہر پڑھے
چاہے خفی اور اگر قضا پڑھتا ہی تو واجب ہی اُسکو خفی
پڑھنا * اور سنت قرات کی سفر مین دو طرح پر ہی ایک

عنہ نے فرمایا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِہٖ * امام نہین کیا گیا ہی مگر اسواسطے کہ اقتدا کئی جاوے اُسکے ساتھہ اور اُسکی پیروی کئی جاوے تو چاہیئے کہ اُسکی موافقت اور متابعت کریے فَاِذَا کَبَّرَ فَکَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَأَ فَاَنْصِتُوْا * پھر جب تکبیر کہے امام تب تکبیر کہو تم سب اور جب قرآن پڑھے امام تب خاموش رہو تم سب اور سنو اُسکی قرأت کے تئین اور اِس حدیث کو ابو داوٗد اور نسائی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہی * خلاصہ یہہ ہی کہ مقتدی سنے اور چپ رہے یہان تک کہ اگر امام خواہش دلانے یاد ہشت دلانے کی آیت پڑھے یا خطبہ پڑھے یا نبی ﷺ پر درود بھیجے تب بھی چپ رہے مگر جب خطبہ پڑھنے مین یہہ آیہ پڑھے یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا * تب آہستہ سے نبی ﷺ پر درود بھیجے * مسئلہ اگر ایک شخص نے عشا کی پہلی دونون رکعت مین سورہ فاتحہ پڑھا اور سورہ نہ پڑھا تو آخری دونون رکعت مین فاتحہ کے بعد سورہ پڑھے اور جہر سے پڑھے اُن دونون رکعتون کو اگر امام ہووے اور اگر کسی نے پہلی

جگہہ کو * اور مگر وہ ہی کسی سورہ کا مقرر کرنا نماز کے واسطے یعنے اس طرح پر مقرر کرنا کہ جب نماز پڑھے تب اُسکے سوائے دوسری سورہ نہ پڑھے * مسئلہ * موتم کو چاہئے قرآن نہ پڑھے بلکہ سنے اور چپ رہے اور موتم کہتے ہیں اُسکو جو پہلی رکعت سے امام کی نماز مین ملا ہووے * اور موتم اسواسطے کہا تا کہ معلوم ہووے کہ جو پہلی رکعت سے نہ ملا ہوگا تو وہ امام کے فراغت ہونے کے بعد اپنی اوپر کی نماز پڑھا چاہے اور اسکا بیان آگے آویگا انشاء اللہ تعالی غرض یہہ ہی کہ امام کے پڑھتے وقت مقتدی چپ رہے اور سنے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی * وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ * اور جب پڑھا جاوے قرآن نماز مین تب سنو تم سب اُسی قرآن کے تئین اور چپ رہو جبتک امام تلاوت کرتا ہی شاید کہ تم سب رحمت کئے جاو اور جمعہ کے روز جب امام خطبہ پڑھے تب بھی چپ رہے اور سنے اسواسطے کہ خطبے مین قرآن کی آیت شامل رہتی ہی * اور کہا گیا ہی کہ جہان کہین قرآن پڑھا جاوے وہان سنو اور یہہ آیت سورۂ اعراف مین ہی * اور ابو ہریرہ رضی اللہ

ہووے تو اُسکی نماز باطل ہووے * مسئلہ * اگر ایک شخص
پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرتا ہی یا اُس کا کپڑا جو زیادہ ہی
اُسپر سجدہ کرتا ہی مثلاً اُسکے اوڑھنے یا پہرنے کا کپڑا اُسکے
سجدے کی جگہہ پر جا پڑتے اور اُسپر سجدہ کرے تو
درست ہی * اگر کسی قسم دار چیز پر سجدہ کرتا ہی مثلاً
سنگ ریزے پر تو اگر اُسکی پیشانی زمین پر پہنچتی ہی
تو درست ہی اور اگر نہین پہنچتی ہی تو نہین * اور اسی
طرح اگر اژدہام لوگون کا ہووے اور جگہہ کم ہووے تو نمازی کی
پیٹھہ پر اگر سجدہ کرے اور وہ نمازی وہی نماز پڑھتا ہووے
جو یہہ پڑھتا ہی تو درست ہی * اور جو شخص کہ دوسری
نماز پڑھتا ہی یعنے یہہ ظہر پڑھتا ہی وہ عصر یا یہہ ادا پڑھتا ہی
وہ قضا یا یہہ جماعت پڑھتا ہی اور وہ جماعت سے بے نصیب ہی
اکیلا پڑھتا ہی تو اُسکی پیٹھہ پر درست نہین ہی * اور
اِسی طرح جو شخص کہ نماز نہین پڑھتا ہی اُس کی پیٹھہ
پر درست نہین ہی * سوال اِس مین کیا حکمت ہی
کہ نماز میں ایک رکوع فرض ہی اور سجدہ دو * جواب اِس
میں دو وجہ ہی ایک یہہ کہ جب فرشتون کے تئین حکم ہوا

دونون رکعت مین فاتحہ نہ پڑھا تو آخری دونون رکعت مین
اُس فاتحہ کا بدلا نہ پڑھے کیونکہ آخری دونون رکعت مین اگر فاتحہ
پڑھیگا اور فاتحہ کا بدلا بھی پڑھیگا تو ایک رکعت مین دو فاتحہ
ہو جاویگا اور یہہ غیر مشروع ہی* اور چوتھا فرض نماز کا رکوع ہے
اور رکوع کے معنے پیٹھہ خم کرنا * مسئلہ * اگر کوئی شخص
کوز پشت ہووے یعنے کبڑا ہووے اور اُسکی پیٹھہ کا خم
رکوع کرنے کے موافق ہووے تو وہ شخص رکوع کے واسطے
سرسے اشارہ کرے * اور پانچوان فرض نماز کا سجدہ ہے
اور سجدے کے معنے زمین پر پیشانی رکھنا اور سجدے
مین پیشانی اور ناک دونون لگاوے اور اگر سجدہ فقط
پیشانی سے کرے اور ناک نہ لگاوے تو درست ہے اور
اُسکے اُلٹے درست نہین مگر جب کہ پیشانی مین زخم ہو
تب اگر فقط ناک سے سجدہ کرے تو درست ہی * اور
سجدہ کرنا سات بدن سے سنت ہی یعنے دونون پانون اور
دونون زانون اور دونون ہاتھہ اور پیشانی سے اور سجدہ
کرنا پیشانی اور دونون پانون سے فرض ہی یہانتک کہ
اگر سجدے مین کوئی شخص زمین سے دونون پانون اُٹھا

کے ساتھ نماز سے باہر آنا واجب ہی * پانچوین فصل
نماز کے واجبون کے بیان مین * پہلا واجب نماز مین سورہ
فاتحہ پڑھنا * دوسرا فاتحہ کے ساتھ تمام سورہ خواہ تین
آیت چھوٹی کا یا ایک آیت بڑی کا ملانا * تیسرا مقرر
کرنا قراءت کا پہلی دو رکعت مین یعنے قراءت دو رکعت مین
فرض ہی ولیکن غیر معین خواہ پہلی دو رکعت مین پڑھے خواہ
پچھلی مین مگر دو رکعت پہلی میں پڑھنا واجب ہی * چوتھا
نگاہ رکھنا ترتیب کا یعنے ہر فرض اور واجب کو اُس کے مقام
پر ادا کرنا * پانچوان تعدیل ارکان کی اور تعدیل ارکان کے
معنے ٹھہرنا رکوع اور سجدے مین ایک بار تسبیح کہنے کے
موافق * چھٹا ان پہلا قعدہ یعنے پہلا بیٹھنا چار رکعت والی نماز
یا تین رکعت والی نماز میں فرض ہووے خواہ نفل خواہ
سنت * ساتوان تشہد کا پڑھنا دونو قعدے مین اور تشہد
کہتے ہین التحیات کو جیسا کہ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ
نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے میرے تئین یہہ تشہد پڑھایا کہ
اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ
رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ

کہ آدم کو سجدہ کرو تب فرشتون نے سر اُٹھایا اور ابلیس
علیہ اللعنۃ نے سجدہ نہ کیا* پھر جب فرشتون نے سر اُٹھا
اور ابلیس کے تئین دیکھا کہ لعنت کا طوق اُسکے گلے مین پڑا ہی
تب شکرانہ کیا کہ حق تعالی نے ہمکو اپنی فرمان برداری کی
توفیق دیا اور سبھون نے پھر دوسرا سجدہ کیا اِسواسطے
دو سجدہ فرض ہوا* اور دوسری وجہ یہہ ہی کہ پہلے سجدے
مین اشارہ ہی کہ ہم خاک سے پیدا کئیے گئے ہین اور خاک پر
سر رکھتے ہین اور دوسرے سجدے مین یہہ اشارہ ہی کہ
پھر ہم خاک مین ملینگے تو خاک پر سر رکھین اور یہہ کافی
مین لکھا ہی* اور عمدۃ الاسلام مین منافع سے لکھا ہی کہ
پہلا سجدہ ایمان کی نعمت کے شکر کے واسطے ہی اور دوسرا
سجدہ ایمان کے باقی رہنے کے واسطے* اور چھٹا فرض
نماز کا قعدۂ آخرہ ہی اِس قدر کہ تشہد پڑھ سکے اور قعدے
کے معنے بیٹھنے کے ہین* اور ساتوان فرض نماز کا باہر آنا نمازی کا
نماز سے اُس کام کے سبب سے جو نماز کا تباہ کرنیوالا ہی مثلا
ایک شخص نے قعدۂ اخرہ کے بعد کوئی بات کہا یا قہقہہ
مارکے ہنسا تو وہ شخص نماز سے باہر آیا ولیکن سلام کے لفظ

اگرچہ وہ عذر مسلمانوںکے غلبہ کے سبب جاتا رہا * اور سوائے
اِن فرض اور واجب کے جو کچھ کہ نماز مین ہی وہ سنت ہی
یا مستحب * چھٹین فصل نماز کی سنتون کے بیان مین *
سنت ہي نماز مین دو نو ہاتھ کا اُٹھانا تحریمہ کی تکبیراور دعاء
قنوت کي تکبیراور عیدین کي تکبیر کے واسطے کان کي لہر تک
اور عورتین کندھے تک اُٹھاوین * اور ہاتھ اُٹھاتے وقت
اُنگلیون کو مونتھی سے کھلی رکھنا یعنے مونتھی بند ھی نہ رکھے
اور یہہ نہ کوئی خیال کرے کہ اُنگلیون کا پھیلانا سنت ہی بلکہ
اُنگلی کو اپنی حالت پر چھوڑ دے نہ پھیلاوے نہ سمیتاوے اور
یہی شرح وقایہ مین ہی * اور امام کے تین تکبیرین بلند کہنا * اور
ثنا پڑھنا تحریمہ کی تکبیر کے بعد فرض نماز ہووے یا سنت یا وتر
یا نفل اور امام ہووے یا مقتدی یا اکیلا اِس مین سب برابر ہي
اور ثنا یہہ ہی * سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ * مسئلہ اور
ہدایہ مین آیا ہي کہ جل ثناءك فرض نماز مین نہ کہے اور قاضی
شہاب الدین ملک العلما نے لکہا ہي کہ جل ثناءك مشہور
روایت مین نہین آیا ہي اور یہی صاحب ہدایہ نے بھی لکھا ہی

اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ * اور محیط اور
شرح وقایہ اور ہدایہ اور قدوری مین اسی کو تشہد لکھا ہی اور
اسی طرح مشہور بھی ہی * آٹھوان نماز سے باہر آنا لفظ سلام
کی کہہ کر * نوان دعا قنوت پڑھنا وتر مین * دسوان عیدین کی نماز مین
تکبیرو نکا کہنا * گیارہوان بلند پڑھنا جس مین بلند پڑھا جاتا ہی
جیسا کہ اوپر لکھہ چکے * مسئلہ * امام کے تئین بلند پڑھنا واجب ہی
اور جو شخص کہ اکیلا پڑھتا ہی اُسکے تئین بلند پڑھنا مستحب ہی
بارہوان آہستہ پڑھنا جس مین آہستہ پڑھا جاتا ہی یعنے ظہر
اور عصر مین * فایدہ * جانو کہ رسول اللہ ﷺ شروع اسلام
مین سب نمازون مین بلند پڑھتے تھے اور مشرکین ایذا کرتے
اور گالی دیتے اللہ اور رسول کو * تب حکم ہوا اللہ تعالی کا
کہ رات کی نمازون مین بلند پڑھو اور دن کی نمازون مین آہستہ *
تب ظہر اور عصر کی نماز مین حضرت آہستہ پڑھتے تھے
اسواسطے کہ کافرین اُس وقت ایذا دینے کے واسطے
مستعد رہتے اور مغرب کے وقت کافرین کھانے پینے مین
مشغول رہتے اور عشا اور فجر کے وقت سونے رہتے سو
اُن وقتون مین حضرت بلند پڑھتے تھے اور یہی حکم باقی رہا ہی

ٹھہرے اور سنت تسمیہ یعنی بسم اللہ الرحمن الرحیم آہستہ
سے کہنا اور الحمد اور سورہ کے بیچ مین تسمیہ نکہے اور یہی
شرح وقایہ مین لکھا ہی امام ہووے خواہ اکیلا * اور فاتحہ کے بعد
آہستہ سے آمین کہنا امام ہووے خواہ اکیلا اور مقتدی کے
واسطے جہر نماز مین سنت ہی یعنی جب امام ولا الضالین پڑھے
تب مقتدی آہستہ سے آمین کہے اور آمین کے معنے قبول
ہوجیو * اور مردون کے واسطے دہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھنا ناف
کے نیچے اور عورتین چھاتی پر ہاتھہ رکھین * اور رکوع مین جاتے
وقت تکبیر کہنا * اور رکوع مین دونون ہاتھون سے دونون
زانو پکڑنا * اور زانو پکڑتے وقت اُنگلیون کو کھلی رکھنا
مسالہ * ہدایہ مین لکھا ہی کہ جب رکوع مین جاوے تب
دونون زانو دونون ہاتھونسے پکڑے اور اُنگلیونکو کشادہ
کرے اور یہہ سنت ہی ولیکن سجدہ مین اُنگلیونکو ملی
رکھے اور اِسکے سوا سب حالت مین اُنگلیون کو اپنی عادت
پر چھوڑ دیوے * اور رکوع مین سبحان ربی العظیم کہنا تین بار
اور قومہ یعنی سیدھے کھڑا ہونا رکوع کے بعد * اور جب
رکوع سے سر اُٹھاوے تب سمع اللہ لمن حمدہ کہنا امام کے

فایده * صاحب عمدة الاسلام نے ثنا ہان مین سے لکھا ہی کہ توبہ حضرت آدم علیہ السلام کا ثنا پڑھنے کی برکت سے قبول ہوا ہمارے تئین حکم ہوا کہ پہلے ہم ثنا پڑھین جس مین ہماری نماز قبول پڑے * فایدہ * اور ثنا تسبیح ہی اُن فرشتون کی جو عرش اُٹھائے ہین * ایک فرشتہ کہتا ہی سبحانك اللهم وبحمدك دوسرا کہتا ہی تبارك اسمك تیسرا کہتا ہی تعالی جدك چوتھا کہتا ہی لا اله غيرك تو پھر جو شخص کہ ثنا پڑھتا ہی تو ثواب پاتا ہی اُن چارون فرشتون کا جو عرش اُٹھائے ہین * اور تعوذ یعنی اَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيطَانِ الرَّجِيمِ * آہستہ کہنا اکیلا ہووے خواہ امام * اور مسبوق کو یعنی جو شخص کہ پیچھے سے نماز مین ملا ہی کیونکہ تعوذ قرآن پڑھنے کے واسطے ہی اور مسبوق قرآن پڑھیگا اسواسطے کہ مگر جب اپنی باقی نماز کے پڑھنے کو اُٹھے تب پہلے تعوذ پڑھ کے قرات شروع کرے * اور مقتدی جو شروع نماز سے ملا ہی وہ نہ کہے کیونکہ وہ قرآن نہ پڑھیگا اور شرح وقایہ اور ہدایہ مین یہی لکھا ہی * مسئلہ * عیدین مین ثنا کے بعد تکبیر کہے تکبیر کے بعد تعوذ کہے جس مین قرآن پڑھنے کے نزدیک

یا فلانی عورتکے ساتھہ میری شادی ہووے اسطرح کہنا چاہیے اور
دونون طرف سلام پھیرنا * فصل ساتوان نماز کے مستحب
کے بیان مین * اور اسی کو آداب کہتے ہین * مستحب ہی
نماز مین سجدہ کی جگہہ دیکھنا قیام مین اور رکوع مین پشت پانون
پر دیکھنا اور سجدے مین ناک کی طرف دیکھنا اور قعدہ مین
گودی کی طرف دیکھنا اور یہہ حکم فرض نفل سب مین برابر ہی
اور جنبھوائی آتے وقت منہہ بند کرنا * اور تحریمہ کی تکبیر کہتے
وقت دونون ہتھیلی آستین سے باہر نکالنا * اور کھانسی کا
دفع کرنا اپنے مقدور بھر * اور جب موذن اقامت مین
حی علی الفلاح تک پہنچے تب نماز کے واسطے کھڑے ہوجانا *
اور جب موذن قد قامت الصلواہ تک پہنچے تب امام کے
تئین نماز شروع کرنا * اور ترتیل کرنا قرآن پڑھنے مین * اور ترتیل
کے معنے حرفون کا ادا کرنا اور وقفون کا نگاہ رکھنا * اور وقف
کہتے ہین ٹھہرنے کو یعنے جہان رہا ہووے وہان ٹھہر جاوے *
اور رکوع مین سر کو پیٹھہ کے برابر رکھنا * اور سجدہ مین جاتے
وقت پہلے دونون زانو رکھنا بعد اُسکے دونون ہاتھہ بعد اُسکے
ناک بعد اُسکے پیشانی اور اُٹھتے وقت اِسکے اُلٹے کرنا یعنے

واسطے سنت ہی اور مقتدی کے واسطے ربنا لک الحمد کہنا سنت ہی * اور شرح وقایہ اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جو شخص اکیلا پڑھتا ہی تو وہ دونون کہے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد اور سمع اللہ لمن حمدہ کے یہہ معنے ہین کہ قبول کرتا ہی اللہ تعالی اُس شخص کے سراہنے کو جو اُسکو سراہتا ہی * اور سجدہ سے مین جانے وقت تکبیر کہنا اور سجدہ کی حالت مین دونون ہاتھ اور دونون زانو کو زمین پر رکھنا اور پیشانی اور دونون پانون رکھنا تو فرض ہی اور سبحان ربی الاعلی سجدہ مین کہنا تین بار * اور مردون کے واسطے سنت ہی قعدہ مین بائین پانون کا بچھانا اور اُسی پر بیٹھنا اور دہنا پانون کا کھڑا رکھنا اور عورتونکے تئین سنت ہی بائین چوتڑ پر بیٹھنا اور دونون پانون دہنی طرف نکالنا اور اسکو عربی مین تورک کہتے ہین * اور دو سجدے کے بیچ مین بیٹھنا اور پیغمبر ﷺ پر درود بھیجنا اور دعاء ماثورہ پڑھنا قعدہ آخیرہ میں * اور دعاء ماثورہ کہتے ہین اُسکو جو پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہووے یا قرآنکے موافق ہووے اور وہ دعا نہ پڑھے جو آدمی کے کلام مین ملتی ہو مثلا اللہ تعالی مجھکو بہت سا مال دے

رہنا کہ امام فراغت کرے تب باقی نماز کے واسطے کھڑا ہووے * اور فجر کی نماز مین چالیس آیتہ پڑھنا تیس آیتہ پہلی رکعت مین اور بیس آیتہ دوسری رکعت مین * اور ظہر کی نماز مین دونون رکعت مین تیس آیتہ کے موافق پڑھے اور عصر اور عشا کی نماز مین بیس آیتہ کے موافق * اور مغرب مین چھوٹی سورتین اور وہ لم یکن سے آخر قرآن تک ہی اور یہہ حکم اختیار کی حالت مین ہی اور ضرورت کی حالت مین جو کچھ ہوسکے وہ پڑھے اور اسکا بیان ہم اوپر لکھچکے ہیں *

فصل آٹھوین نماز کے ادا کرنے کے قاعدے کے بیان مین *

اس فقیر حقیر نے جب فرض اور واجب اور سنت اور مستحب نماز کے بیان کیا تب اسکے دل مین یہہ خواہش ہوئی کہ اب نماز کے ادا کرنے کی ترکیب بھی بیان کیا چاہیے کہ جس مین صاف صاف ہر ایک لوگون کو معلوم ہو جاوے اور وہ لوگین ہر ایک فرض اور واجب اور سنت اور مستحب کو اس کے مقام پر ادا کرین سو وہ بیان یہہ ہی کہ جب نماز پر کھڑا ہووے تب دلکو خوب رجوع کرے اور دنیا کے اندیشے دل سے دور کرے اور یہہ معلوم کرے کہ مین اللہ تعالی کو دیکھتا

پہلے سر اُٹھاوے تب ہاتھ تب زانو * اور سجدے مین دونون ہاتھون کے بیچ مین سر رکھنا * اور ہاتھ اور پانون کی اُنگلیون کو قبلہ کی طرف متوجہ کرنا * اور قیام مین دونون پانون کے بیچ مین چار اُنگل کا فرق رکھنا * اور قعدہ مین دونون ہاتھ دونون زانو پر رکھنا * اور منہہ دہنے اور بائین پھیرنا سلام مین اور رکوع اور سجدے کی تسبیح تین مرتبہ سے زیادہ کہنا اِس شرط پر کہ طاق کہے جفت نہ کہے اِسواسطے کہ پیغمبر خدا ﷺ طاق پر ختم کرتے تھے یعنے پانچ مرتبہ یا سات مرتبہ یا نو مرتبہ کہے * اور یہہ حکم اکیلے کے واسطے ہی اور اگر امام ہووے تو اِس طرح پر زیادہ کرے کہ مقتدیون کو رنج ہووے یہان تک کہ بھاگنے لگین کیونکہ یہہ مکروہ ہی * اور محیط اور فتاوی مختصر شافی مین لکھا ہی کہ امام کو چاہتا ہی کہ پانچ مرتبہ کہے تاکہ مقتدی لوگ تین مرتبہ کہنے سکین * اور سجدے مین دونو بازوؤن کو کشادہ رکھنا شکم سے اور شکم کو ران سے اور ران کو پنڈلی سے اور پنڈلی کو زمین سے اور عورت ہووے تو اُسکے اُلٹے کرے یعنے خوب سمٹی ہوئی سجدہ کرے اور پیٹ کو ران مین جب تا دے اور سب عضو کے تئین منظم

چاہے سو کر ڈالے اور جو چاہا سو کیا اور جو چاہتا ہی سو کرتا ہی تو
مناسب ہی کہ جب نماز پر کھڑا ہووے تب اُس معبود کے
سوائے سبکا خیال اور اندیشہ دور کرے اور نماز مین
مشغول ہووے * اور نماز کی یہہ ترکیب ہی کہ پہلے قبلہ طرف
کھڑا ہووے اور دونون پانون کے درمیان مین چار اُنگل کا
فرق چھوڑے اور دونون ہاتھہ لٹکا دے * اور اِنِّي وَجَّهتُ
وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَاَ
مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ پڑھے * تب نیت کرے اور دونون
ہاتھہ کان تک اُٹھاوے اِسطرح پر کہ دونون انگوٹھے کان
کی لہر مین چھوجاوین اور تکبیر تحریمہ کی کہے یعنے اللہ اکبر اور اگر
عورت ہووے تو کندھے تک ہاتھہ اُٹھاوے اور تکبیر تحریمہ
کی کہے * اور تکبیر کے بعد دہنا ہاتھہ بائین ہاتھہ پر رکھے ناف کے
نیچے اور عورت ہووے تو چھاتی پر ہاتھہ رکھے * اور رکوع
کے قومہ مین اور عیدین کی تکبیرون مین ہاتھہ چھوڑے رہے
خلاصہ یہہ ہی جس قیام مین کہ درازکہ ہووے یعنے بہت
پڑھنا ہووے تو اُس مین ہاتھہ باندھے رہے * مثلا نماز مین قرآن
پڑھتے وقت یا دعا قنوت پڑھتے وقت یا جنازے کی نماز مین *

ہون اور اگر مین نہین دیکھتا تو اللہ تو مجکو دیکھتا ہی جیسا کہ
پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ *
اسکے یہہ معنے ہین کہ تو عبادت کر اللہ تعالی کی اسقدر کہ گویا
تو اسکو دیکھتا ہی اور اس مین کچھ شک نہین ہی کہ جس
شخص کا یہہ حال ہوویگا تو وہ شخص نہایت ہیبت اور تعظیم
اور شرم کے ساتھہ سر جھکائے ہوئے نہایت خوف اور شوق
اور محبت سے کھڑا رہیگا * فَاِنْ لَّمْ تَکُنْ تَرَاہُ فَاِنَّہٗ یَرَاکَ *
پھر اگر تو اللہ تعالی کو نہین دیکھتا ہی تو اللہ تعالی تو تجھکو
دیکھتا ہی اور جو شخص یہہ جانیگا کہ اللہ تعالی مجھکو دیکھتا ہی
تو وہ شخص نہایت خوف اور احتیاط سے کھڑا رہیگا
اور دہنے بائین نہ دیکھیگا * اسکو خیال کیا چاہئیے کہ اگر کوئی
شخص بادشاہ کے روبرو کھڑا ہووے اور بادشاہ اُسکے
احوال کو دیکھا کرے کہ یہہ شخص کس طرح کام کرتا ہی
تو اُس شخص کو یہہ طاقت نہوگی کہ ذرا کسی کیطرف دیکھے
یا کچھ بے ادبی کرے یا کسی سے بولے یا ہنسے * اور نماز مین تو
اللہ تعالی کے روبرو کھڑا ہوتا ہی جو سب بادشاہونکا بادشاہ
ہی اور تمام عالم کا پیدا کرنیوالا اور سب پر غالب اور جو

ہو جاوے اسطرح پر کہ سمع اللہ کی سین کو رکوع سے
شروع کرے اور حمدہ کی ہے کو قومہ مین تمام کرے اور
مقتدی ہووے تو ربنالک الحمد کہے اور قومہ مین آرام کرے
بعد اُسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے مین جاوے اسطرح پر
کہ اللہ کے الف کو قومہ سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو
سجدہ مین تمام کرے لیکن سجدے مین جاتے وقت پہلے
دونون زانو رکھے زمین پر بعد اسکے دونون ہاتھہ بعد اسکے ناک
بعد اسکے پیشانی * اور جب سجدے مین جاوے تب
دونون ہاتھون کے بیچ مین منہہ کو رکھے اور دونون ہاتھون
کو دونون کانون کے برابر رکھے اور اُنگلیان متصل رہین اور
دونون بازو کشادہ رکھے اور شکم کو ران سے دور رکھے اور
ہدایہ مین لکھا ہی کہ شکم کو اسقدر کشادہ رکھے کہ اگر بکری کا
بچہ چاہے تو نکل جاوے * اور ہدایہ مین لکھا ہی کہ جب صف مین
ہووے تو اپنے تئین کشادہ نہ رکھے تا کہ اُسکے پاس والے کو
ایذا نہووے * اور پانونکی اُنگلیون کو قبلہ طرف متوجہ کرے اور
اگر عورت ہووے تو متصل ہوئی سجدہ کرے جیسا کہ اوپر لکھہ چکے
اور کہے سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ خواہ زیادہ اور امام ہووے

اور جس قیام مین ذکر دراز نہیں ہی یعنے بہت پڑھنا نہین تو
اُس مین ہاتھہ چھوڑ دیوے مثلا رکوع کے قومہ یا عیدین کی
تکبیرون مین * اور قومہ کہتے ہین رکوع کے بعد کھڑے ہونے
کو * اور ہاتھہ باندھنے کی یہہ ترکیب ہی کہ دہنے ہاتھہ کے انگوٹھے
اور چھوٹی اُنگلی سے حلقہ باندھے اور بائین ہاتھہ کو اُسی سے
پکڑے اور باقی تین اُنگلی بائین ہاتھہ کے اوپر رکھے اور ثنا
پڑھے تب تعوذ پڑھے تب بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے تب
سورۂ فاتحہ پڑھے ایک مرتبہ پھر آہستہ سے آمین کہے اور فاتحہ
کے ساتھہ دوسری سورہ ملاوے اور ایک ہی آیت
ملاوے مثلا مدھامتان تب بھی درست ہی پھر سورہ ملانے
کے بعد اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع مین جاوے اِسطرح سے کہ
اللہ کے الف کو قیام سے شروع کرے اور اکبر کی رے کو رکوع
مین تمام کرے اور دونون ہتھیلی سے دونون زانو پکڑے
اور اُنگلیونکو کشادہ کرے اور پیٹھہ خوب بچھاوے اِسقدر
کہ نہ تو سر اونچا کرے اور نہ اوندھا ہووے بلکہ چوتڑ اور سر
برابر رکھے اور رکوع مین آرام کرے اور تین مرتبہ سبحان
ربی العظیم کہے تب بعد اسکے سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے کھڑا

فرج رہین زانو پر بچھی ہوئی اور شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک
خصر اور بنصر کو بند کرے اور پچھلی اُنگلی اور ابہام کو حلقہ
کر کے باندھے اور سبابہ یعنے کلمہ کی اُنگلی سے اشارہ کرے
یعنے اُسکو اُٹھاوے *اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ پڑھتے وقت* اور اسی طرح
ہمارے عالمون سے بھی روایت ہی* یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
غرض یہہ کہ ہمارے مذہب مین بھی یہہ سنت ہی* اور
عورت ہووے تو اُسی طرح بیٹھے جیسا کہ عورتون کے واسطے
لکھ چکے تب بعد اُسکے التحیات پڑھے اور پچھلی التحیات پر
کچھ زیادہ نکرے اور دوسری دونون رکعت مین فقط الحمد
پڑھے اور یہہ افضل ہی* اور اگر سبحان اللہ سبحان اللہ کہے یا
چپ کھڑا رہے پچھلی دونون رکعتون مین تب بھی جایز ہی
مگر افضل ہی الحمد پڑھنا* اور جب دونون رکعت تمام ہووے
تب اُسی طرح بیٹھے جس طرح پہلے بیٹھا تھا اور التحیات
پڑھے اور درود پڑھے اور درود یہہ ہی* اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ
حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

تو پانچ مرتبہ کہے بعد اسکے اللہ اکبر کہتا ہوا سر اُٹھاوے اسطرح
پر کہ اللہ کے الف کو سجدے سے شروع کرے اور اکبر کی
رے کو بیٹھنے مین تمام کرے * اور اسطرح اُٹھے کہ پہلے ناک
تب پیشانی تب دونون ہاتھہ اُٹھاوے اور بایان پانون
بچھاوے اور دہنا کھڑا رکھے اور اُنگلیین قبلہ رخ رہیین
اور بیٹھے اسقدر کہ اُسکا بدن آرام لیوے اور نظر سینہ
پر رکھے بعد اُسکے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سجدے کی طرح دوسرا
سجدہ کرے اور اُسی طرح سبحان ربی الاعلی کہے بعد اسکے
دوسرے سجدے سے اللہ اکبر کہتا ہوا پہلے سر اُٹھاوے تب
دونون ہاتھہ تب دونون زانو اور سیدھا کھڑا ہو جاوے
دونون پانون پر تکیہ بیٹھے ہوئے اور زمین پر ہاتھہ ٹیک کے
نہ کھڑا ہووے اور دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی
طرح ادا کرے مگر دوسری رکعت مین ثنا اور تعوذ نکہے اور
نہ ہاتھہ اُٹھاوے * اور جب دوسری رکعت تمام ہووے
تب بایان پانون بچھاوے اور اُسپر بیٹھے اور دہنا پانون
کھڑا رکھے اور اُنگلیین پانون کی قبلہ رخ رکھے اور دونو ہاتھہ کو
دونون زانو پر رکھے اور مونٹھی کھلی رکھے اور اُنگلیین قبلہ

دعا کو پڑھا کر * خلاصہ یہہ ہی کہ جو دعا حضرت نے فرمایا ہووے
یا آیت قرآن کی ہووے وہ پڑھے * تب دعا ماثورہ کے بعد داہنی
طرف منہہ پھیرے اسطرح پر کہ کندھا نظر پڑے اور اُسکا
رخسارہ پیچھے سے نظر پڑے اور کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ
اور اسیطرح بائیں طرف کہے اور امام ہووے تو دونون
سلام مین آدمی اور فرشتون کی نیت کرے جو سب اُس
کے پیچھے ہین * اور اگر مقتدی ہووے تو امام کی نیت کرے
اور اگر اکیلا ہووے تو فقط فرشتون کی نیت کرے * اور
جب امام سلام سے فراغت ہووے تب داہنے یا بائین طرف
پھر کے بیٹھے اور جو دعا کہ چاہے پڑھے مگر بہتر یہہ ہی کہ ایک
مرتبہ آیۃ الکرسی پڑھے بعد اس کے دونون ہاتھو نکو دونون
کانونکے برابر اُٹھاوے اسطرح پر کہ دونون بغل ظاہر ہووے
اور جو حاجت چاہے اللہ سے مانگے اور چاہے تو یہہ مناجات پڑھے *
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً
اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ * رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ
حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اور اگر اکیلا

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ * اور یہہ درود محیط اور مشکوۃ سے لکہا ہی * جب درود پڑہ چکے تب دعا مانثورہ پڑہے اور دعا ماثورہ یہہ ہی * اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ یہہ پڑہے اور چاہے تو یہہ پڑہے * اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ * اسکے یہہ معنے ہیں کہ ای الہی بیشک میں نے ستم کیا اپنی جان پر بہت سا ستم اور کوئی نہیں بخشتا ہی بندون کے گناہون کو مگر تو ہی سو تو مجہکو بخش دے خاص بخشنا اپنے پاس سے اور رحمت اور مہربانی کر میرے اوپر بیشک تو ہی ہی بخشنے والا بندون کے گناہونکا اور بندون پر مہربانی کرنے والا مشکوۃ مصابیح میں لکہا ہی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا ہی کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مجہکو کوئی دعا سکہلا ئیے کہ اُسکو مین اپنی نماز کے آخر مین پڑہون * تب حضرت ﷺ نے صدیق اکبر سے فرمایا کہ تو اسی

تَقِيٍّ فَكَاَنَّمَا صَلّٰى خَلْفَ نَبِيٍّ * یعنے جس شخص نے نماز
پڑھا عالم پرہیزگار کے پیچھے تو ایسا ہی کہ اُسنے نبی کے
پیچھے نماز پڑھا * اگر اِس مین بھی برابر ہووین تو وہ شخص
جو کہ عمر مین زیادہ ہووے اِسواسطے کہ اُس کے امام ہونے
مین جماعت زیادہ ہوگی اور اگر عمر مین بھی برابر ہووین تو
اُس وقت وہ شخص بہتر ہی کہ جس سے سب لوگ راضی
ہووین * مسئلہ * مکروہ ہی امام کرنا غلام کو اِس واسطے کہ
اُسکو فراغت علم سیکھنے کی نہین رہتی ہي * اور اعرابی
کو اسواسطے کہ اُن مین نادان بہت ہوتے ہین اور اعرابی
کہتے ہین جنگلی لوگون کو جو شہر کے باہر رہتے ہین * اور بدکار کو
اِسواسطے کہ وہ اپنے دین کے کام کی بھلائی نہین کرتا ہی * اور
اندھے کو اس واسطے کہ اُس سے نجاست لگنے کی احتیاط کم
ہوتی ہی * اور حرام زادے کو اسواسطے کہ اُس کے باپ
نہین ہی کہ اُسکو ادب کرے تو اکثر اتفاق ہوتا ہي کہ وے
نادان ہوتے ہین * اور اسیواسطے امامت اِن سبھون کی
مکروہ ہي کہ اِن کے امام ہونے مین لوگون کو بڑی نفرت
ہوتی ہی اور اگر آپ سے لیے سب آگے ہو جاوین اور

ہووے تو مختار ہی چاہے دہنے بائین منہہ کرکے بیٹھے چاہے نہ بیٹھے *

فصل نوین جماعت کے بیان مین * ہدایہ مین لایا ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی * جیساکہ پیغمبر ﷺ نے فرمایا ہی * اَلْجَمَاعَةُ مِنْ سُنَنِ الْهُدٰي لَا يَتَخَلَّفُ عَنْهَا اِلَّا الْمُنَافِقُ * یعنے جماعت سنت موکدہ ہی اُس سے خلاف نہین کرتا ہی مگر جو کہ منافق ہوتا ہي * اور جماعت کا ثواب اکیلے پڑھنے سے زیادہ ہی جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہي کہ * صَلٰوةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلٰوةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ دَرَجَةً یعنے جو نماز جماعت کے ساتھہ پڑھتے ہین وہ نماز زیادتی کرتی ہی ثواب مین اُس نماز سے کہ اکیلے پڑھتے ہین ستائیس درجہ * اور یہہ حدیث مشکوۃ مصابیح مین ہی خلاصہ یہہ ہی کہ جماعت سنت موکدہ ہی اور قریب واجب کے ہی *

مسئلہ * اور بہتر ہی امامت کے واسطے وہ شخص کہ جو نماز کے مسئلے خوب جانتا ہووے اور اگر اِس مین برابر ہووین تو وہ شخص جو قرآن شریف خوب پڑھتا ہووے اور اگر اِس مین بھی برابر ہووین تو وہ شخص کہ بڑا پرہیزگار ہووے جیسا کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی * مَنْ صَلّٰى خَلْفَ عَالِمٍ

عورت ہی مقتدی ہووین * اور عورتین اگر جماعت کرین تو
جو عورت کہ امام ہووے وہ بیچ مین کھڑی ہووے آگے نہ بڑھے
اور اسی طرح اگر ننگے لوگین جماعت کی نماز پڑھتے ہین تو جو
امام ہووے وہ بیچ مین کھڑا ہووے آگے نہ بڑھے * مسئلہ *
مکروہ ہی جوان عورت کا حاضر ہونا سب جماعت مین اور
بڈھی عورت کا ظہر اور عصر مین اور اگر فجر اور مغرب اور
عشا کے وقت جماعت مین حاضر ہووے بڈھی عورت تو کچھ
درشت نہین ہی * مسئلہ * درست ہی اگر اقتدا کرے کوئی
وضو والا تیمم والے کے ساتھہ اور پانون دھونیوالا موزے
پر مسح کرنیوالے کے ساتھہ اور کھڑا ہونیوالا کوزپست کے
ساتھہ اور بیٹھنے والے کے ساتھہ اسواسطے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے بیٹھکے امامت کیا ہی اور اشارہ کرنیوالا اشارہ کرنیوالے
کے ساتھہ اور یہی ہدایہ اور شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ *
اگر مرد اقتدا کرے عورت کے ساتھہ اور لڑکے کے ساتھہ
اور ہجڑون کے ساتھہ تو درست نہین ہی اور اگر قرآن پڑھنے والا
اُمی کے ساتھہ اقتدا کرے تو درست نہین ہی * اور امی
کہتے ہین اُس کو جو ایک آیہ بھی قرآن کی بجا نتا ہووے اور

امامت کرین تو درست ہی جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا * اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ اَمِيْرٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا * یعنے لڑائی کرنا کافرون سے فرض ہی تمہارے اوپر ہرا میر کے ساتھ ہوکر نیک ہووے وہ یا بدکار ہووے * وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووے وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ خَلْفَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا اور نماز واجب ہی تمہارے اوپر جماعت سے ہر مسلمان کے پیچھے نیک ہووے وہ یا بدکار * وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور اگرچہ گناہ کبیرہ کرتا ہووے یعنے جایز ہی اُسکے ساتھ اقتدا کرنا اگرچہ مکروہ ہی اور یہہ اُسوقت ہی کہ اُسکی بدکاری کفر تک نہ پہنچی ہووے یا پرہیزگار مرد اُس جگہہ پر حاضر نہووے وَالصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ اَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ اور نماز جنازے کی واجب ہی ہر مسلمان پر نیک ہووے وہ یا بد اگرچہ گناہ کبیرہ کرے اور اس حدیث کو ابو داؤد نے روایت کیا یہہ حدیث مشکوة مصابیح سے لکھا * اور مکروہ ہی امامت مدعی کی اور مکروہ ہی جماعت عورتونکی جبکہ فقط عورت ہی ہووین یعنے عورت ہی امام اور

نماز پڑھے تم لوگون مین سے کوئی شخص آدمیون کے
واسطے یعنی اُنکی امامت کرے تب چاہیے کہ تخفیف
کرے اور لوگون کے اوپر رعایت کرے فَاِنَّ فِیْهِمُ
السَّقِیْمَ وَالضَّعِیْفَ وَالْکَبِیْرَ * اسواسطے کہ اُن کے بیچ
مین بیمار اور کم زور اور بڈھا ہی * وَاِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ
لِنَفْسِہٖ فَلْیُطَوِّلْ مَا شَاءَ * اور جب نماز پڑھے تم مین سے کوئی
اپنے ہی واسطے یعنی اکیلا پڑھے تب چاہیے کہ طول کرے
جسقدر کہ چاہے اور یہہ حدیث مشکوٰۃ مصابیح مین ہی * ف
اور جس طول سے امام کو منع کیا ہی اُس سے یہہ مراد ہی
کہ جسقدر قرارت سنت ہی اُس سے طول نکرے اور جسقدر
کہ سنت ہی اُسقدر تو پڑھا ہی چاہیئے * مسئلہ * شرح وقایہ
مین لایا ہی کہ امام طول نہ کرے پہلی رکعت کو دوسری رکعت
سے سواے فجر کی نماز کے * مسئلہ * اگر ایک ہی مقتدی
ہووے تو اُسکو امام اپنے برابر داہنی طرف کھڑا کرے
اور اگر مقتدی ایک سے زیادہ ہووین تو امام آگے کھڑا ہووے
مسئلہ اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو مقتدی بھی نماز
کو دہراوے اسواسطے کہ امام کی نماز مقتدی کی نماز مین شامل ہی

اگر اقتدا کرے وہ شخص کہ کپڑا پہنے ہی ننگے کے ساتھ
یا وہ شخص کہ رکوع اور سجدہ بے اشارے کرتا ہی اُسکے
ساتھہ اقتدا کرے کہ جو اشارہ سے رکوع اور سجدہ کرتا ہی
اور فرض پڑھنے والا نفل پڑھنے والے کے ساتھہ تو درست
نہین ہی * مسئلہ * اقتدا نہ کرے فرض پڑھنے والا اُسکے
ساتھہ جو دوسرا فرض پڑھتا ہی مثلا یہہ ظہر پڑھتا ہی اور وہ
عصر خواہ دوسرا فرض پڑھتا ہی مسئلہ * جو شخص کہ معذور
ہووے یعنے ناک سے خون جاری ہووے یا پیشاب جاری ہووے یا اور
کچھہ عذر ہووے جیساکہ اوپر لکھہ چکے تو جو شخص کہ طاہر ہووے وہ
اُسکے ساتھہ اقتدا نکرے کیونکہ اُسکی امامت درست نہین ہی
اور معذور کی نماز درست ہی مگر ہر نماز کے وقت وضو کریگا *
مسئلہ * عمدۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ رافضی کے پیچھے جو
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کا منکر ہی
نماز درست نہین ہی * مسئلہ * ہدایہ مین لایا ہی کہ مقتدیون
کے ساتھہ امام جماعت کی نماز کو بہت طول نہ کرے جیسا کہ
ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہی کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہی
اِذَا صَلَّی اَحَدُکُمْ لِلنَّاسِ فَلْیُخَفِّفْ * جب کہ

نے قراءت ترک کیا اور اُمی کی نماز اِس واسطے باطل ہوئی کہ جب اُس نے خواہش کیا. جماعت کی تب واجب ہوا اُس پر کہ اقتدا کرے قاری کے ساتھہ تاکہ قراءت قاری کی اُسکی قراءت ٹھہرے سو اُس نے ترک کیا اُس قراءت کو قدرت رکھتے ہوئے * مسئلہ * اگر امام نے پہلی دو رکعت مین قراءت کیا پھر اُسکو حدث ہوا تب اُسنے آخری دونون رکعت میں امی کو خلیفہ کیا تو اُس صورت مین سبھون کی نماز باطل ہوگی اور خلیفہ کرنے کا مسئلہ آگے معلوم ہوویگا انشاء اللہ تعالی اور یہی ہدایہ مین بھی لکھا ہی * مسئلہ * عمدۃ الاسلام مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ اگر کسی کے محلہ مین دو مسجد ہون تو چاہئے کہ قدیم مین نماز ادا کرے اور اگر دونون ساتھہ کی بنی ہوئی ہووین تو اُس وقت جو نزدیک ہووے اُس مین نماز پڑھے اور نچاہئے کہ دور کی مسجد مین جاوے جماعت کی کثرت کیواسطے اللہ اعلم بالصواب *

دسوین فصل نماز مین حدث ہوجانے کے بیان مین * اگر ایک نمازی کو نماز مین بغیر قصد کے آپ سے حدث ہووے تو پھر وضو کرے اور اسی نماز کو پوری کرے * یعنے جس مقام سے حدث

جب امام سے نماز مین فساد ہوا تب مقتدی کی نماز مین بھی فساد ہوا * مسئلہ * پہلی صف مین مرد ہین کھڑے ہووین دوسری مین لڑکے کھڑے ہووین تیسری مین ہجڑے کھڑے ہووین چوتھی مین عورت کھڑی ہووین * مسئلہ اگر ایک عورت مرد کے برابر آکے نماز پڑھے تو اگر وہ عورت شہوت والے والی ہووے اور دونون کے درمیان مین کچھ آڑ نہووے اور دونون تحریمہ کے وقت سے ملے ہوین اور جو وہ پڑھتا ہووے سو یہہ پڑھتی ہووے یعنے دونون سیون نہووین اور شروع نماز سے تحریمہ مین شریک ہووین تو اس صورت مین اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت کیا ہوگا تو مرد کی نماز باطل ہوگی اور اگر امام نے عورت کی امامت کی نیت نہ کیا ہوگا تو عورت کی نماز باطل ہوگی * مسئلہ ہدایہ مین لایا ہی کہ امامت کی نیت کرنے کی شرط اُسوقت مین ہی کہ جب عورت آکے مقتدی ہووے مرد کے برابر * مسئلہ اگر نماز پڑھایا اُمی نے قرآن پڑھنے والے کو اور اُمی کو تو سبھون کی نماز باطل ہوئی اور اُسکی وجہہ یہہ ہی کہ قاری کی نماز اِس واسطے باطل ہوئی کہ اُسکو قراءت کی قدرت تھی اور اُس

اور اگر امام فراغت نہین کیا ہی تو پھر آوے اور امام کے پیچھے نماز پوری کرے اور اسی کو لاحق کہتے ہین * فصل گیارھوین لاحق کے بیان مین * لاحق کا مسلہ اس طرح پر ہی جو شخص کہ پہلی رکعت سے جماعت مین داخل ہوا مگر تمام نماز اس امام کے ساتھہ نہین پایا اس سبب سے کہ سو گیا یا اسکو حدث ہوا تو وہ شخص بات نہ کہے چلا جاوے اور وضو کرکے پھر آوے اس صورت مین اگر امام نے کوئی رکعت پڑھا ہو تو چاہیئے کہ اس رکعت کو جو اسنے نہین پائی ہی پہلے بغیر قراءت کے ادا کرے تب بعد اسکے امام کی تابعداری کرے مثلا ایک شخص ظہر کی نماز امام کے ساتھہ پہلی ایک رکعت پڑھہ چکا تھا کہ اسکو حدث ہوا اور وہ گیا وضو کرنے کو جب تک کہ وہ آوے تب تک امام دوسری ایک رکعت پڑھہ چکا تب وہ وضو کرکے آیا تو چاہیئے کہ اس ایک رکعت کو جو اس نے نہین پایا ہی پہلے بغیر قراءت کے پڑھہ لیوے تب باقی جو دو رکعت ہی اسکو امام کے ساتھہ پڑھے اور اگر امام نماز سے فراغت کرچکا تو اس صورت مین جو اسنے نہین پایا ہی اسکو بغیر قراءت کے ادا کرلیوے اور اس

ہوا ہووے اُسی مقام سے پڑھے یہان تک کہ اگر التحیات کے
بعد حدث ہوا ہو تو چاہیے کہ وضو کرے اور آکے سلام پھیرے
اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا اپنے کام کے ساتھہ فرض ہی *
مگر افضل یہہ ہی کہ دہرا کے پڑھے اُس کو جانے دیووے *
مسئلہ اگر امام کو نماز مین حدث ہووے تو امام دوسرے
شخص کو خلیفہ کرے یعنے اپنے مکان پر کھینچ لیوے وہ
نماز پڑھانے لگے جس مقام سے امام نے چھوڑا ہووے
اور امام چلا جاوے اور وضو کرے اِس صورت مین
اگر امام یعنے خلیفہ نماز سے فراغت ہوا ہووے تو اُس کو
جسنے وضو کیا ہی اختیار ہی چاہے تو اُسی مقام پر جہان وضو
کیا ہی پڑھ لیوے تا کہ کم چلنا پڑے نماز مین اور چاہے پھر آوے
پہلے مکان پر تا کہ ایک ہی مکان پر نماز ادا ہووے اور یہی حکم
اکیلے پڑھنے والے کا بھی ہی یعنے چاہے وضو کی جگہہ پر پڑھے چاہے
نماز کی اور اگر وہ امام یعنے خلیفہ نماز سے فراغت نہوا ہووے
تو پہلا امام پھر آوے اور اپنے خلیفہ کے پیچھے نماز پوری
کرے اور یہی حکم مقتدی کا ہی یعنے اگر امام نے فراغت کیا ہی
تو چاہے وضو کی جگہہ پر پڑھے اور چاہے پہلے مکان پر پڑھے

بہت * اور قصد کے معنے کوئی کام جان بوجھ کے کرنا * اور فاسد کرتا ہی قصد سے سلام کرنا اور اگر سہو سے سلام کریگا تو نماز فاسد نہو گی اسواسطے کہ سلام اللہ کی ذکرمین داخل ہی اگر سہو سے سلام کریگا تو ذکرمین داخل ہوگا اور اگر قصد سے کریگا تو بات مین داخل ہوگا اور یہہ ظاہر ہی کہ اگر سہو سے اُسکے منہہ سے نکل گیا تو اللہ کا نام تھا مضایقہ نہین * اور اگر کسی شخص کو قصد سے سلام کیا تو بات کرنا ٹھہرا * سلام کا جواب دینا قصد سے ہو یا سہو سے * اور نالہ کرنا بلند آواز سے * اور آہ کرنا درد سے یا بیماری سے * اور اُف کرنا * اور آواز سے رونا درد سے یا مصیبت سے * اور کھنکھارنا بغیر عذر کے * اور چھینک کا جواب دینا یعنے یرحمک اللہ کہنا * اور خبر بد کے جواب مین انا للہ وانا الیہ راجعون کہنا * اور خوش خبر کے جواب مین الحمد للہ کہنا * اور عجیب خبر کے جواب مین سبحان اللہ اور لا الہ الا اللہ کہنا * اور لقمہ دینا اپنے امام کے سوا دوسرے کو اور اگر اپنے امام کو لقمہ دیوے تو نماز باطل نہووے اور لقمہ دینے کے یہہ معنے ہین کہ جو کوئی نماز مین قرأت بھول جاوے اُسکو یاد دلا دینا * اور نماز مین قرآن دیکھکے پڑھنا

شخص کو لاحق کہینگے * فصل بارھوین مسبوق کے بیان مین * جو شخص کہ امام کے ساتھہ آخر نماز مین ملے یعنے اُسکی اوپر کی نماز جاوے تو اُسکو مسبوق کہتے ہین * اور مسبوق کا مسئلہ اسطرح پر ہی کہ مثلا ایک شخص فجر کی نماز مین امام کے تئین دوسری رکعت مین پاوے تو جب امام سلام پھیرے تب چاہیئے کہ وہ اُٹھے اور آپ سلام نہ پھیرے ثنا اور تعوذ اور تسمیہ کہے اور وہ ایک رکعت جو اُسنے نہین پایا تھا ادا کرے اور اگر اُسکو معلوم ہووے وہ سورہ جو امام نے پڑھا ہی تو فاتحہ کے بعد اُسی سورہ کو جہر سے پڑھے اور نہین تو سورہ اخلاص پڑھے * اور اگر امام کو تشہد مین پاوے تو چاہیئے کہ دونو رکعت اُوپر کی ادا کرے جس طرح فجر کی نماز پڑھتا ہی یعنے فاتحہ کے بعد سورہ ملاوے اور جہر سے پڑھے * خلاصہ یہہ کہ اِسی طرح سے کوئی وقت ہووے جماعت مین داخل ہو جاوے اور جو اُسنے نہ پایا ہووے اُسکو جب امام سلام پھیرے تب ادا کرلیوے * فصل تیرھوین نماز کے فاسد ہونے کے بیان مین * نماز کو فاسد کرتا ہی بات کہنا سہو سے کہ خواہ قصد سے سوتے مین یا جاگتے مین تھوڑا یا

مکان ہی اور اگر بڑی مسجد مین یا میدان مین پڑھتا ہووے
تو اِس صورت مین اگر اُسکے سجدہ کی جگہہ پر سے کوئی
جاوے تو وہ گنہگار ہوتا ہی * اور اگر نمازی ہووکان پر نماز پڑھتا
ہووے یعنے اونچے مکان پراور کوئی اُسکے سامھنے سے
جاوے تو اِس صورت مین اگر جانے والے کا بعضا عضو
نمازی کے بعضے عضو سے برابر ہوجاویگا تو وہ جانے والا گنہگار
ہوویگا اور اگر برابر نہو یگا تو گنہگار نہوگا * مسلہ * اور جب
کوئی شخص نماز میدان مین پڑھے تب ایک سترہ ایک
گز کا لانبا اور ایک اُنگل کا موٹا اپنے آگے گاڑدیوے اور وہ
سترہ اُسکے نزدیک ہو اور دونون ابرو مین سے ایک ابرو
کے برابر ہووے * اور سترہ کھڑا ہووے زمین پر پڑا ہووے
اور زمین پر خط نہ کھینچے اور اگر سترہ نہووے اور کوئی
سامھنے آوے یا سترہ ہووے اور کوئی سترے اور نمازی
کے بیچ مین آوے تو اُس کو منع کرے سبحان اللہ کہکر یا اشارے
سے اور تسبیح اور اشارہ ساتھہ نکرے خواہ تسبیح خواہ
اشارہ دونون مین سے ایک کرے * اور امام کا سترہ کفایت
ہی سب کے واسطے اور سترہ کہتے ہین آڑ کو * مسلہ * اور

اور نجس جگہہ پر سجدہ کرنا* اور نماز مین دعا کرنا یعنے طلب کرنا
وہ چیز جو آدمیون سے طلب کرتا ہی مثلا کہے یا اللہ تعالی فلانی
عورت سے میرا نکاح کر دے یا کہے کہ مجکو ہزار دینار دے
یا کہے کہ مجکو اچھا کپڑا دے اور مثل اسکی جو بات ہی* اور
نماز مین کھانا اور پینا اور عمل کثیر کرنا یعنے نماز مین جو کام کہ
زیادہ کرے نماز کو باطل کرتا ہی* اور زیادہ کام کے یہہ معنے
ہین کہ ایسا کام کرے کہ جو کوئی دیکھے تو وہ جانے کہ یہہ نماز نہین
پڑھتا ہی یا نمازی آپ بوجھے کہ ہم نے زیادہ کام کیا یعنے نمازی کی
عقل پر چھوڑ دیوے* اور نماز کو نہین فاسد کرتا ہی بہشت کی ذکر
سے یا دوزخ کی دہشت سے رونا بلکہ اس طرح کا رونا نماز مین
مستحب ہی* اور کھنکھارنا عذر کے ساتھ یعنے آواز بنانے
کے واسطے کھنکھارے جس مین قرائت ہو سکے اور
وہ دعا جو آدمیون سے نہین طلب کرتا ہی اور تھوڑا کام کرنا*
اور کسی کا گذرنا نمازی کے آگے سے نماز کو باطل نہین کرتا ہی
مگر وہ شخص گنہگار ہوتا ہی خلاصہ یہہ ہی کہ اگر نماز چھوٹی
مسجد مین پڑھتا ہووے تو نمازی کے آگے سے جانا جس جگہہ
سے ہووے گنہگار کرتا ہی اسواسطے کہ چھوٹی مسجد ایک ہی

ہیں* اور امام کا کھڑا ہونا اکیلے دوکان پر یعنے قد آدم کے اونچے پر * یا اُسکے اُلٹے یعنے امام اکیلا نیچے ہووے اور مقتدی ہئین اونچے پر ہووین * اور مکروہ ہی صورت کا ہونا نمازی کے آگے یا بازو کے برابر یا چھت کے اوپر یا سر کے اوپر لٹکی ہوئی یا قبلہ طرف کی دیوار مین ہووے اور اگر پیچھے ہووے یا قدم کے نیچے ہووے تو مکروہ نہین ہی * اور اگر نماز کے آداب مین سستی کرے اور بے لحاظی سے ننگے سر پڑھے تو مکروہ ہی * اور نماز کی اہانت کرنا اور ناچیز جانکے ننگے سر پڑھنا تو کفر ہی اور اگر اپنے تئین ناچیز اور خراب جانکے ننگے سر پڑھے تو مکروہ نہین ہی * اور اچھا کپڑا ہوتے ہوئے برا کپڑا پہرنا جس کپڑے سے بڑے آدمیون کے پاس نجا سکے مکروہ ہی * اور نماز مین پیشانی کا پونچھنا خاک سے فراغت ہونے کے پہلے اور آسمان کی طرف دیکھنا اور پگڑی کے پیچ پر سجدہ کرنا اور آیتونکا اور تسبیح کا شمار کرنا انگلیون سے اور اُس کپڑے کا پہرنا جس مین صورت بنی ہووے * مسئلہ * مکروہ ہی جماع کرنا اور پیشاب کرنا اور حاضر و رپھرنا مسجد کے اوپر اور مسجد کا دروازہ بند رکھنا * مسئلہ * مکروہ نہین ہی

جب جانے کہ اِس راہ مین کوئی نہ آویگا تو ستر سے ام
ترک کرنا جایز ہی * فصل چودھوین نماز کی مکروہات کے
بیان مین * مکروہ ہی نماز مین کپڑا سریر یا کندھے پر ڈالنا اور
اُسکے کنارون کا چھوڑ دینا اُسطرح پر کہ لٹکے رہین * اور کپڑے کا
سمیٹنا دونون زانون سے سجدے مین جاتے وقت کہ
مٹی یا دوسری چیز نہ لگے * اور کپڑے یا بدن سے کھیلنا اور
بال کا باندھنا عورتکے جانڈی پر جیسے بیچ سر پر * اور اُنگلیون کا
توڑنا یعنی ملنا یا کھینچنا تا کہ آواز دے * اور دہنے بائین دیکھنا
گردن پھیر کے اِسطرح پر کہ منھہ قبلہ سے پھر جاوے اور بغیر
گردن پھیرے آنکھون کے کنارے سے دیکھنا نہین مکروہ ہی *
اور مکروہ ہی کنکریونکا ٹالنا سجدے کے واسطے مگر ایکبار مضایقہ
نہین اور ہاتھہ کمر پر رکھنا اور بدن توڑنا یعنی انگڑانا اور کتے
کی بیٹھک بیٹھنا اور وہ اِسطرح پر ہی کہ زانو کھڑا کرے
اور چوتڑ پر بیٹھے * اور مردون کے نئیں دونون بازون کا بچھا
سجدے مین * اور عورتین اِسی طرح سجدہ کرین اُنکو مکروہ
نہین ہی * اور چار زانو بیٹھنا بغیر عذر کے اور نماز کے باہر چار زانو
بیٹھنا مکروہ نہین ہی * اور امام کا کھڑا ہونا مسجد کی محراب

اور اُسکے ساتھہ کہڑا ہووے تو یہہ بہت خوب ہی اور یہہ
مسئلہ محیط مین ہی * مسئلہ * مکروہ ہی نماز مین تحریمہ کی تکبیر
دو بار کہنا یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر کہنا اور نماز مین پھونکنا اِسطرح
کہ پاس کا آدمی نہ سنے اور اِسقدر پھونکنا کہ سنے وہ بات مین
داخل ہی اور بات نماز کو باطل کرتی ہی * اور بلند کہنا تسمیہ
اور آمین اور تشہد کا اور تمام کرنا قراءت کا رکوع مین جاکر
اور رکوع کی تسبیح قومہ کے شروع مین کہنا اور سجدے
کی تسبیح جلسہ کے شروع مین کہنا * اور مکروہ ہی پہلی
رکعت دہرانا کرنا نفل مین اور مکروہ ہی دوسری رکعت
دراز کرنا پہلی رکعت سے سب نماز مین * اور پیراہن اور تاج
کا اُتارنا اور پہرنا اور موزے کا اُتارنا تہوڑے کام سے * اور
بہت کام سے تو نماز ہی باطل ہو جاویگی اور خوشبو لی اور
پہول کا سونگہنا اور ہوا کرنا کپڑے یا پنکہے سے ایک دو بار
اور آنکہہ بند کرنا * اور بعضون نے کہا ہی کہ اگر حضور دل
کے واسطے بند کرے تو کچھ دہشت نہین ہی اور ترک
کرنا کسی سنت کا * اور وہ چیز منہہ مین رکہنا کہ جس کے
رکہنے سے قراءت نہ ہو سکے اور جو چیز دانت مین ہی

مسجد مین گچ سے یا آبنوس سے یا سونے کے پانی سے نقاشی کرنا * اور محراب مین سجدہ کرنا اسطرح پر کہ کھڑا ہو سے مسجد مین * اور نماز پڑھنا اُس کے پیچھے جو پیٹھہ پھیرے ہوئے بات کہہ رہا ہی * اور اُس بچھونے پر نماز پڑھنا جس مین صورت بنی ہووے مگر سجدہ صورت پر نکرے یا صورت چھوٹی ہووے جو کہ دیکھنے والے کو نظر نہ پڑے مثلا چیونٹی یا مکھی کی صورت ہووے یا صورت اُسکی ہووے جسکے جان نہین ہوتا ہی مثلا کشتی یا درخت کی صورت ہووے یا صورت جاندارکی ہووے مگر اُسکا سر نہ ہووے * اور نماز مین سانپ یا بچھو کا مارنا * مسئلہ * اور پیشاب کرنا اُس گھر کی چھت پر جس مین محراب بنالیا ہی نماز پڑھنے کے واسطے * اسواسطے کہ وہ گھر مسجد کا حکم نہین رکھتا ہی * مسئلہ * اور مکروہ ہی مقتدی کے واسطے اکیلے کھڑا ہونا صفون کے پیچھے جسوقت کہ صفون مین جگہہ خالی ہووے یعنے اگر جگہہ خالی ہووے تو اُسی جگہہ کھڑا ہووے تا کہ وہ جگہہ بھر جاوے اور اگر صفون مین جگہہ خالی نہووے تو پیچھے کھڑا ہونا مکروہ نہین ہی اور اگر کسی شخص کو صف مین سے اپنی طرف کھینچ لیوے

فصل پندرہوین وتر کی نماز کے بیان مین * وتر تین رکعت واجب ہی تین رکعت کے بعد سلام پھیرے اور تینون مین الحمد کے بعد سورہ پڑھے اور تیسری رکعت مین رکوع کے پہلے ہاتھ اُٹھاتاہوا تکبیر کہے بعد اسکے دعا قنوت پڑھے اور دعا قنوت یہہ ہی * اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَستَعِینُکَ وَنَستَغفِرُکَ وَنُؤمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیکَ وَنُثنِی عَلَیکَ الخَیرَ وَنَشکُرُکَ وَلَا نَکفُرُکَ وَنَخلَعُ وَنَترُکُ مَن یَّفجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعبُدُ وَلَکَ نُصَلِّی وَنَسجُدُ وَاِلَیکَ نَسعٰی وَنَحفِدُ وَنَرجُو رَحمَتَکَ وَنَخشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالکُفَّارِ مُلحِقٌ * ف * ملحق کی حے کو کسرہ پڑھے اور نترک کے کاف کو پیش پڑھے زبر پڑھنا خطاہی * مسلہ اگر کوئی شخص دعا قنوت نہ جانے تو یہہ آیت پڑھے * رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنیَا حَسَنَۃً وَّفِی الاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ * یا تین مرتبہ اَللّٰھُمَّ اغفِرلِی کہے یا تین مرتبہ یارب کہے * اور وتر کے سواے دوسری نماز مین قنوت نہین ہی * مسلہ * اگر امام شافعی مذہب ہووے اور وتر مین رکوع کے بعد وہ قنوت پڑھے تو مقتدی بھی پڑھے اور اگر امام فجر کی نماز مین دعا قنوت پڑھے تو مقتدی نہ پڑھے بلکہ چپ کھڑا رہے * اور بعد سلام پھیرنے وتر کے کہے * سبحان

مثلا گوشت وغیرہ اگرچہ تھوڑی ہووے اُسکا نگلنا اور
سجدہ مین جاتے وقت دونون ہاتھ زانو کے پہلے زمین پر
رکھنا بغیر عذر کے اور اُٹھنے وقت اُسکے اُلٹے کرنا یعنے ہاتھ
کے پہلے زانو اُٹھانا بغیر عذر کے * اور کسنا وہ رکھنا اُنگلیون کا
سوا ے رکوع کے اور تھوکنا اور ناک چھنکنا اور کسی سورہ
کا مقرر کرنا کہ سوا ے اُسکے نماز مین نہ پڑھے * اور ایک رکعت
مین دو سورہ کا پڑھنا بیچ کی ایک سورہ چھوڑ کے اور پچھلی
سورہ کو پہلے پڑھنا اگرچہ دو رکعت مین ہووے مثلا پہلی
رکعت مین قل ہو اللہ پڑھے اور دوسری مین تبت ید اور
نماز کا طول کرنا اِس قدر کہ مقتدیون کو گران معلوم ہووے اور
نماز کو ہلکی کرنا مقتدیون کی جلدی کے واسطے اور ایک ہی
سورہ دوبار پڑھنا ایک رکعت مین فرض نماز مین اور آستین
کہنیون کے اوپر تک اُٹھانا اور تکیہ کرنا عصا یا دیوار یا ستون پر
بغیر عذر کے * مسئلہ * مصحف اور شمشیر یا شمع اور
چراغ آگے ہوئے تو کچھ کراہت نہین ہی مگر آگ جلتی
ہوئی مکروہ ہی * مسئلہ * کمر باندھے ہوئے نماز پڑھنا مکروہ
نہین ہی یہ مسئلہ شرح اوراد سے لکھا ہی *

سوآٹھ رکعت سے زیادہ کی نیت نہ باندھے اور ابی حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک افضل ہی چار رکعت کی نیت باندھنا دن اور رات دونوں مین * مسئلہ * فرض کی نماز مین دو رکعت مین قراءت فرض ہی اور وتر اور سنت اور نفل مین سب رکعت مین * مسئلہ * جب نفل نماز قصد سے شروع کرے تب اُسکا تمام کرنا فرض ہو جاوے *

فصل سترہوین تراویح کے بیان مین * تراویح بیس رکعات عشا کے بعد اور وتر کے پہلے رمضان کے چاند رات سے آخر تک جماعت کے ساتھ اور بغیر جماعت کے بھی مردون اور عورتون دونون کے واسطے سنت موکدہ ہی * جب چاہے کہ تراویح ادا کرے تو بیس رکعت کو دس سلام سے ادا کرے یعنے دو رکعت کی نیت باندھے دو رکعت تمام کرکے دونون طرف سلام پھیرے اور چار رکعت کے بعد چار رکعت کے موافق بیٹھے اور تین مرتبہ یہہ تسبیح پڑھے سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوْتِ سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّۃِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا

الملك القدوس تین بار اور تیسری بار آواز کو کھینچے اور بلند کرے

یہہ حصن حصین اور مشکوۃ مصابیح کا مضمون ہی * اور بعد وتر کے دو رکعت ہلکی نفل بیٹھ کے پڑھنا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہی مشکوۃ میں

فصل سولہیں سنتوں کے بیان میں * فجر کی نماز کے پہلے اور ظہر کی نماز کے بعد اور مغرب کی نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد دو رکعت سنت ہی * اور ظہر کی نماز کے پہلے اور جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت سنت ہی اور امام ابویوسف رحمہ اللہ کے نزدیک جمعہ کے بعد چھہ رکعت سنت ہی پہلے چار رکعت پڑھہ کے تب دو رکعت سنت پڑھے اور یہہ محیط میں ہی * اور عصر کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے پہلے اور عشا کی نماز کے بعد چار رکعت مستحب ہی اور مغرب کی نماز کے بعد بعضی چھہ رکعت مستحب ہی * مسئلہ * مکروہ ہی دن کو ایک سلام کے ساتھہ نفل چار رکعت سے زیادہ پڑھنا اور رات کو نفل آٹھہ رکعت سے زیادہ پڑھنا ایک ہی سلام کے ساتھہ * یہہ نہ کوئی خیال کرے کہ رات کو نفل زیادہ پڑھنا منع ہی اسکے یہہ معنے نہیں کہ دن کو چار رکعت سے زیادہ اور رات

رمضان کے وتر کو جماعت کے ساتھ نہ پڑھے * مسئلہ * تراویح
مین ایک ختم سنت ہی اگر امام حافظ قرآن ہو وے تو ایک
ختم تمام رمضان مین کرے اور اگر لوگ سستی کرین تب
بھی ایک ختم کو ترک نکرے * اور ترکیب ختم کی یہہ ہی
کہ اگر دس آیتہ ہر رکعت مین پڑھے تو ایک ختم ہو وے
اور اگر بیس آیتہ ہر رکعت مین پڑھے تو دو ختم ہو وے اور
اگر تیس آیتہ ہر رکعت مین پڑھے تو تین ختم ہو وے اور یہی محیط
مین لکھا ہی * مسئلہ * اگر امام حافظ قرآن نہو وے تو ہر رکعت
مین ایک مرتبہ قل ہو اللہ پڑھے یا کوئی سورہ قصار مفصل سے
پڑھے یا الم ترکیف سے آخر قرآن تک دو بار پڑھے تا کہ ہر رکعت
مین ایک سورہ پڑھی جاوے * اور اس کا حکم ختم کا ہی
اور یہہ قول احسن ہی * مسئلہ عمدۃ الاسلام مین سراجیہ
سے لکھا ہی کہ اگر شہر کے لوگ تراویح ترک کرین تو بادشاہ
اُن کے ساتھ لڑائی کرے اس سنت کے قایم کرنے کیواسطے
مسئلہ * تراویح اسواسطے سنت ہی کہ رسول خدا ﷺ نے
کتنی رات تراویح پڑھا جب کہ نمازی بہت جمع ہوئے
تب حجرۂ مبارک سے حضرت باہر نہ آئے اور عذر بیان فرمایا

وَرَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ * بعد اسکے دونوں ہاتھ چھاتی
کے برابر اٹھا کے یہہ مناجات پڑھے * اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ
وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ يَا خَالِقَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ بِرَحْمَتِكَ يَا عَزِيْزُ يَا
غَفَّارُ يَا كَرِيْمُ يَا سَتَّارُ يَا رَحِيْمُ يَا جَبَّارُ يَا خَالِقُ يَا بَارُّ اَللّٰهُمَّ
اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ يَا مُجِيْرُ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ * اسی طرح ہر چار رکعت کے بعد یہی تسبیح
اور یہی مناجات پڑھے اور جب بیس رکعت نماز ہو لے
تب وتر کو جماعت کے ساتھ ادا کرے اور امام وتر کو بلند
آواز سے پڑھے اور مقتدی چپ رہے اور رکوع اور سجدے
مین امام کی تابعداری کرے جماعت کی طرح پر * اور امام وتر
مین پہلی رکعت مین الحمد کے بعد سبح اسم یا انا انزلنا
پڑھے اور دوسری مین قل یا ایہا الکافرون پڑھے بعد
اس کے بیٹھے اور التحیات پڑھ کے اٹھے اور فاتحہ کے بعد
قل ہو اللہ بلند آواز سے پڑھے بعد اسکے دونوں ہاتھ کان کی
لہر تک پہنچا کے تکبیر بلند کہے اور دعا قنوت پڑھے اور مقتدی
بھی دعا قنوت پڑھے * بعد اسکے رکوع سجدہ کر کے نماز تمام
کرے اور دعا قنوت ہاتھ باندھے ہوئے پڑھے * مسئلہ * سواے

یا مینہہ ہمیشہ برسنے لگے یا گرجے یا بھونچال آوے یا تمام عالم مین بیماری ہووے تو ایسے وقت مین نماز اور دعا مین مشغول ہونا سنت ہی * مسئلہ * نفل اور سنت کی جماعت مکروہ ہی مگر تراویح اور کسوف کی * مسئلہ * کسوف کی نماز مکروہ وقت مین ادا نکرے یہہ دونون مسئلہ عمدۃ الاسلام سے لکھا ہی *

فصل اُنیسوین استسقا کی نماز کے بیان مین * استسقا کہتے ہین پانی طلب کرنے کو * جب مینہہ نہ برسے تب مسلمانین جمع ہووین اور میدان مین جاوین اور دعا کرین اور استغفار کہین قبلہ کی طرف منہہ کر کے اور اکیلے اکیلے نماز ادا کرین بغیر خطبے اور جماعت کے * اسی طرح تین روز باہر نکلین اور ان تینون روز استغفار بہت کہین اس واسطے کہ استغفار کو مینہہ کے طلب کرنے مین بڑا اثر ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی * فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا * یہہ آیت سورۂ نوح مین ہی یہہ بات نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا تھا * خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ گناہ بخشواو اپنے رب سے بیشک وہ بخشنے والا ہی * اور جب تم توبہ کرو اور گناہ بخشواو تو اللہ تعالی تم پر بدلی بھیجے خوب

کہ اگر مین اس نماز کو ہمیشہ ادا کرون تو یہہ خوف ہی کہ تم سبھون پر فرض ہو جاوے اور اُسکا ادا کرنا تم پر مشکل ہووے * حضرت نے اُمت پر شفقت فرمایا اور ہمیشہ نہ پڑھا * اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ ادا فرمایا اسواسطے کہ خوف فرض ہونے کا نہ تھا * فصل اٹھارھوین کسوف اور خسوف کے نماز کی بیان مین * کسوف کہتے ہین سورج گہن کو اور خسوف کہتے ہین چاند گہن کو * کسوف کے وقت سنت ہی کہ امام جمعہ کا آدمیون کے ساتھہ دو رکعت جماعت کے ساتھہ بغیر اذان اور اقامت اور خطبہ کے ادا کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے سب نمازون کی طرح پر اور نماز سے قراءت دراز کرے اور آہستہ پڑھے * جب نماز سے فراغت ہووے تب دعا مین مشغول ہووے جب تک کہ آفتاب روشن ہووے * اور اگر امام حاضر ہووے تو اکیلے اکیلے نماز پڑھین * اور جب ماہتاب مین خسوف لگے تب ہر کوئی نماز اور دعا مین اکیلے اکیلے مشغول ہووے جب تک کہ ماہتاب روشن ہووے * اور اسی طرح سے جو خوف کہ آگے آوے مثلا آندھی یا تاریکی یا دشمن ظاہر

جماعت نہ پاوینگے تو وہ شخص سنت کو ترک کرے اور
جماعت مین ملے اور جو شخص جانے کہ اگر ہم سنت پڑھینگے تو
ایک رکعت فجر کی بھی پاسکینگے تو وہ شخص سنت فجر کی پڑھے
مسئلہ * اگر سنت فجر کی بغیر فرض کے فوت ہووے تو قضا
نہ کرے اور اگر قضا کرے تو آفتاب نکلنے کے بعد دوپہر تک
بعد دوپہر کے نہین * اور اگر سنت فجر کی فرض کے ساتھہ فوت
ہوئی اور دوپہر کے پہلے قضا کرے تو سنت بھی قضا کرے *
اور اگر دوپہر کے بعد قضا کرے تو فقط فرض ہی قضا کرے *
اور بعضے مشایخ کے نزدیک بعد دوپہر کے بھی سنت قضا
کرے * فوت کے معنے یہہ ہین کہ نماز جاتی رہے اور قضا کے معنے
یہہ ہین کہ اُس کا بدلا نماز پڑھے * اور جو سنت ظہر کی پڑھتا ہو
اگر جانے کہ سنت ادا کریگے تو فرض ملیگا یا نہ ملیگا دونون حالت
مین سنت کو ترک کرے اور جماعت مین ملے تب دونون
رکعت سنت جو فرض کے بعد ہی اُسکے پہلے یہہ چار رکعت
ادا کرے اور امام محمد کے نزدیک دونون کے بعد چار رکعت
ادا کرے * اور سواے فجر اور ظہر کی سنت کے کسی سنت
کی قضا نہین * مسئلہ * جو شخص کہ مسجد مین آوے اور اُس

مکروہ ہی * اور دوسری جماعت کے مقیم کو مکروہ نہین اگرچہ
اقامت کہی جاوے * اور دونون شخصون مین یہہ فرق ہی
کہ جس شخص نے ظہر یا عشا ایک مرتبہ پڑھا ہی اور وہ
اقامت کے وقت باہر نکلا تو مکروہ ہی اسواسطے کہ اُسکو
جماعت کی مخالفت کی تہمت لگیگی اور اگر باہر نہ نکلا اور نماز
پڑھا تو اُسنے جماعت کی موافقت کرلے کی فضیلت اور
نفل کا ثواب پایا تو تہمت کا اختیار کرنا اور فضیلت اور ثواب
سے منہہ موڑنا بہت بد ہی لیکن دوسری جماعت کا مقیم اگر
باہر نکلا اقامت کے وقت تو اُسکو تہمت نہ لگیگی اسواسطے
کہ اُس کا قصد جماعت کی درستی اور بہتری کا ہی * اور
اگر نہ نکلا تو اُسنے وہ فضیلت اور ثواب نہ پایا بلکہ دوسری
جماعت مین خلل ڈالا * اور جس شخص نے فجر یا مغرب
یا عصر کی نماز پڑھا ہی وہ باہر نکلے اگرچہ اقامت کہی جاوے
اسواسطے کہ اگر وہ نماز پڑھیگا تو نفل ہو جاوےگی اور نفل
فجر اور عصر کے بعد مکروہ ہی اور مغرب مین اسواسطے
نہ پڑھے کہ تین رکعت نفل کی شروع مین نہیں آئی ہی *
مسئلہ * جو شخص جانے کہ اگر ہم فجر کی سنت پڑھینگے تو

ترتیب جاتی رہتی ہی * ایک جب وقت تنگ ہووے کہ
اگر قضا پڑھے تو ادا ملے تو اُس وقت ترتیب ضرور نہین ہی *
اور اگر اِس قدر وقت باقی ہووے کہ وقتی نماز کے ساتھہ
بعضے فوت نماز بھی پڑھہ سکے تو وہ شخص جس قدر کہ
اُس وقت مین سماوے اُس قدر فوت نماز وقتی نماز کے ساتھہ
ادا کرے * جس طرح سے کسی کی عشا اور وتر فوت ہوئی
اور فجر کا وقت باقی نہ رہا مگر اِس قدر کہ اُس مین پانچ رکعت
سماوے تو اِس صورت مین وتر کی نماز قضا پڑھے اور فجر
ادا کرے پھر آفتاب نکلنے کے بعد عشا کی قضا پڑھے * یا کسی
کی ظہر اور عصر فوت ہوئی اور مغرب کا وقت نہ باقی رہا مگر
اِس قدر کہ سات رکعت پڑھہ سکے تو اِس صورت مین پہلے
چار رکعت ظہر پڑھہ کے تین رکعت مغرب پڑھے * دوسرے
بھول جانے سے ترتیب جاتی رہتی ہی یعنے اگر کسی کے تین
کوئی نماز فوت ہوئی تھی اور اُس نماز کو وہ بھول گیا اور اُسنے
وقت کی نماز ادا کیا تب اُسکو یاد آیا کہ اُسکی ایک وقت کی
نماز فوت ہوئی ہی تو وہ نماز وقتی جو پڑھہ چکا ہی درست ہی
پھر اُس کو نہ دہراوے اور اُس فوت کی قضا پڑھے *

مسجد مین نماز پڑھی گئی ہو تو سنت پڑھے فرض کے پہلے اگرچہ اُسنے جماعت نہین پایا لیکن جب وقت تنگ ہو تو سنت کو ترک کرے اور فرض کو ادا کرے فرض کے فوت ہونے کی دہشت سے * مسئلہ * امام رکوع مین گیا تو جس شخص نے اقتدا کیا اور اُسنے ملنے مین اس قدر دیری کیا کہ امام نے سر اُٹھا لیا تو اُسنے رکعت کو نہین پایا *

فصل اکیسوین فوت نمازون کی قضا پڑھنے کے بیان مین *

پانچون وقت کی نماز اور وتر مین سے اگر سب فوت ہو جاوے یا تھوڑی تو ترتیب فرض ہی مثلا کسی کی پانچ وقت کی نماز فوت ہوئی تو اُسکو ترتیب نگاہ رکھنا ضرور ہی * پہلے فوت نماز کی قضا پڑھ لے تب وقتی پڑھے * اور اگر فوت نماز کی قضا پہلے نہ پڑھے تو وقتی نماز درست نہووے * اور اسی طرح اگر کسی کی ایک نماز فوت ہو گئی تو پہلے اُسکی قضا پڑھے بعد اُسکے وقتی پڑھے * اور اگر کسی کی وتر فوت ہو تو اُسکا فجر کا فرض درست نہووے جب تک کہ وتر کی قضا نہ پڑھے * اور ترتیب کے معنے سیدھے کام کرنا یعنے پہلے فوت نماز کی قضا پڑھ لے بعد اُسکے وقتی پڑھے * اور تـ ... سد

تو پھر پڑھے بعد اُسکے ظہر دہراوے * مسئلہ * عمدۃ الاسلام
مین عقیدہ نجاح سے لکھا ہی کہ اگر ایک شخص اپنے گناہون سے
توبہ نصوحہ کرے تو معاف ہو جاوے ہے لیکن نمازین جو اُس سے فوت
ہوئی ہین جب تک اُسکی قضا نہ پڑھے تب تک اُسکی
گردن سے نہ اُترے مگر حسنے کہ وقت سے تاخیر کیا ہی اُمید ہی
کہ توبہ کرنے سے وہ عفو ہووے اللہ تعالی کے کرم و فضل سے
فصل بائیسوین سہو سجدے کے بیان مین * نماز کے کسی
واجب کو سہو سے ترک کرنے کے سبب دو سجدہ
سہو کا ایک سلام کے بعد واجب ہوتا ہی * اور سجدہ سہو
کی یہہ ترکیب ہی کہ آخری قعدہ مین تشہد کے بعد ایک
طرف سلام پھیر کے دو سجدہ کرے تب بعد اُسکے پیچھے
التحیات اور درود اور دعاے ماثورہ پڑھکے نماز سے
فراغت کرے * مسئلہ * شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ سجدہ
سہو کا واجب ہوتا ہی جسوقت کہ نماز کے کسی رکن کو
مقدم کرے یعنے اُسکے ادا ہونے کے وقت سے پہلے ادا کرے
جسطرح سے رکوع کرے قراءت کے پہلے یا نماز کے کسی رکن
کے ادا کرنے مین دیری کرے جسطرح پچھلی التحیات کے

تیسرے جب بہت نمازین فوت ہووین اور بہت نماز کے
یہہ معنے کہ چھہ سے کم نہووے جب کبھی سے چھہ نماز فوت ہوئی
تب ترتیب ضرور نہین * خواہ وہ فوت نماز پرانی ہووے خواہ
نئی اُس کے یاد رکھتے ہوئے وقت کی نماز درست ہی * اور
اگر بہت نماز کسی کی فوت ہووے اور ادا کرنے کرنے کم
ہو جاوے تو اُس شخص کو ترتیب ضرور نہین * مثلا ایک
شخص کی چھہ نماز ایک مہینے کی نماز فوت ہوئی تھی اور اُس
نے قضا پڑھنا شروع کیا یہان تک کہ دو تین وقت کی باقی
رہی تو وہ ترتیب جو جاتی رہی تھی وہ نہ پھریگی اُس فوت نماز
کے یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا درست ہی مگر جب
سب نماز کی قضا پڑھہ چکے تب اُسکو ترتیب نگاہ رکھنا فرض ہی
مسلہ * ایک شخص کی چھہ نماز فوت ہوئی تھی اور ایک
مہینے کے بعد ایک وقت دوسرا بھی فوت ہوا تو اِس
ایک نماز کو اُس چھہ مین ملا دیوے اور اُس ایک نماز کے
یاد رکھتے ہوئے وقتی نماز ادا کرنا درست ہی * مسلہ * ایک
شخص ظہر کی نماز مین تھا کہ اُسکو شک ہوئی کہ مین نے فجر
پڑھا ہی یا نہین اور فراغت کے بعد یقین ہوا کہ فجر نہین پڑھا

کے ترک کرنے مین گناہ ہی اور اُسکی نماز بغیر سجدہ
سہو کے درست ہو ویگی مگر نقصان کے ساتھہ * اور واجب
کو سہو سے ترک کرنا نماز کے نقصان کا موجب ہی اور
سجدہ سہو کا اُسی نقصان کے درست کرنے کے واسطے
ہوتا ہی * اور سنت ترک کرنا قصد سے موجب گناہ کا ہی
اور ثواب کو دور کرتا ہی اور اگر بھول کے سنت ترک
کرے تو اُس پر کچھ نہین * مسلہ * شرح وقایہ مین ہی کہ مقتدی
کے سہو سے سجدہ سہو کا واجب نہووے * اگر امام
سجدہ نہ کرے تو مقتدی پر بھی واجب نہووے یعنے مقتدی
بھی نکرے * اور مسبوق بھی امام کے ساتھہ سجدہ سہو کا
کرے تب بعد اُسکے اپنی نماز پوری کرے * مسلہ * شرح وقایہ
مین ہی کہ اگر کوئی شخص پہلے قعدے کو سہو کرے تو اگر وہ
بیٹھنے کے نزدیک ہی تو بیٹھہ جاوے اور اُس پر سہو کا
سجدہ نہین ہی اور اگر قیام کے نزدیک ہی تو کھڑا
ہوجاوے اور سجدہ سہو کا کرے * اور اگر کوئی ظہر کی نماز مین
مثلاً آخری قعدے کو سہو کرکے پانچوین رکعت کے واسطے
کھڑا ہوا تو جب تک کہ پانچوین رکعت کا سجدہ اُس نے نہین

اوپر کچھ زیادہ پڑھ گیا اُس سبب سے تیسری رکعت کے قیام مین دیری ہوئی * یا کسی رکن کو دو مرتبہ کرے جسطرح سے دو رکوع کرے * سوال * اِس میں تو کوئی واجب ترک نہین ہوا بلکہ ایک رکن اور زیادہ ہوا سجدہ سہو کا اِس مین کس واسطے واجب ہوا * جواب * شرح اوراد مین لکھا ہی کہ جسوقت ایک رکن کو دو مرتبہ کیا تو اُس کے پاس کا جو رکن تھا اُس کے ادا کرنے مین دیری کیا اور اُس رکن کا ادا کرنا بغیر تاخیر کے واجب ہی تو اُس نے واجب ترک کیا * اور ہر فرض اور واجب کو اُس کے مقام پر ادا کرنا واجب ہی جیسا کہ اوپر لکھہ چکے * یا کسی واجب کو بدل ڈالا جس طرح سے آہستہ پڑھنے کے مقام پر بلند پڑھا یا بلند کے مقام پر آہستہ پڑھا یا کسی واجب کو سہو سے ترک کیا جسطرح سے پہلا قعدہ ترک کیا * خلاصہ یہہ کہ واجب کے ترک کرنے سے سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہی کوئی واجب ہو * مثلا کسی نے دعا قنوت یا عیدین کی تکبیر سہو سے ترک کیا تو اُس پر سجدہ سہو کا واجب ہوگا * مسئلہ * فرض کے ترک کرنے سے سہو سے ہووے یا قصد سے نماز باطل ہوتی ہی اور قصد سے واجب

سے پانچوین رکعت کیطرف اُٹھا تو اِس صورت مین مقتدیوں
تابعداری امام کی نکرین اِس واسطے کہ جان بوجھہ کے خطا کرنا
نچاہئے بلکہ بیٹھے رہین اگر سجدہ سے کے پہلے امام پھرا اور
سلام پھیرا تو اُسکے ساتھہ سلام پھیرین اور اگر پانچوین
رکعت مین سجدہ کیا تو مقتدی لوگ سلام پھیرین یہہ مسئلہ
شرح اورالواو ذخیرہ الاسلام مین ہی * مسئلہ * جس شخص
پر سجدہ سہو کا ہی اُسنے اگر آخر نماز مین سلام پھیرا تو اگر اُسنے
اِس سلام کے بعد سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ وہ نماز سے
باہر نہین نکلا یہان تک کہ اگر اُسکے سلام پھیرنے کے بعد کسی نے
اقتدا کیا تب اُسنے سجدہ سہو کا کیا تو اُس کا اقتدا درست
ہوگا اور اگر اُسنے سجدہ سہو کا نکیا بلکہ نماز کو سلام کے
بعد چھوڑ دیا تو اُس کا اقتدا درست نہوگا کیونکہ وہ نماز سے
باہر نکلا * اور اِسی طرح اگر وہ سلام کے بعد قہقہہ مار کے
ہنسا تب اُسنے سجدہ سہو کا کیا تو حکم دیا جاویگا کہ اُسکا
وضو ٹوٹ گیا اِس واسطے کہ نماز کے بیچ مین قہقہہ پایا گیا *
اور اگر سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز چھوڑ دیا تو
اُس کا وضو نہین ٹوٹا کیونکہ وہ نماز کے باہر ہنسا * اور اِسی طرح

کیا ہی پھر پھیرے اور بیٹھے اور سجدہ سہو کا کرے اور
اگر پانچوین رکعت کا سجدہ کیا تو اُسکا فرض نفل ہو جاوے
چاہیئے کہ ایک رکعت دوسری بھی ملا وسے تا کہ چھہ رکعت
نفل ہو جاوے اور اگر قعدۂ آخری مین بیٹھے اور سہو سے
کھڑا ہو جاوے تو پھر بھیرے جب تک کہ پانچوین رکعت کے
واسطے سجدہ نہین کیا ہی اور سلام پھیرے اور اگر سجدہ کیا
پانچوین رکعت کے واسطے تو اُسکا فرض تمام ہوا چھٹین رکعت
ملا وے تا کہ چار رکعت فرض ہووے اور دو رکعت نفل*
اور اگر اُس نفل کو چھوڑ دیووے تو قضا بھی نکرے اسواسطے
کہ قصد سے شروع نہین کیا ہی کہ اُسکا تمام کرنا فرض ہوگا مگر
سجدہ سہو کا کرے واجب ترک کرنے کے سبب
اسواسطے کہ نماز سے باہر آنا فرض ہی اور اُسمین اُسنے
تاخیر کیا تو واجب ترک ہوا* اور یہہ دو رکعت جو نفل ہوئی
ہی سو یہہ نائب نہو گی اُس دو رکعت سنت ظہر کی جو فرض
کے بعد ہی یعنے اُن دونون کو اُس مین نہ حساب کرے بلکہ
دوسرے تحریمہ سے دونون رکعت سنت پڑھہ لیوے * مسلہ*
جب امام قعدۂ آخر مین التحیات کے موافق بیٹھا بعد اُسکے سہو

کہ ظہر کی تین رکعت پڑھا ہی یا چار رکعت اور اسکا دل کسی
پر گواہی نہین دیتا ہی تو تین ہی رکعت کو اختیار کرے اور ایک
رکعت دوسری پڑھے تا کہ چار رکعت بے شبہ ہو جاوے
مگر اس تین رکعت کے بعد بیٹھ لیوے تب چوتھی پڑھے
اسواسطے کہ اگر وہ چوتھی رکعت ہوئی ہووے تو آخری
قعدہ جو فرض ہی وہ نہ ترک ہووے یہہ مسلہ شرح وقایہ
مین ہی * فصل تئیسوین بیمار کی نماز کے بیان مین * جو بیمار
کہ کھڑا نہو سکے مرض کے سبب سے خواہ مرض پہلے سے رہا
ہووے خواہ اسی نماز مین ہوا ہووے تو نماز پڑھے بیٹھ کے
رکوع اور سجدے کے ساتھ اور اگر رکوع اور سجدہ بھی
نکر سکے تو بیٹھ کے سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدے کا
اشارہ رکوع کے اشارے سے زیادہ نیچا کرے * اور کوئی
چیز سجدے کے واسطے اسکے آگے اونچی نکی جاوے یعنے
تکیہ وغیرہ نرکھے * اور اگر بیٹھ بھی نہ سکے پیٹھ کے اوپر
چت لیٹے اور دونون پاوٗن کو قبلے کی طرف کرے یا کروٹ ہو کر
لیٹے اور اپنا منہہ قبلے کی طرف کرے مگر پیٹھ پر لیٹنا افضل ہی
اور سر کے اشارے سے پڑھے اور اگر اشارہ بھی نکر سکے

الگر سلام پھیرا اور سلام کے بعد اُسنے نیت مقیم ہونے
کی کیا تو اگر اُسنے سجدہ سہو کا کیا تو اُس کا فرض چار رکعت
ہو جاویگا اسواسطے کہ اُسنے مقیم ہونے کی نیت نماز کے بیچ
مین کیا اور اگر اُسنے سجدہ سہو کا نہ کیا بلکہ سلام کے بعد نماز ہی
چھوڑ دیا تو اُس کا فرض چار رکعت نہو گا اسواسطے کہ اسنے
مقیم ہونے کی نیت کے باہر کیا یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی
مسلہ * اگر کئی بار سہو کیا تو دو ہی سجدہ کفایت ہی اور
اگر سہو کیا اور سجدہ سہو ادا کیا اور دوسری بار پھر کیا تو
سجدہ سہو کا پھر کرے دوسری بار یہہ مسلہ عمدۃ الاسلام مین
صراحیہ سے لکھا ہی * مسلہ * جس شخص نے نماز مین شک
کیا اور وہ نہین جانتا ہی کہ ہم نے کتنی رکعت پڑھا تو اگر شک
کرنا اُسکی عادت نہین ہی اور اُسکو پہلی مرتبہ شک ہوئی ہی
تو نماز کو پھیر سے شروع کرے اور اگر اسکو بہت شک
ہوتی ہی تو دل مین ٹھہراوے جو کچھ کہ اسکے دل مین ٹھہرے
اسپر عمل کرے اسواسطے کہ جب بہت شک ہوئی ہی
تب نماز بار بار شروع کرنے مین حرج ہی اور اگر اسکے دل مین
کچھ نہ ٹھہرے تو کم کو اختیار کرے یعنے اگر اسکو شک ہوئی

مگر جب کوئی عذر ہووے تو درست ہی * مسئلہ * محیط مین لکھا ہی کہ نمازی کو لایق ہی کہ کشتی مین قبلے کی طرف منہہ کرے پھر جس جس طرف کشتی پھیرے وہ اپنے منہہ کو بھی قبلے کی طرف پھیرتا جاوے نماز کا شروع ہو خواہ درمیان قبلے کی طرف متوجہ ہونے مین سب برابر ہی * اِسواسطے کہ قبلے کی طرف منہہ کرنا قدرت کے وقت فرض ہی اور وہ قدرت رکھتا ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی وَحَیْثُ مَا کُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَکُمْ شَطْرَهٗ اور جس جگہہ کہ رہو تم سب جب چاہو کہ نماز ادا کرو تو پھیر وتم اپنے منہون کو کعبے کی طرف بخلاف چارپائے کے سوار کے کہ وہ قبلہ طرف منہہ کرنے سے عاجز ہی اِسواسطے کہ اگر وہ قبلہ طرف منہہ کرے اِس طرح پر کہ چارپایہ بھی چلے تو پھیر چلنا موقوف ہووے * مثلا اُسکو پورب جانا ہی اور وہ قبلے کی طرف منہہ کرے تو اُس مین اُسکا مطلب نہوگا کیونکہ بغیر چارپاے کے پھیرے ہوئے منہہ قبلے کی طرف نہو سکیگا اور اُس مین اِس کا حرج ہی اِسواسطے اُسپر معذور کا حکم دیا گیا قبلے کی طرف متوجہ ہونے مین * اور اگر چارپاے

تو نماز کی تاخیر کرے * آنکھہ اور بھون سے اور دل سے اشارہ
نکرے * اور رکوع سجدہ نہ کر سکے اور قیام کر سکے تو بیتھہ کے
اشارے سے نماز پڑھے اور بیتھہ کے اشارہ کرنا کھڑے ہو کے
اشارہ کرنے سے افضل ہی اسواسطے کہ بیتھنا سجدے
سے بہت نزدیک ہی * اور سجدے ہی سے مطلب ہی
اسواسطے کہ سجدے مین نہایت تعظیم ہی * اگر کوئی بیمار
نماز کے درمیان مین صحت پاوے تو اگر اشارے سے پڑھتا تھا
تو نماز کو پھر سرے سے شروع کرے اور اگر بیتھا ہوا رکوع
اور سجدے سے پڑھتا تھا تو نماز صحیح ہی باقی نماز کھڑا ہو کے
تمام کرے یہہ سب مسئلہ شرح وقایہ مین لکھا ہی * اور اگر
کوئی شخص دیوانہ ہوا یا اُسپر بیہوشی ہوئی ایک رات
دن تو جو نماز اُسکی فوت ہوئی ہی اُسکی قضا پڑھے اور اگر ایک
رات دن سے وہ بیہوشی یا دیوانگی ایک ساعت بھی زیادہ
گذری تو جو نماز کہ فوت ہوئی اُسکی قضا نہ پڑھے * فصل
چوبیسوین کشتی مین نماز پڑھنے کے بیان مین * شرح وقایہ
مین ہی کہ بہتی کشتی مین بغیر عذر بیتھہ کے نماز پڑھے تو درست ہی
اور اگر کنارے پر بندھی ہو تو بیتھہ کے درست نہین ہی

بلکہ اُس مین نماز کے واسطے رکوع اور سجدہ کرنے کا حکم ہی *
اور سورۂ فرقان اور سورۂ نمل اور سورۂ الم تنزیل
اور سورۂ ص اور سورۂ حم السجدۃ اور سورۂ والنجم اور
سورۂ اذا السماء انشقت اور سورۂ اقراء مین ہی * یا جو
شخص کہ سجدے کی کوئی آیت سنے اگرچہ اسنے سننے کا
قصد نہ کیا ہو اُسپر بھی سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی * مسئلہ
امام نے آیت سجدے کی پڑھا تو مقتدی بھی اُسکے ساتھ
سجدہ کرے اگرچہ اُس سے نہ سنا ہو اور اگر مقتدی نے پڑھا
تو سجدہ نہ کرے۔ تو نماز مین اور نہ نماز کے بعد * اور جو شخص
کہ نماز کے باہر ہووے اور سنے تو وہ بھی سجدہ کرے *
مسئلہ * ایک نمازی نے اس شخص سے آیت سجدے کی سنا
کہ جو اسکے ساتھ نماز مین نہین ہی تو سجدہ کرے نماز کے بعد *
اور اگر نماز ہی مین سجدہ کیا تو سجدہ نہ دہراوے نماز کو دہراوے *
مسئلہ * ایک شخص نے آیت سجدے کی سنا امام سے اور
اسکے ساتھ نماز مین نہ داخل ہوا یا دوسری رکعت مین داخل ہوا
یعنے جس رکعت مین سنا تھا اس مین ہین * دوسری رکعت
مین داخل ہوا تو سجدہ کرے نگر نماز مین نہین * اور اگر اسی

گا سو ار قبلے کی طرف جاتا ہووے تب اگر قبلے سے منہہ
پھیرے تو اُسکی نماز درست نہین ہی اور یہہ مسالہ محیط
کی چوبیسوین فصل مین ہی * فصل پچیسوین سجدۂ
تلاوت کے بیان مین * سجدہ تلاوت کا ایک سجدہ ہی
دو تکبیر کے بیچ مین * یعنے اللہ اکبر کہکر سجدے مین جاوے
اور اللہ اکبر کہکر سر اُٹھاوے اور نماز کی شرطین اِس سجدے
کے واسطے بھی ہین * اِس مین بدن چھپانا اور قبلہ طرف
منہہ کرنا اور طہارت سب داخل ہی * اور اس سجدے
مین ہاتھہ اُٹھانا اور تشہد پڑھنا اور سلام نہین ہی مگر
اِس سجدے مین سبحان ربی الاعلی تین مرتبہ کہے * اور
جو شخص کہ سجدے کی چودھون آیتون مین سے کوئی آیت
پڑھے اُسپر سجدہ تلاوت کا واجب ہوتا ہی * اور سجدے
کی آیت سورۂ اعراف اور سورۂ رعد اور سورۂ نحل اور
سورۂ بنی اسرائیل اور سورۂ مریم کے آخر مین ہی اور
سورۂ حج مین دو آیت سجدے کی ہی اُس مین سے پہلی
آیت سجدۂ تلاوت کی ہی * اور دوسری آیت مین جو
ارکعوا اور اسجدوا کی لفظ ہی اُس مین سجدہ نہین ہی

اُس کھونٹی تک جانے مین مجلس بدلتی ہی * تو اگر ایک شخص
آیت سجدے کی پڑھے اور وہ اِس کھونٹی کے پاس سنے اور
پھر اُس کھونٹی تک جاوے اور پھر آوے اور وہ شخص
پھر وہی آیت پڑھے تو اِس صورت مین سننے والے پر
دو سجدہ واجب ہو ویگا کیونکہ مجلس بدلی اور پڑھنے والے
پر ایک ہی کیونکہ وہ ایک ہی مجلس مین بیٹھا رہا یا ایک شاخ
پر سے دوسری شاخ پر جاوے تب بھی مجلس بدلتی ہی * اور
اگر پڑھنے والا مجلس بدلے اور سننے والا ایک ہی جگہہ پر بیٹھا
رہے تو پڑھنے والے پر دو سجدہ ہو ویگا اور سننے والے پر ایک
ہی * جانو تم سب کہ اِس مقام مین مجلس بدلتی ہی دوسرا کام
شروع کرنے مین اور ایک مکان سے دوسرے مکان پر جانے
مین مگر مسجد اور گھر کا گوشہ ایک ہی مکان کے حکم مین
ہی اِس دلیل سے کہ اگر مسجد کے گوشے مین اقتدا کرے
تو اُسکا اقتدا درست ہی اور وہ ایک ہی مکان مین داخل
ہی اور ایک درخت کی شاخین جدا جدا مکان ہین * مسئلہ *
مکروہ ہی کہ سجدے کی آیت کو ترک کرے اور باقی
سورہ پڑھے اسواسطے کہ اُس سے انکار کا شبہہ معلوم ہوتا ہی *

رکعت مین داخل ہوا تو اگر امام کے سجدہ کرنے کے پہلے
داخل ہوا تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اور اگر اسی رکعت کو
امام کے سجدہ کرنے کے بعد پایا تو سجدہ نہ کرے * اور وہ سجدہ
تلاوت کا جسکا مقام نماز مین ہی اسکو نماز کے باہر نہ قضا کرے *
مسئلہ * ایک شخص نے آیت سجدے کی پڑھا تب بعد
اسکے نماز شروع کیا اور پھر دہرایا سجدے کی آیت کو
تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت کرتا ہی اور اگر
آیت سجدے کی پڑھا اور سجدہ کیا تب نماز شروع کیا اور
پھر سجدے کی آیت دہرایا تو دوسرا سجدہ کرے *
مسئلہ * اگر ایک آیت سجدے کی ایک ہی مجلس
مین بار بار پڑھے تو ایک ہی سجدہ کفایت ہی * اور اگر کئی
آیت پڑھے ایک مجلس مین یا ایک آیت پڑھے کئی
مجلس مین تو ایک سجدہ کفایت نہین ہی * مثلا دو آیت
ایک مجلس مین پڑھا یا ایک ہی آیت دو مجلس مین پڑھا
تو اس صورت مین ایک ہی سجدہ کفایت نہوگا بلکہ
دو سجدہ کریگا اور مجلس کے بدلنے کا یہہ حد ہی کہ مثلا ایک
جولاہا دو کھونٹی گاڑے ہی اور تانا تنتا ہی تو اس کھونٹی سے

اونٹ اور پیادے کی معتبر ہی اور دریا مین ہوا کا موافق ہونا
معتبر ہی اور پہاڑ مین جوکچھ کہ پہاڑ کے لایق ہووے وہی معتبر ہی *
اور مسافر کے واسطے اگرچہ وہ سفر کسی گناہ کے قصد کا
موجب تک کہ وہ اپنے شہر مین نہ داخل ہووے یا آدھے
مہینے رہنے کی نیت نکرے کسی شہر مین یا گانون مین تب تک
اُس کے واسطے ہمیشہ رخصت ہی یعنے اجازت ہی کہ چار
رکعت والی نماز کو قصر کرے اور قصر کے معنے کم کرنا یعنے
چار کی دو کرے * پھر اگر نیت کیا مسافر نے آدھے مہینے سے
کم رہنے کی یا نیت کی آدھے مہینے رہنے کی دو جگہہ مین یا کسی
شہر مین داخل ہوا مگر اس ارادے پر کہ وہان سے نکل جاوے یا
پرسون اور اسمین اسکو دیر ہوگئی تو ان صورتون مین قصر کرے
* اور اسی طرح سے ایک لشکر ہی اگر وہ دار الحرب
مین داخل ہوا یا اسنے دار الحرب کے قلعہ کو گھیر لیا یا اہل
بغی کے تئین دار الاسلام مین شہر کے باہر گھیر لیا تو ان سب
صورتون مین اگرچہ وہ سب اقامت کی مدت کی نیت کرینگے
مگر مقیم نہو وینگے اور نماز کو بھی قصر کرینگے اس واسطے کہ
وے سب مقیم نہیں ہوتے ہیں اقامت کی نیت کرنے سے

اور سجدے کی آیت پڑھنا اور باقی سورہ کو ترک کرنا مکروہ نہین ہی * اور مستحب ہی کہ ایک آیت یا دو آیت سجدے کی آیت کے پہلے ملا لیوے یعنے فقط اکیلی سجدے ہی کی آیت نہ پڑھے اسواسطے کہ کوئی شبہہ نکرے کہ اس آیت کو دوسری آیتون سے افضل جانتا ہی * اور بہتر ہی آہستہ پڑھنا اسواسطے کہ اکثر سننے والے لوگ بے وضو رہتے ہین یہہ سب مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ * تیسیر الاحکام مین دتاوے حجت سے لکھا ہی کہ اگر اس وقت سجدہ میسر نہووے تو مستحب ہی کہ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ کہے بعد اُسکے جب قادر ہووے تب سجدہ بجا لاوے * مسلہ * ابراہیم شاہی مین لکھا ہی کہ سجدۂ تلاوت مین یہہ مستحب ہی کہ جب چاہے کہ ادا کرے تب کھڑا ہووے تب بعد اُس کے سجدہ کرے پھر سر اُٹھاوے سجدے سے اور پھر کھڑا ہووے تب بعد اسکے بیٹھے

* فصل چھبیسوین مسافر کی نماز کے بیان مین * مسلہ * مسافر وہ شخص ہی جسنے تین رات دن کے چلنے کا قصد کیا میانی چال سے اور جدا ہوا اپنے شہر کی بستی سے * میانی چال جنگل مین

مین آ و ینگے تب تعبیر مالک کی نیت کے مقیم ہو جاو ینگے یہہ
دونون مسلہ تیسیر الاحکام سے لکہا * مسلہ * اگر مسافر نے
چار رکعت پوری پڑہا اور پہلے قعدے مین بیٹہا تو اُس کا
فرض تمام ہوا مگر گنہگار ہوا سلام کی تاخیر کرنے کے سبب سے
اور اللہ تعالی کا صدقہ قبول نکرنے کے شبہہ سے اور دو رکعت
جو اُسنے زیادہ پڑہا سو نفل ہوئی * اور اگر بیچ مین نہ بیٹہا تو
اُس کا فرض باطل ہوا پہلا قعدہ ترک کرنے کے سبب سے
کیونکہ مسافر کے واسطے وہ آخری قعدہ ہی * اور آخری
قعدہ فرض ہی اور فرض کے ترک سے نماز باطل ہوتی ہی
یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * ایک مسافر ہی کہ اُسکی
امامت مقیم نے کیا نماز کے وقت مین تو مسافر چار رکعت
ادا کرے اور وقت کے بعد مقیم مسافر کی امامت نکرے
اسواسطے کہ وقت مین مسافر کا فرض بہی امام کی تابعداری
کے سبب اُسپر چار ہو جاتا ہی اور وقت کے بعد اُسکا فرض
ہرگز نہین بدلتا ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی * مثلا اگر مسافر
کی ظہر اور مقیم کی ظہر فوت ہوئی تو مقیم کی اقتدا مسافر
نکریگا اسواسطے کہ اُس نماز کے وقت مسافر پر دو ہی رکعت

مگر بیچارے لوگ اپنے خیمون مین اگر آدھے مہینے کی اقامت
کی نیت کریںگے تو وہ مقیم ہو جاوینگے اسواسطے کہ اُنکی اقامت
کی نیت شہر کے باہر درست ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی *
فائدہ * اقامت کے معنے رہنے کے ہیں اور مقیم کے معنے
رہنے والا * اور فقہ کے علم مین اس سے مراد ہی کہ جو شخص
آدھے مہینے یعنے پندرہ روز رہنے کی ایک شہر یا گانون مین
نیت کرے یعنے ارادہ کرے کہ مین یہان پندرہ روز رہونگا تب
وہ شخص مقیم ہو جاوے * مسئلہ * مسافر کے حق مین چار گانی
نماز فی الفور آبادانی کے چھوڑتے ہی دوگانی ہو جاتی ہی اور
رمضان مبارک کے روزہ مین افطار کرنیکی رخصت ہو جاتی ہی *
پھر اگر وہ چاہے کہ روزہ رکھے تو افضل ہی یہہ مضمون
عمدۃ الاسلام اور تیسیر الاحکام مین ہی * مسئلہ * بندگی کا سفر
جس طرح سے صحیح ہی اور گناہ کا سفر جس طرح سے رہزنی
برابر ہی یعنے مسافرون سے ہوگا * مسئلہ * مسافرت
اور اقامت کی نیت کرنے مین سردار معتبر ہی اُس کا
تابعدار نہیں * جس طرح سے عورت یا غلام یا سپاہی اُن
لوگون کے حق مین مالک کی نیت معتبر ہی مگر جب اصلی وطن

مثلاً ایک شخص کا وطن اقامت کسی جگہہ پر تھا پھر اُسنے دوسری جگہہ وطن اقامت کا کیا اگرچہ اُن دونون کے درمیان مین مدت سفر کی نہین ہی تو اِس صورت مین پہلی جگہہ وطن اقامت کی باقی رہیگی یہان تک کہ اگر وطن اقامت مین پھر داخل ہوا تو بغیر نیت اقامت کے مقیم نہووےگا * اور اِسی طرح سے اگر وطن اقامت سے اپنے وطن اصلی کی طرف جاوے تو وطن اقامت کا باقی نرہیگا * مسلہ * سفر اور حضر یہہ دونون فوت ہوئی نمازون کو نہین بدلتے ہین یعنے جسوقت کہ سفر کی فوت نمازون کو حضر مین قضا کرے تو قصر کرے اور اگر حضر کی فوت نمازون کو سفر مین قضا کرے تو قصر نہ کرے * حضر کہتے ہین مقیم کے مکان کو یعنے سفر کا اُلٹا حضر ہی یہہ دونون مسلہ شرح وقایہ سے لکھا ہی *

فصل ستائیسوین جمعہ کی نماز کے بیان مین * جمعہ کے فرض ہونے کے واسطے نو شرطین ہین جس شخص مین وے نو شرطیں موجود ہووین تو اُس شخص پر جمعہ فرض ہووے * پہلی شرط یہہ ہی کہ شہر مین مقیم ہووے مسافر پر جمعہ واجب نہین * دوسری شرط یہہ ہی

فرض تھی پھر اگر فوت ہوئی تب بھی دو ہی رکعت ادا کرے *
مسئلہ * کنز مین لکھا ہی کہ مقیم کو مسافر کا اقتدا کرنا وقت اور
وقت کے بعد جائز ہی اگر دونون کا فرض ایک ہی ہی *
مثلاً فجر یا مغرب کی نماز دونون کی فوت ہووے تو اِس صورت
مین اقتدا درست ہووے * مسئلہ * اگر مسافر امام ہووے
اور مقیم مقتدی تو مسافر قصر کرے اور مقیم اپنی نماز پوری
پڑھے اور مستحب ہی مسافر کہہ دیوے اَتِمُّوْا صَلٰوتَکُمْ
فَاِنِّیْ مُسَافِرٌ یعنے تم لوگ اپنی نماز پوری پڑھ لو اور مین
مسافر ہون * مسئلہ * ایک شخص نے اپنے وطن اصلی کو
چھوڑ کے دوسری جگہہ وطن اصلی بنایا تو پہلا وطن اصلی باطل
ہوگا دونون وطن کے درمیان مین مدت سفر کی ہووے
خواہ نہووے یہان تک کہ اگر وہ پہلے وطن اصلی مین داخل ہوا
تو بغیر اقامت کی نیت کئے مقیم نہوویگا مگر وطن اصلی سفر
کرنے سے نہین باطل ہوتا یہان تک کہ اگر مسافر وطن اصلی
مین داخل ہوا تو فی الفور داخل ہوتے ہی مقیم ہو جاویگا ولیکن
وطن اقامت کا یعنے جس مقام مین پندرہ روز رہنے کی نیت
کیا ہی وہ باطل ہوتا ہی دوسری جگہہ کے وطن اقامت سے *

مسجد مین نہ سماوین اور شرح وقایہ مین اسی قول پر فتوی
ہی * خلاصہ یہہ کہ جو مقام ایسا ہی کہ اگر وہان کے لوگین
سب جمع ہووین تو وہان کی جو سب سے بڑی مسجد ہووے
اُس مین نہ سماوین تو وہ مقام شہر ہی * اور شہر کے کنارے
کی یہہ تفسیر ہي کہ جو مقام کہ شہر کے متصل ہووے اور
شہر کے فاید سے کیواسطے مقرر ہووے مثلا گھوڑ دوڑانے
کیواسطے یا لشکر اُترنے کیواسطے یا تیر اندازی کے واسطے
یا مردہ دفن کرنے کے واسطے یا جنازہ پڑھنے کے واسطے یا
اسی طرح دوسرے کامون کے واسطے مقرر ہووے تو وہ مقام
شہر کا کنارہ ہی * اور جمعہ پڑھنا حج کے موسم مین منا مین
خلیفہ کے واسطے اور امیر حجاز کیواسطے درست ہی * اور
امیر موسم کیواسطے اور عرفات مین درست نہین ہی *
اور دوسری شرط یہہ ہی کہ بادشاہ ہووے یا اُسکا نائب
فایدہ * جس طرح سے خطیب ہی اور یہہ عمدۃ الاسلام مین
لکھا ہي * اور نائب کے معنے محیط مین لکھا ہی کہ امیر ہووے
یا قاضی اور دونون ایک ہی بات ہی کیونکہ امیر اور قاضی اور
خطیب ایک ہي * مسئلہ شرح اوراد مین لکھا ہی کہ

کہ تندرست ہووے بیمار پر واجب نہین * تیسری شرط یہہ ہی کہ آزاد ہووے غلام پر واجب نہین * چوتھی شرط یہہ کہ مرد ہووے عورت پر واجب نہین * پانچوین شرط یہہ کہ بالغ ہووے لڑکون پر واجب نہین * چھٹین شرط یہہ کہ عقل ہووے دیوانے پر واجب نہین * ساتوین شرط یہہ کہ اسلام ہووے اور یہہ ظاہر ہی * آٹھوین شرط یہہ کہ آنکھہ سلامت ہووے اندھے پر واجب نہین * نوین شرط یہہ کہ پانون سلامت ہووے لنگڑے پر واجب نہین * اور اگر وہ شخص جس پر جمعہ واجب نہین ہی حاضر ہووے اور جمعہ ادا کرے تو درست ہی اور ظہر کا فرض اُس کا ادا ہو جاویگا اگرچہ اُس پر جمعہ واجب نہ تھا یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * اور جمعہ کے ادا ہونے کے واسطے چھہ شرطین ہین * پہلی شرط یہہ کہ شہر ہووے خواہ شہر کا کنارہ * اور شہر کی تفسیر مین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہی کہ جس جگہہ مین امیر اور قاضی ہووے شرع کا حکم پہنچاوے اور حدون کو قایم کرے اور بعضون کے نزدیک شہر وہ جگہہ ہی کہ جس وقت کہ وہان کے لوگین جمع ہوویں تو وہان کی بڑی

کے ساتھ خطبہ پڑھے اور اگر بغیر حکم کے بعد کے بہر طہارت کے
کسی نے خطبہ پڑھا درست ہوا مگر مکروہ ہی * یہہ سب مسئلہ
شرح اوراد سے لکھا * پانچوین شرط یہہ ہی کہ جماعت ہووے
اور جماعت کا حد یہہ ہی کہ امام کے سوا تین مرد ہوین اور
اگر امام کے سجدہ کرنے کے پہلے مقتدی چلے جاوین تو اُس
صورت مین امام ظہر شروع کرے اور اگر مقتدی نہیں چلے جاوین
اور تین مرد رہ جاوین یا امام کے سجدہ کرنے کے بعد چلے جاوین
تو اُن دونون صورتون مین امام جمعہ کو تمام کرے یہہ شرح وقایہ
مین ہی * چھٹھین شرط یہہ ہی کہ اذن عام ہووے یعنی تمام
لوگون کو حکم مسجد مین جانے کا ہووے اور جو شخص وہان
جاوے وہ جاوے یا وے یہان تک کہ اگر ایک جماعت مسجد
مین جمع ہووین اور دروازہ مسجد کا پھر بند کر دین اور جمعہ
ادا کرین تو اُس صورت مین جمعہ درست ہووے * اور
اِسی طرح سے اگر بادشاہ اپنے لشکر کے ساتھہ اپنے گھر
مین جمعہ پڑھنے کا ارادہ کرے تو اگر اپنے گھر کا دروازہ کھلا
رکھے اور آدمیون کے واسطے اذن عام دیوے یعنی حکم دیوے
کہ جو چاہے سو چلا آوے تو اُسکی نماز درست ہووے عوام

مناسب نہین ہی کہ جمعہ مین خطیب کے سوا کوئی دوسرا امام ہووے * مسلہ * فتاوے عالمگیری مین لکہا ہی کہ جس شہر مین بادشاہ کافر ہووے تو وہان مسلمانون کو جمعہ پرہنا درست ہی * جس شخص کو مسلمان لوگ قاضی ٹہراوینگے وہ قاضی ٹہرے گا * اور مسلمانون پر واجب ہی کہ ایک مسلمان شخص کو اپنا سردار مقرر کرین * تیسری شرط یہہ ہی کہ ظہر کا وقت ہووے یہانتک کہ اگر جمعہ کی نماز کے درمیان مین ظہر کا وقت جاتا رہے تو جمعہ باطل ہووے * چوتھی شرط یہہ ہی کہ نماز کے پہلے خطبہ ہووے * مسلہ * جمعہ مین دو خطبے سنت ہین اُن دونون خطبون مین اللہ تعالی کی صفت اور مومنون کے واسطے دعا اور نصیحت اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہووے اور کوئی آیت قرآن کی پڑہے * اور اُن دونون خطبون کے درمیان مین تہوڑا سا بیٹہے اور بیٹہنے کا یہہ اندازہ ہی کہ تمام عضوون مین آرام آجاوے یعنے بدن ستالیوے اور پہلے خطبے کو جہر سے پڑہے اور دوسرے کو بہی جہر سے پڑہے مگر پہلے سے کم * اور جاڑے کے دنون مین خطبہ دراز پڑہنا مکروہ ہی * اور کہڑے ہو کے طہارت

کے سوا سب نمازون میں امامت کے لایق ہی وہ جمعہ
مین بھی امامت کے لایق ہی یہہ مسلہ فتاوی محیط مین لکھا ہی
* مسلہ * مسافر لوگ جب کہ جمعہ کے روز شہر مین حاضر
ہووین اکیلے اکیلے نماز ظہر پڑھ لیوین اور اسی طرح سے شہر کے
لوگ جنکا اُن کا جمعہ فوت ہووے * اور قیدی اور بیمار
اکیلے اکیلے ظہر پڑھ لیوین کیونکہ اُن کے واسطے جماعت
مکروہ ہی * مسلہ * معذور اور قیدی کی ظہر جماعت کے
ساتھ جمعہ کے روز شہر مین مکروہ ہی جب کہ معذور کا
حکم بیان کیا تب غیر معذور کی ظہر بلا شبہہ مکروہ ہوئی یہہ
شرح وقایہ کے مضمون کا خلاصہ ہی * مسلہ * اور گانوین کے
لوگ اور جنگلی لوگ جن پر جمعہ واجب نہین ہی وے
جمعہ کے روز ظہر جماعت کے ساتھ پڑھیں اذان اور اقامت
کہکر یہہ مضمون بھی شرح اورادکا ہی * مسلہ * اور جس
شخص کو عذر نہین ہی اُس شخص کو جمعہ کی نماز کے پہلے شہر
مین ظہر پڑھنا مکروہ ہی اور پھر ظہر پڑھ کے جمعہ کی نماز کے
واسطے دوڑنا جس وقت کہ امام جمعہ کی نماز مین مشغول
ہووے ظہر کو باطل کرتا ہی جمعہ کی نماز پاوے یا نہین * یعنے ظہر

لوگین حاضر ہوین خواہ نہین * اور اگر دروازہ بند کرے یا
دربانون کو بہ تعال دیوے دروازون پر تاکہ لوگونکو اندر
آنے سے منع کرین تو اُس صورت مین جمعہ درست نہوے
یہہ مضمون محیط کا ہی * مسئلہ * جس مقام کے شہر ہووے
مین شک ہووے اور وہان کے لوگین جمعہ ادا کرین جمعہ
کی سب شرطون کے ساتھ تو مناسب ہی کہ وہان کے لوگین
جمعہ کے بعد چار رکعت ظہر کی نیت سے احتیاط کے واسطے
پڑھ لیوین اِسواسطے کہ اگر جمعہ ادا نہوا ہووے تو ظہر پڑھے
سے اُس وقت کا فرض اُس سے بے شبہہ ادا ہو جاویگا یہہ
مضمون محیط کا ہی * اور کنز العباد مین فتاوے واقعات سے
لکھا ہی کہ قاضی بدیع الدین رحمتہ اللہ نے کہا ہی کہ چار رکعت
جو جمعہ کے بعد ظہر کی نیت سے ہمارے ملک مین پڑھی جاتی ہی
اُن چارون رکعت مین فاتحہ کے بعد دوسری سورہ بھی
پڑھے اِسواسطے کہ اگر وہ چارون رکعت فرض ہو جاوینگی تو
سورہ پڑھنا کچھ ضرر نکریگا * اور اگر جمعہ کی نماز صحیح ہوگی اور
یہہ چار رکعت سنت ہو جاوینگی تو سنت مین سورہ پڑھنا
واجب ہی * مسئلہ * شرح وقایہ مین لکھا ہی کہ جو شخص کہ جمعہ

مین آدمی کا فائدہ ہی سب وخبردار کرنے کے واسطے اللہ
تعالی نے فرمایا ہی * مسلہ * شرح اوراد مین فتاوی حجتہ سے
لکھا ہی کہ اصل یہہ ہی کہ اذان جمعہ کے روز منارہ پر ہووے
اسواسطے کہ اذان دور نزدیک کے آدمی کو خبر کرنے کے
واسطے ہی جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی * یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی
ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ معنی اِسکے یہہ ہین کہ ای شرع کے
حکمون پر ایمان لانیوالے لوگو جب کہ اذان کہی جاوے نماز
کے واسطے جمعہ کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنے
کی طرف * اللہ کی یاد کہا نماز اور خطبے کو یعنے خواہش کرو
نماز اور خطبے کی طرف اور اُسکے واسطے دوڑو اور کوشش
کرو اور چہوڑ دیو خرید نا اور بیچنا * مسلہ * شرح وقایہ مین لکھا
ہی کہ جب امام خطبہ پڑھنے کو اُٹھے تب نماز اور بات کرنا
حرام ہو جاوے جب تک کہ خطبہ تمام نہووے اور جب امام
منبر پر بیٹھے تب اذان کہی جاوے دوسری بار امام کے آگے
اور لوگ امام کی طرف منہہ کرکے خطبہ سنین اور امام کہڑا
ہوکے باطہارت دو خطبہ پڑھے اِن دونون کے بیچ مین ایکبار

پھر پڑھ لیوے سے پہلے جو پڑھا تھا وہ باطل ہوئی * اور جو شخص کہ
جمعہ کی نماز مین شہر میں پاس ہو کے مسجد سے مین ملے تو وہ
شخص جمعہ کی نماز پوری کرے ظہر نہ پڑھے اُس نے جمعہ پایا
یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ * شرح وقایہ مین ہی کہ
جب پہلی اذان ہووے تب سب کوئی خریدنا بیچنا چھوڑ
دیوین اور جمعہ کی نماز کے واسطے دوڑین * اور شرح اوراد
مین لکھا ہی کہ جسوقت موذن جمعہ کے روز دوپہر ڈھلے
پہلی اذان کہے تب خریدنا اور بیچنا چھوڑ دیوین اور جمعہ کی
طرف متوجہ ہووین جیسا اللہ تعالی نے فرمایا ہی * اِذَا نُوْدِيَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِاللّٰهِ وَذَرُوا
الْبَيْعَ * یعنے جب اذان کہی جاوے نماز کے واسطے جمعہ
کے روز تب دوڑو تم سب اللہ کی یاد کرنے کی طرف اور
چھوڑو تم سب خریدنا اور بیچنا * اور بیع کی لفظ جو آیت
مین ہی اُس سے یہہ مراد ہی کہ بیع ہووے خواہ دوسری
چیز کہ جس مین آدمی مثال بیع کے مشغول ہو جاوے
اور جمعہ بھول جاوے لیکن بیع کا ذکر اسواسطے کیا
کہ بیع آدمی کے مقصدون مین بڑا مقصد ہی اور اُسی

قول کے موافق اُن پر اللہ کی رحمت ہو جیو کہ حدث حدث مین
مل جاتا ہی یعنے اگر چہ کئی حدث ہو سے لیکن ایک ہی مین
داخل ہو جاتا ہی جسطرح سے ایک مسلمان ہی کہ اُسکو
حدث ہوا اور پھر جنابت بھی ہوئی اور عید کا روز تھا یا عرفے کا
یا جمعہ کا تو جب وہ ایک غسل کریگا تب سب غسل اُس سے
ادا ہو جاوےگا * مسلہ * کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ
جو شخص جمعہ مین جاوے اُس کے واسطے مستحب ہی کہ
خوشبو مل لیوے اور اچھا کپڑا پہر لیوے اور ذخیرہ سے لکھا ہی
کہ جمعہ اور عیدین مین سوار ہو کے جانا درست نہین ہی مگر
پا پیادہ چلنا افضل ہی * فصل اٹھائیسوین عیدین کی نماز
کے بیان مین * مسلہ * مستحب ہی کہ عید فطر کے روز نماز
کے پہلے کھانا کھاوے اور مسواک کرے اور غسل کرے
اور خوشبو ملے اور اپنا اچھا کپڑا پہرے اور صدقہ فطر کا ادا
کرے اور مسجد کی طرف تکبیر آہستہ آہستہ کہتا ہوا جاوے
یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی اور صدقہ فطر کا بیان ہم آگے
لکھینگے * مسلہ اور عید کی نماز کے پہلے نفل نہ پڑھے اور جو شرط
کہ جمعہ کے واسطے ہی وہی شرط عید کے واسطے بھی ہی

بیٹھے اور جب خطبہ تمام ہووے تب اقامت کہی جاوے اور امام آدمیون کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے * مسلہ * کنز العباد مین لکھا ہی کہ ایک مرد ہی کہ وہ جمعہ کے روز خطبہ پڑھتے وقت یاد کرے کہ مین نے فجر کی نماز نہین پڑھا تو اُٹھے اور فجر کی نماز قضا پڑھے اور خطبہ نہ سنے جیسا کہ پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا ہی * مَنْ نَامَ صَلٰوۃً اَوْ نَسِیَھَا فَلْیُصَلِّھَا اِذَا ذَکَرَھَا فَاِنَّ ذٰالِکَ وَقْتُھَا * یعنے جو شخص کہ نماز کے وقت سو گیا یا اُس نماز کو بھول گیا اور اس سبب سے اُسکی نماز قضا ہو گئی تو چاہیے کہ اُس نماز کو پڑھے جس وقت کہ اُس کو یاد کیا اِس واسطے کہ جس وقت کہ اُسنے یاد کیا ہی وہی اُس نماز کا وقت ہی * اور دوسرے اِسواسطے کہ اگر وہ خطبے کے بعد فجر کی قضا پڑھیگا تو اُسکا جمعہ فوت ہوگا اور فتاوی محیط مین یہی لکھا ہی * فایدہ * کنز العباد مین ینابیع سے لکھا ہی کہ مستحب ہی جمعہ کے روز کہ امام پہلی رکعت مین سورۂ جمعہ اور دوسری مین سورۂ منافقون پڑھے * مسلہ * کنز العباد مین ہی کہ جمعہ کے روز غسل کرنا سنت ہی * مسلہ کنز العباد مین صلوۃ مسعودی سے لکھا ہی ہمارے عالمون نے

عید کی پڑھا اور کسی شخص نے اُسکے ساتھہ نماز نہ پڑھا تو وہ
شخص اُسکی قضا نہ پڑھے یہہ شرح وقایہ اور مختصر قدوری
مین ہی * مسئلہ * اور اگر عید کی نماز کسی عذر سے پہلے روز نہ
پڑھی گئی تو دوسرے روز پڑھے اور تیسرے روز نہ پڑھے
یہہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور فتاوی محیط اور
عمدۃ الاسلام کا ہی * مسئلہ * اور عید الضحی کے احکام عید
فطر کے موافق ہیں مگر عید الضحی مین مستحب ہی کہ جب
تک نماز نہ پڑھی جاوے تب تک کھانا نہ کھاوے اور نماز
کے پہلے کھانا کھانا مکروہ نہین ہی اور اسی پر فتوی ہی * اور
عید الضحی مین بلند آواز سے راہ مین تکبیر کہے اور خطبے مین
تکبیر تشریق اور قربانی کے احکام بتلاوے اور اگر کسی عذر سے
یا بے عذر کے نماز نہ پڑھی گئی تو تین روز تک نماز درست ہی
اور بعد اُس کے نہین اور عرفہ کے روز واقفین کی مشابہت
کے واسطے جمع ہونا کچھہ معتبر چیز نہین ہی کہ اُس سے
ثواب ہووے اسواسطے کہ ایک مکان خاص جسکو عرفات
کہتے ہین اُسمین حاضر ہونے کا حکم اللہ کی نزدیکی کے واسطے
پایا گیا ہی اور عرفات کے سواے دوسرے مکان مین نہین

واجب ہونے اور ادا ہونے کے حق مین یعنے جس شخص
پر جمعہ واجب ہی عید بھی واجب ہی اور جس شہر مین
جمعہ ادا ہووے عید بھی ادا ہووے مگر خطبہ عیدین مین
سنت ہی اور جمعہ مین فرض یہہ مضمون شرح وقایہ سے
لکہا * مسلہ * اور عید کی نماز کا وقت شروع ہوتا ہی جب
آفتاب ایک یا دو نیزے کے برابر بلند ہوتا ہی اور باقی
رہتا ہی جب تک کہ آفتاب نہین ڈھلتا ہی اور جب
آفتاب ڈھلتا پھر وقت نہین رہتا ہی یہہ مختصر قدوری اور
فتاوی محیط مین ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ *
اور امام مقتدیون کے ساتھہ دو رکعت نماز پڑھے اِس طرح
سے کہ پہلے تکبیر تحریمہ کی کہے تب ثنا پڑھے بعد اِسکے تین تکبیریں کہے
تب فاتحہ اور سورہ پڑھے تب رکوع کرے تکبیر کہتا ہوا اور
دوسری رکعت مین پہلے قرآن پڑھنا شروع کرے تب بعد
قرأت کے تین تکبیر کہے اور رکوع کے واسطے دوسری تکبیر
کہے اور چھہ تکبیرین جو زیادہ ہین اُن مین ہاتھہ اُٹھاوے اور
نماز کے بعد دو خطبہ پڑھے اُن دونون مین صدقہ فطر کے احکام
بتلاوے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * اور اگر امام نے نماز

تو اُس وقت امام دو گروہ کرے ایک گروہ کو دشمن کی
طرف کرے اور دوسرے گروہ کو اپنے پیچھے * اور اِس گروہ
کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے ساتھ اور جب
دوسرے سجدے سے سر اُٹھاوے تب یہہ گروہ دشمن کیطرف
جاوے اور دوسرا گروہ جو دشمن کیطرف گیا تھا وہ آوے
تب امام اُن سبھو کے ساتھ ایک رکعت پڑھے دو سجدے کے
ساتھ اور تشہد پڑھے اور سلام پھیرے اور یہہ گروہ سلام
نہ پھیرین اور دشمن کیطرف جاوین اور پہلے گروہ آوین اور
نماز پڑھین اکیلے اکیلے ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ
بغیر قرارت کے اور تشہد پڑھین اور سلام پھیرین اور
دشمن کی طرف جاوین * تب دوسرے گروہ کے لوگ
آوین اور ایک رکعت دو سجدے کے ساتھ با قرارت
اور تشہد پڑھین اور سلام پھیرین یہہ مسافر کا مسلہ ہی
اور اِسی سے فجر کا مسلہ بھی بوجھا گیا * پھر اگر امام مقیم
ہووے تو پہلے گروہ کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھے اور دو رکعت
دوسرے گروہ کے ساتھ اور مغرب مین پہلے گروہ کے ساتھ
دو رکعت پڑھے اور دوسرے کے ساتھ ایک رکعت *

یہہ شرح وقایہ مین ہی * فایدہ * اور وافقین کہتے ہمین اُن
لوگون کو جو ذی الحجہ کی نوین تاریخ کو عرفات مین حاضر ہوتے
ہمین * مسلہ * اور تکبیر تشریق کی یعنے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا
اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد عرفے کے فجر سے ہر فرض کے
بعد جو مردونکی جماعت کے ساتھہ پڑھا جاوے شہر کے مقیم پر
اور اُس عورت پر جسنے مرد کے ساتھہ اقتدا کیا ہی اور اُس
مسافر پر جو مقیم کا مقتدی ہی ایام تشریق کے آخر روز کے
عصر تک واجب ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی * فایدہ * اور
ایام تشریق کا نوین ذی الحجہ کے فجر سے تیرھوین ذی الحجہ
کے عصر تک ہی * مسلہ * اور مقتدی تکبیر تشریق کی ترک
نکرے اگرچہ امام ترک کرے * مسلہ * فتاوی محیط مین ہی
کہ باہر نکلنا عیدگاہ کی طرف عید کی نماز کیواسطے سنت ہی اگرچہ جامع
مسجد مین سب آدمی سماوین * مسلہ * محیط مین ہی کہ شہر سے
دور نجاوین بلکہ شہر کے کنارے بین عید کی نماز پڑھین اسواسطے
کہ عید کی نماز درست ہونے کی شرط شہر ہی اور شہر کا کنارہ بھی
شہر ہی * فصل اُنتیسوین خوف کی نماز کے بیان مین * مختصر
قدوری مین لکھا ہی کہ جسوقت کہ دشمن کا خوف زیادہ ہووے

وغیرہ ہی اُن پر مستعد ہو جاوے * مسئلہ * جو شخص مرنے
کے قریب ہووے اُسکے واسطے سنت ہی کہ اُسکا منہہ
قبلے کی طرف کر دیا جاوے دہنی کروٹ اور کلمہ شہادت کا
سکھلا دیا جاوے یہہ مضمون شرح وقایہ اور مختصر قدوری اور
ہدایہ کا ہی * مسئلہ * عمدۃ الاسلام مین لکھا ہی کہ اُسکے
نزدیک بیٹھہ کے کلمہ شہادت کا کہین اور کلمہ شہادت
کہنے کا اُسکو حکم نکیا چاہئیے شاید کہ تنگدلی اور بےخبری سے
دوسری بات کہہ دیوے * اور یہی تیسیر الاحکام مین بھی
لکھا ہی کہ اُسکے نزدیک کلمہ شہادت کا زور زور سے کہہ
یہی اُسکا یاد دلانا ہی * مسئلہ * جب وہ شخص مرے تب
اُسکی داڑھی باندھے اور اُسکی آنکھہ بند کرے اور خوشبو
آگ پر رکھہ کے اُسکا تخت اور کفن باسے اور باسنے کا
شمار طاق ہووے یعنے ایک یا تین یا پانچ مرتبہ اور باسنے مین
تعظیم مردے کی ہی * اور تخت پر رکھے اور کپڑا اُتارے اور اُسکی
عورت چھپاوے اور ایک بہی کپڑا کہ جو اُسکا عورت غلیظہ چھپانے
سکے اُسکی عورت پر رکھے اِسی پر فتوی ہی آسانی کے واسطے *
اور عورت غلیظہ دبر اور ذکر اور خصیتین کو کہتے ہہین * اور

اور نماز پڑھنے کی حالت میں لڑائی نکرین اگر لڑائی کرینگے تو نماز
باطل ہو گی اور اگر اسقدر سخت خوف ہووے کہ
گھوڑے سے اُترنے نہ سکیں تو اکیلے اکیلے سوار ہو کے
نماز پڑھیں رکوع سجدہ اشارے سے کریں * اور اگر قبلے
کی طرف کو منہہ نکر سکیں تو جس طرف چاہیں منہہ کریں یہان
تک مضمون مختصر قدوری کا ہی * مسلہ * شرح وقایہ مین
لکھا ہی کہ باطل کرتا ہی نماز کو لڑائی کرنا اور چلنا اور سوار ہونا *
خلاصہ یہہ ہی کہ یہہ کام نماز پڑھتے ہوئے منع ہین جیسے اِس
طرح پر منع ہین کہ نماز پڑھتے جاوین اور یہہ کام ین کرتے
جاوین * اور اِسطرح سے ایک رکعت پڑھ کے جانا دشمن
کیطرف اور پھر آکے اُسی نماز کو تمام کرنا یہہ تو درست ہی ہی
جیسا کہ پہلے لکھہ چکے * فصل تیسوین جنازے کے احکام کے
بیان میں * مسلہ * تیسیر الاحکام مین لکھا ہی کہ جب مریض
مرنے کے قریب ہووے تب سرتو توبہ کرے اور اگر اُسپر
کسی کا کچھہ حق ہووے تو اُسکو ادا کر دے اور جو کسی سے کچھہ
دشمنی ہووے تو اُسکو خوش کرے * اور جو جو سنت
ہووے جس طرح سے مونچھہ کے بال کم کرنا اور ناخن ترشوانا

بہتر ہین . سبب زیادہ بزرگی کے یہہ شرح وقایہ اور ہدایہ
اور مختصر قدوری کا مضمون ہی * اور سجدے کے عضو یہہ
ہین پیشانی * ناک * دونون ہاتھہ * دونون زانو * دونون
قدم * مسئلہ * شرح وقایہ مین لکھا ہی سنت کفن کی مرد کے
واسطے ازار اور پیراہن اور لفافہ ہی * اور لفافہ کہتے
ہین اُس چادر کو جو سب کپڑے کے اوپر لپیٹی جاتی ہی اور
متاخرین نے عمامہ بھی پسند رکھا ہی مگر خوب نہین * اور
عورت کے واسطے پیراہن اور ازار اور دامنی اور لفافہ
اور سینہ بند جس سے اُسکی پستان باندھی جاوے سنت
ہی * اور مرد کے واسطے ازار اور لفافہ بھی کفایت ہی
اور عورت کے واسطے ازار اور لفافہ اور دامنی بھی
کفایت ہی * مسئلہ * ضرورت کے وقت جو کچھہ موجود ہووے
وہی کفایت ہی یہہ عمدۃ الاسلام مین ہی * مسئلہ * ہدایہ
مین لکھا ہی کہ مرد کو ایک ہی کفن دینا یہہ مکروہ ہی مگر وقت
ضرورت کے وقت درست ہی * فایدہ * لفافہ اسقدر
ہووے کہ سر کے بال سے قدم تک چھپاوے اور ازار بھی
سر کے بال سے قدم تک ہووے یہہ مضمون محیط کا ہی *

وضو کرواوے بغیر کلی اور بغیر استنشاق کے اور اس
مردے کے اوپر وہ پانی جاری کرے کہ جسکو بیر کی پتی یا
اُشنان گھاس ڈال کے جوش کیا ہووے یہہ زیادہ صفائی
کیواسطے ہی * اور اگر بیر کی پتی یا اُشنان کا پانی میسر نہووے
تو فقط خالص پانی کفایت ہی * اور اُسکا سر اور ڈاڑھی
گل خیرو سے دھووے تاکہ خوب صاف ہو جاوے بعد اُسکے
مردے کو بائین کروٹ لٹاوے اور غسل دیوے اِسقدر کہ جو
بدن تخت سے ملا ہووے اُسکو پانی پہنچے تب بعد اِسکے
داہنی کروٹ لٹاوے اور اُسی طرح غسل دیوے اور پہلے
بائین کروٹ لٹانا اِسواسطے کہا کہ جس مین داہنی طرف سے
غسل شروع ہووے * تب اُسکو ٹیک لگا کے بٹھاوے
اور اُس کے شکم کو نرم نرم ملے پھر جو کچھ نکلے اُسکو دھووے
اور وضو اور غسل کو نہ دہراوے * تب بعد اِس کے ایک
کپڑے سے پانی پونچھے اور اُسکا ناخن نہ تراشے اور اُسکے بال
مین کنگھی نکرے اور اُسکے سر اور ڈاڑھی پر خوشبو ملے اور
سجدے کے ہر عضو پر کافور ملے اِسواسطے کہ خوشبو ملنا سنت
ہی * اور سجدے کے عضو مین خوشبو ملنے کے واسطے بہت

سے لکھا ہی کہ جیسا کپڑا آدمی کیواسطے زندگی مین پہرنا حلال ہی
مرد ہو ویسے خواہ عورت تو ویسے ہی کپڑے کا کفن دینا
بھی حلال ہی مرنے کے بعد اور افضل ہی سفید کپڑا انکو را
ہووے خواہ دھویا ہی مضمون محیط کا ہی * مسلہ * مردے پر نماز پڑھنا
فرض کفایہ ہی یعنے اگر ایک جماعت سے ایک شخص پڑھے
تو اوروں سے ساقط ہو جاوے اور اگر کوئی نہ ادا کرے
تو سب گنہگار ہووین * اور نماز جنازے کی چار تکبیر ہین اور
جنازے کی نماز ادا کرنے کی یہہ ترکیب ہی کہ پہلے نیت کرے
اِسطرح پر * نویت اَنْ اُوَدِّیَ اَرْبعَ تکبیرَاتِ صلوٰۃ الجَنازَۃِ
اَلثَّنَاءُ لِلّٰہِ تعَالٰی وَ الصَّلوٰۃُ عَلَی النَّبِیِّ وَ الدُّعَاءُ لِھٰذَ االمیِّتِ
مُتَوَجِّھًا اِلٰی جِھَۃِ الکَعْبَۃِ الشَّرِیفَۃِ اللّٰہُ اَکبَرُ اور اگر عورت
ہووے تو لِھٰذِہِ المَیِّتَۃِ کہے اور امام ہووے تو نیت امام ہونیکی کرے
اور مقتدی ہووے تو وہ نیت اقتدا کی کرے اور نیت کے بعد پہلی
تکبیر کہے ہاتھو نکو کان تک اُٹھاتا ہوا * اور پہلی تکبیر کے بعد
سُبْحَانَکَ اَللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ
ثَنَاءُکَ وَلَا اِلٰہَ غَیرُکَ پڑھ کے دوسری تکبیر کہے اور دوسری
تکبیر کے بعد یہہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ

فائدہ * دامنی اُسکو کہتے ہین جو سر پر اُڑھائی جاتی ہی * دو گز کی لانبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہی اور سینہ بند تین گز کی لانبی اور بغل سے زانو تک کی چوڑی ہوتی ہی یہہ مضمون چلپی کا ہی اور پیراہن گردن کی جڑ سے قدم تک ہوتا ہی یہہ مضمون شرح اوراد کا ہی * مسلہ * عمدۃ الاسلام مین سراجیہ سے لکہا ہی کہ ایک مرد مر گیا اور اُس کو مقدور کفن کا نہ تھا تو خلق پر فرض ہی کہ اُس کو کفن دیوین اور اگر مضمون کو مقدور ہو وے تو وے لوگ مقدور والون سے کفن طلب کرین * مسلہ * چاہیے کہ پہلے لفافہ بچہاوے تب اُسکے اوپر ازار تب مردے کو پیراہن پہنا کے ازار پر رکہے اور ازار کو پہلے بائین طرف سے لپیٹے ثم دہنی طرف سے لپیٹے بعد اُسکے لفافہ بھی اسی طرح لپیٹے * اور عورت کو پہلے پیراہن کے اوپر رکہہ دیوے تب اُسکے اوپر دامنی اُڑھاوے تب اُسکے اوپر لفافہ لپیٹے اور اگر کہل جانے کا خوف ہووے تو کفن کو باندہ دیوے یہہ ستر وقایہ مین ہی * مسلہ * سینہ عورت کا سب کپڑون کے اوپر پہراوین یہہ برجندی کا مضمون ہی * مسلہ * شرع اوراد مین نابالغ

مردا سو اسطے کہ سینہ دل کی جگہہ ہی اور دل مین ایمان کا
نور ہی تو سینے کے برابر کھڑا ہونا شفاعت کی طرف اشارہ
ہی اُس کے ایمان کے سبب * مسئلہ * شرح اوراد مین
صلوة مسعودی سے لکھا ہی کہ اگر جنازے کی نماز مین قہقہہ
مار کے ہنسے تو طہارت باقی ہی نماز کو دہرا کے شروع
کرے * مسئلہ * بہتر ہی امامت کے واسطے بادشاہ تب قاضی
تب امام محلے کا تب ولی میت کا عصبات کی ترتیب سے
* اور ولی میت کی اجازت سے دوسرے کو امامت کرنا
درست ہی * اور اگر ولی میت کے سوا دوسرون نے
نماز پڑھ لیا تو اگر ولی میت چاہے تو دہراوے اور اگر ولی
میت نے پڑھ لیا تو دوسرے لوگ نہ دہراوین * اور جو
مردہ بغیر نماز پڑھے ہوئے دفن کیا گیا تو اُسکی قبر پر نماز پڑھی
جاوے جب تک کہ شبہہ ہووے کہ وہ مردہ سڑا نہیں ہی
اور اُس کا اندازہ تین روز تک کا ہی بعضے مین روز تک نماز
پڑھی جاوے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * فایدہ * عصبہ
بعضے قرابت والے کا نام ہی اور عصبات کا بیان فرایض کی
کتاب مین مفصل ہی مگر اِس مقام مین ضرورت کے موافق

مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ سَلَّمْتَ وَ بَارَكْتَ وَ رَحِمْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ * اور درود پڑھکے تیسری تکبیر کہے اور تیسری تکبیر کے بعد یہہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ اور یہہ پڑھکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر وہ مردہ لڑکا ہووے تو تیسری تکبیر کے بعد اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَ ذُخْرًا وَ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا کہے اور یہہ پڑھکے چوتھی تکبیر کہے اور اگر وہ لڑکی ہووے تو اِجْعَلْهُ کی جگہہ پر اِجْعَلْهَا کہے اور شَافِعًا اور مُشَفَّعًا کی جگہہ پر شَافِعَةً وَ مُشَفَّعَةً کہے اور تکبیرین بلند کہے تب چوتھی تکبیر کے بعد دہنے بائین سلام کہے اور اُن تکبیرون مین ہاتھہ نہ اُٹھاوے * اور اگر امام پانچ تکبیر کہے تو مقتدی اُس کی تابعداری نکرے * مسئلہ * جنازیکی نماز مین ثنا اور درود و دعا کوئی چیز جہر سے نہ پڑھے یہہ شرح اوراد سے لکہا ہی * مسئلہ * ہدایہ مین لکہا ہی جو شخص کہ نماز پڑھے وہ مردے کے سینے کے برابر کہڑا ہووے مردہ عورت ہووے خواہ

طرف سے شروع نکرے اور اُسکو ایک پارچہ کپڑے مین
لپیٹے اور ایک غار کھو دے اور اُسکو اُس مین ڈال دیوے
یہہ شرح وقایہ مین ہی* مسلہ* اور سنت ہی جنازے کے
اُٹھانے مین چار آدمی اسطرح پر کہ اُسکے آگے کے پایہ اور پیچھے
کے پایہ کو اپنے دہنے کندھے پر رکھے تب اُسکے دوسری طرف
کے آگے کے پایہ اور پیچھے کے پایہ کو اپنے بائین کندھے پر
لیوے اور جنازے کو جلدی لیجاوے مگر دوڑے نہیں یہہ
شرح وقایہ مین ہی اسی طرح محیط مین ہی* اور لکھا ہی کہ
یہہ سنت جسوقت کہ بہت سے اُٹھانے والے ہو دین کہ
ایک سے ایک لیو ین تو اُسکی ترکیب یہہ ہی کہ اُٹھانے
والا شروع کرے مردے کے دہنے طرف کے آگے کے پایہ
سے اور وہ پایہ اُٹھانے والے کا بھی دہنا ہووے* اور جنازہ
کندھے سے رکھنے کے پہلے بیٹھنا مکروہ ہی* اور جنازے کے
پیچھے جانا مستحب ہی اور قبر کھودے اور لحد بناوے اور
مردے کو لحد مین جو قبر سے قبلہ طرف ہی رکھے* اور اُس کا
رکھنے والا کہے بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ* اور مردے کا
منہہ قبلہ کی طرف کر دیوے اور کفن کھلنے کے خوف سے

بیان کرتے ہیں * سو جس عصبہ کو ہم پہلے لکھینگے سو امامت کے واسطے بھی پہلے مقدم ہوگا * اور جس کو پیچھے لکھینگے سو امامت کے واسطے بھی پیچھے مقدم ہوگا اور جو ترتیب لکھا ہی اُسکے یہی معنے ہیں * عصبہ کا قسم یہہ ہی * پہلے میت کی اولاد جس طرح بیٹا تب بعد اُس کے پوتا اور نیچے جہان تک حساب کرو * دوسرے میت کی جڑ جس طرح باپ تب بعد اُسکے دادا * تیسرے میت کے باپ کی اولاد جس طرح بھائی بعد اُسکے بھتیجا اور جہان تک نیچے حساب کرو * چوتھے دادا کی اولاد جسطرح چچا اور بعد اُسکے چچیرا بھائی اور جہان تک نیچے حساب کرو * مسئلہ جو لڑکا کہ پیدا ہوا اور مرگیا تو اگر وہ رویا تو اُسکا نام رکھا جاوے اور غسل دیا جاوے اور اُسپر نماز پڑھی جاوے اور اگر نہ رویا ہووے تو ایک پارچہ کپڑے مین لپیٹا جاوے اور نماز نہ پڑھی جاوے مگر غسل دیا جاوے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ ایک کافر مرا اور اُسکا ولی مسلمان ہی تو اُسکا ولی غسل دیوے جسطرح سے نجس چیزین دھوئی جاتی ہین مسلمان کی طرح نہین یعنے اُسکے غسل کو وضو سے شروع نکرے اور دہنی

مسئلہ * قبر آدمی کے قد برابر طویل ہووے اور آدمی کے آدھے قد برابر چوڑی اور قبر کی گہرائی ناف تک یا گردن تک کی ہووے یہہ مضمون کنز العباد کا ہی * مسئلہ * گاڑنیوالے بے اذن ولی میت کے دفن کے پہلے پھر نا آوین * مسئلہ * کنز العباد مین لکھا ہی کہ ایک شخص کی تین جنازے کی تکبیر فوت ہووے تو تکبیرون کو جو فوت ہوئی ہین قضا کرے بغیر دعا کے جب تک کہ جنازہ زمین پر رکھا ہوا ہی اِسواسطے کہ اگر قضا کریگا دعا سمیت تو مردے کو اُٹھالے جاوینگے تب اُسکی تکبیر فوت ہوگی اور جب مردہ اُٹھالے جاوین تب تکبیر موقوف کردیوے اِسواسطے کہ نماز مردے پر ہوتی ہی اور وہان مردہ نہین * فصل اِکتیسوین شہید کے بیان مین * جو شخص کہ ظاہر اور بالغ ہووے اور تیز چیز سے مارا جاوے ظلم کیراہ سے اور اُس مارنے کے بدلے مین مال دینا واجب نہووے یعنے وہ قتل خطا سے نہووے یا کافرون کی لڑائی کے میدان مین وہ مردہ زخمی پایا جاوے تو وہ شخص شہید ہی اُسکا یہہ حکم ہی کہ جو کپڑا کہ مردے کے واسطے مقرر ہی اُسکے سواے جو کچھ ہووے جسطرح پوستین اور قبا اور تاج اور

جو کفن مین گرہ باندھا تھا سو کھول دیوے * اور کچی اینٹ
ہو یا بانس قبر مین برابر کرکے رکھے * اور دفن کے وقت
عورت کی قبر پر کپڑے سے پردہ کرے مرد کی قبر پر نہین *
اور تختہ اینٹ اور اگر آگ کی قبر مین بچھانا مکروہ ہی * اور اینٹ
اور بانس بچھانے کے بعد مٹی دیوے اور قبر کو ماہی
پشت کرے اور مربع نکرے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ *
قرابتی محرم عورت کی قبر مین اُترے عورت کے دفن کرنے
کے واسطے * اور اگر قرابتی محرم نہووین تو بیگانے لوگ
جو بڈھے اور نیک ہووین وے اُترین * اور اگر بڈھے
نہووین تو جوان لوگ جو پرہیزگار اور نیک ہین وے
اُترین یہہ مضمون کنزالعباد کا ہی * مسلہ * کنزالعباد مین منافع
سے لکھا ہی کہ جنازہ قبر سے قبلہ طرف رکھے اور مردیکو اُس
مین سے اُٹھا وے لحد مین رکھے * مسلہ * جو شخص کہ
سمندر مین کشتی بیچ مر گیا تو اُسکو غسل دیوے
اور کفن دیوے اور اُسپر ماز پڑھے اور سمندر میں اُسکو
ڈال دیوے اسواسطے کہ اُسکے دفن مین عذر ہی سمندر
مین جہان زمین نہووے یہہ کنزالعباد مین سراجیہ سے لکھا ہی *

عورت اور جو شخص کہ شہر مین مارا ہوا پایا جاوے اور اُسکا
قاتل نہ معلوم ہووے اور جو شخص کہ حد یا قصاص کے واسطے
مارا جاوے اور جو شخص کہ زخمی ہوا اور کچھ زندگی کا فایدہ لیا
جس طرح سے ہو یا کھانا پیا یا علاج کیا یا اُسکو خیمہ مین جگہہ دیا
یا لڑائی کے میدان سے زندہ باہر نکالا یا ایک نماز کے وقت تک
ہوش سے رہا یا کچھ وصیت کیا اِن سب کو غسل دیا جاوے
اور اِن پر نماز پڑھی جاوے اور اگر بغی ہونے کے سبب سے
یا رہزنی کے سبب سے قتل کیا گیا تو وہ غسل دیا جاوے
اور اُسپر نماز نہ پڑھی جاوے * فصل بتیسوین کعبہ
مین نماز پڑھنے کے بیان مین * مسلہ * کعبہ مین فرض اور نفل
پڑھنا درست ہی اگرچہ مقتدی کی پیٹھہ امام کی پیٹھہ کی طرف
ہووے مگر اُسکی نماز درست نہو گی جسکی پیٹھہ امام کے
منہہ کی طرف ہو گی اِسواسطے کہ وہ امام کے آگے ہو گیا *
اور مکروہ ہی نماز پڑھنا کعبہ کے اوپر اُسکی تعظیم کے واسطے *
مسلہ * ایک امام کے ساتھہ لوگون نے اقتدا کیا کعبہ کے گرد
حلقہ باندھہ کے اور ان مین سے بعضے اپنے امام سے زیادہ
نزدیک تھین کعبہ کی طرف یعنے امام دو گز کے فرق پر ہی اور

ہتھیار اور موزہ تو اُسکو اُتار لیوے اور اگر کفن کے قسم کی
کوئی چیز کم ہووے جسطرح ازار وغیرہ ہی تو اُس مین
زیادہ کرے تا کہ کفن اُس کا پورا ہووے اور اگر کفن کے
قسم سے کوئی چیز زیادہ ہووے تو اُسکو اُتار لیوے اور اُسکو
غسل نہ دیوے اور اُسپر نماز پڑھے اور اسکو خون سمیت
دفن کر دیوے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * ف * قتل خطا بھی
جس طرح سے ایک مسلمان نے مشرکون کی طرف تیر
مارا اور وہ تیر کسی مسلمان کو لگا تو یہہ قتل خطا ہی اُس مین
مال دینا واجب ہوتا ہی * مسئلہ * شہید وہ ہی جسکو
مشرکون نے مارا یا لڑائی کے میدان مین زخمی مردہ پایا گیا یا
مسلمانون نے ظلم کی راہ سے قتل کیا اور اُس قتل
کے بدلے مال نہین واجب ہی تو اُسکو کفن دیوے اور
اُسپر نماز پڑھے اور غسل نہ دیوے یہہ مضمون ہدایہ کا ہی *
مسئلہ * اور جس شخص کو اہل حرب یا اہل بغی یا رہزنون نے
قتل کیا کسی ہتھیار سے تو وہ شہید ہی یہہ مضمون ہدایہ کا ہی *
فایدہ * اہل بغی وہ شخص ہی جو مسلمان بادشاہ سے برخلاف
ہووے * مسئلہ * اگر لڑکا اور جنب اور حیض اور نفاس والی

وفایہ مین ہی * اور رمضان کے روزے اور نذر معین کے روزے کی نیت کرنا رات سے دوپہر کے قبل تک درست ہی اور دوپہر کو درست نہین * اور اگر فقط نیت روزے کی کرے کہ مین روزہ اللہ کا رکہتا ہون اور مقرر نکرے رمضان کے واسطے یا نیت نفل کی کرے تو روزہ رمضان کا درست ہی * اور اگر رمضان کے مہینے مین دوسرے واجب کی نیت کیا تو رمضان کا روزہ اُسی نیت سے ادا ہو جاویگا * اور اگر مریض یا مسافر رمضان مین دوسرے واجب کی نیت کریگا تو وہی روزہ ادا ہوگا جسکی نیت کیا * اور اگر ایک شخص نے ایک روز مقرر میں روزہ رکھنے کی نذر کیا یعنے کہ مین فلانے روز روزہ رکہونگا اور اُس روز دوسرے واجب کی نیت کیا تو وہی واجب ادا ہوگا جسکی نیت کیا خواہ مسافر ہو وے خواہ مقیم * اور روزہ نفل کا ادا ہوتا ہی نفل کی نیت سے اور صرف نیت سے کہ مین روزہ رکہونگا * اور نیت قبل دوپہر کے کرے اور دوپہر کے بعد نہین * اور قضا اور کفارہ اور نذر غیرمعین کے واسطے شرط ہی رات سے نیت کرنا اور مقرر کرنا کہ مین فلانا روزہ رکہتا ہوان یعنے دل مین

مقتدی ایک گز کے فرق پر کعبہ سے تو اسصورتمین وہ شخص
اگر اسی طرف ہی جس طرف امام ہي تو نماز ہو گی اور
اگر دوسری طرف ہی تو درست ہو گی * خلاصہ یہہ ہی کہ
کعبہ مین چار طرف ہی چار دیوار کے حساب سے تو پھر جو
شخص کہ اس طرف کھڑا ہی کہ جس طرف امام ہی تو وہ
شخص جس وقت کہ کعبہ کی طرف امام سے زیادہ نزدیک ہی
وہ امام کے آگے ہی بخلاف دوسرے تین طرف کھڑے
ہونے والون کے کیونکہ جو شخص کہ ان مین امام سے زیادہ
کعبہ کے نزدیک ہي وہ امام کے آگے نہین ہی یہہ شرح
وقایہ مین ہي * چوتھا باب روزے کے بیان مین *
اور اس باب مین سات فصل ہي * پہلی فصل روزے
کے بیان مین * کہانا پینا جماع ترک کرنا فجر سے آفتاب ڈوبنے
تک نیت کے ساتھ اسی کو روزہ کہتے ہین * اور روزا
رمضان کا فرض ہی سب مسلمان عاقل اور بالغ پر اور اُسکا ادا
کرنا فرض ہي اور اگر کسی عذر سے ترک ہوا ہووے تو اُسکا
قضا رکھنا فرض ہی * اور روزہ نذر کا اور کفارے کا واجب ہی
* اور اس کے سوا سے باقی سب نفل ہي یہہ شرح

کے بیان مین * جو شخص کہ قصداً جماع کرے یا جماع کیا
جاوے قُبل مین یا دُبر مین یا کچھ کھاوے یا کچھ پیوے خواہ غذا
کے واسطے خواہ دوا کے واسطے یا سینگی لگاوے یعنی پچھنا
لیوے اور معلوم کرے کہ میرا روزہ افطار ہو گیا اور پھر
قصداً کھا لیوے تو ان سب صورتون مین قضا کا روزہ رکھے
اور کفارا دیوے ظہار کے کفارے کی طرح * اور کفارہ فقط
رمضان کا روزہ قصداً فاسد کرنے کے واسطے ہی دوسرے
روزے کے واسطے نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی * ف * اور
کفارہ ظہار کا یہہ ہی کہ ایک غلام آزاد کرے اس شرط پر کہ
وہ غلام دیوانہ اور اندھا اور اُسکا دونون ہاتھ اور دونون
انگوٹھا کٹا اور دونون پانون کٹا ہوا نہووے یا ایک ہی طرف کا
ایک ہاتھ اور ایک پانون کٹا ہوا نہووے اور وہ غلام مکاتب
جو تھوڑا مال دے چکا ہی نہووے اور مدبر اور ام ولد
نہووے یہہ شرح وقایہ اور تیسیر الاحکام کا مضمون ہی *
ف * مکاتب کہتے ہیں اُس غلام کو جسکو اُسکے مالک نے
لکھہ دیا ہی کہ تو اگر اسقدر مال دیوے تو مین تجکو آزاد
کرون * اور مدبر کہتے ہیں اُس غلام کو کہ جسکو اُسکے مالک نے

مقرر کرے کہ مین فلانا روزہ رکہونگا یہہ شرح وقایہ مین لکہا ہی
مسلہ * جس شخص نے رمضان کا یا عید کا چاند اکیلے آپ ہی
دیکہا تو روزہ رکہے دونون صورت مین اگرچہ اُسکا قول
قبول نہوگا اور اگر افطار کرے تو قضا کا روزہ رکہے یہہ شرح
وقایہ مین ہی * مسلہ * اگر آسمان مین بدلی یا غبار
ہووے تو رمضان کے مہینے مین ایک شخص عادل کی خبر
کفایت ہی اگرچہ وہ شخص غلام یا عورت ہووے یا زنا کی
تہمت کسی شخص کو اُسنے لگایا ہووے اور اُسکے بدلے
مین وہ دُرّا مارا گیا ہووے اور پہر اُسنے توبہ کیا ہووے *
اور شوال اور ذی الحجہ مین دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت
آزاد خبر دے کہ مین نے چاند دیکہا اور بغیر بدلی کے شرط ہی
تینون مہینے کے واسطے کہ بہت سے آدمی خبر دیوین تو اُنکا
قول قبول کیا جاوے * اور امام ابو یوسف رحمہ اللہ نے بہت
آدمی کا اندازہ پچاس مرد کا کیا ہی * اور بعضون نے قاضی
کی عقل پر چہوڑ دیا ہی اور یہی بہتر ہی یہہ مضمون شرح
وقایہ اور تیسیر الاحکام کا ہی * دوسری فصل روزے
کے فاسد ہونے کے بیان مین اور اسکی قضا اور کفارے

مین وہ کیا کرے * اُسکا جواب یہہ ہی کہ اُس کے حق مین روزہ
افطار کرنا مباح ہی اور اُسکے حق مین تتابع شرط نہین ہی
اِسواسطے کہ وہ معذور ہی اور یہہ مضمون شرح اوراد مین
لکھا ہی * ق * تتابع کے معنے برابر لگاتار * مسلہ * اور اگر
خطا سے روزہ افطار کیا ہو مثلاً اُسکو روزہ یاد تھا اور کلی کرنے
لگا پھر اُسکے حلق مین بغیر قصد کئے ہوئے پانی گیا یا کسی نے
اُسکو زبردستی سے افطار کروادیا یا حقنہ لیا یا ناک یا کان
مین دوائی ڈالا یا سر کے زخم مین دوائی لگایا اور اس کے
دماغ مین دوا گئی یا شکم کے زخم مین دوا لگایا اور اُس کے
پیٹ مین دوا گئی یا اُسنے سنگ ریزہ نگلا یا پھر منہہ اپنی
خواہش سے رد کیا یعنے آپ سے ردلایا یا سحر کھایا یا افطار کیا
اِس شبہہ سے کہ رات ہی اور وہ دن تھا یا سہو سے کچھ
کھایا اور شبہہ کیا کہ میرا روزہ افطار ہو گیا پھر قصداً کھا لیا یا
عورت سوتی تھی اور اُس کے مرد نے جماع کیا سوتے مین
یا رمضان کے تمام مہینے مین نہ روزہ رکھنے کی نیت کیا نہ افطار
کی یا صبح تک روزے کی نیت نہ کی اور کچھ کھایا تو ان
سب صورتون مین فقط قضا کرے * اور اگر کھایا پیا یا جماع

لکھہ دیا ہی کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہی * اور ام
ولد کہتے ہیں اُس لونڈی کو جسکے لڑکا ہوا ہو اُسکے مالک کا
جنا * مسلہ * کفارہ روزے کا یہہ ہی کہ ایک بردہ آزاد
کرے غلام ہو یا لونڈی مسلمان ہو یا کافر چھوٹا ہو یا بڑا اور بہرا
ہو یا کانا یا اُسکا ایک ہاتھہ ایک طرف کا اور ایک پانون
دوسری طرف کا کٹا ہو یا مکاتب ہو اور کچھہ مال نہ دیا ہو تو ان
سب کا آزاد کرنا درست ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ *
اگر غلام آزاد کرنے سے عاجز ہووے تو دو مہینے برابر روزہ
رکھے رمضان کے مہینے کے سوا سے اور پانچ روز جو اُن مین
روزہ رکھنا منع ہی اُسکے سوا سے * اور اگر ان دونون عذر
کے سوا سے اُن دو مہینے کے بیچ مین ایک روزہ بھی توڑے
تو پھر سر نو سے روزہ شروع کرے اور اگر روزے سے بھی
عاجز ہو تو ساٹھہ مسکین کو کھلاوے یا کسی کو نایب کر دے
وہ کھلاوے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ عمدۃ
الاسلام مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ اگر ایک عورت روزہ
کفارے کا ادا کرتی ہی اور اُس دو مہینے مین اُس کے حیض
کا ایام پڑا تو پھر اُس کا روزہ برابر نہ ٹھہرا نواب اس صورت

تالو کو پہنچے گا تو اُسکے منہہ مین چڑہ ترا کے نا چیز ہو جاویگی تو
اُس کا روزہ فاسد نہو گا اور بہت سی قی یعنی بھر منہہ
قی آ کے پھر جاوے یا وہ آپ سے پھیر سے تو روزہ فاسد
ہوگا اور تھوڑی سی قی سے دونون حالت مین فاسد نہوگا *
اور امام محمد رحمہ اللہ نے کہا کہ اگر قی کو آپ سے پھیرے
اگرچہ تھوڑی ہو تو فاسد ہوگا اور قی آ کے پھیر جانے سے
اگرچہ بہت ہو روزہ فاسد نہوگا تو بہت سی قی کے آپ سے
پھیرنے مین بالاتفاق فاسد ہوگا اور تھوڑی سی قی کے
پھیرنے سے بالاتفاق فاسد ہوگا اور تھوڑی سی قی کو آپ
سے پھیرنے مین امام ابو یوسف کے نزدیک فاسد نہوگا خلاف
محمد رحمہ اللہ کے * اور بہت سی قی کے پھر جانے سے ابو یوسف
کے نزدیک فاسد ہوگا امام محمد کے نزدیک نہین یہہ سب
مسالہ شرح وقایہ مین ہی * مسالہ * ایک صایم ریشم کا کام
کرتا ہي اور اُسنے ریشم منہہ مین ڈالا اور سبزی یا زردی
یا سرخی رنگ کی نکلی اور تھوک مین مل گئی اور تھوک سبز
یا زرد یا سرخ ہو گیا تب اُس تھوک کو اسنے نگلا اور اُسکو
روزہ اپنا یاد ہی تو اُسکا روزہ فاسد ہوگا یہہ کنز العباد مین ہي *

گیا اور اُسکو یاد نہ تھا کہ مین روزہ ہون یا بستو یا اور اُس کو
احتلام ہوا یا کسی عورت کی طرف نظر کیا اور انزال ہوا یا
تیل ملا یا سرمہ دیا یا غیبت کیا یا اُسپر قی غالب ہوئی اور
اُسنے قی کیا یا تھوڑی قی کیا یا جنب تھا صبح ہوگئی اور
غسل نہ کیا یا اپنے ذکر کے سوراخ مین تیل ڈالا یا اپنے کان
مین پانی ڈالا یا غبار یا دھوان یا مکھی اُس کے حلق مین داخل
ہوئی تو ان سب صورتون مین روزہ رہ گیا * اور اگر مینہ
برستا ہی یا برف برتا ہی اور اُسکے منہہ مین گیا تو اُس کا
روزہ فاسد ہوا * اور اگر وطی کیا مردے سے یا چارپائے سے
یا فرج کے سوا سے دوسرے بدن مین جس طرح ران ہی یا
بوسہ لیا یا مساس کیا تو ان سب صورتون مین اگر انزال ہوا تو
قضا کرے اور اگر انزال نہوا تو قضا نکرے * ایک شخص نے
گوشت کھایا جو اُس کے دانت مین چنے برابر رہا تھا تو فقط
قضا کرے اور وہ گوشت اگر چنے سے کم ہو تو قضا نکرے
مگر جسوقت اُس گوشت کو منہہ سے نکال کے ہاتھ مین لیکر
کھایا اگرچہ چنے سے کم تھا توبھی قضا کرے اور اگر کسی شخص
نے ایک تل نگلا تو اُسکا روزہ فاسد ہو اگر جسوقت کہ اُس

مسئلہ * مکروہ ہی روزہ دار کو بغیر وضو کے کلی کرنا یہہ شرح
اوراد مین سراجیہ سے لکھا ہی * مسئلہ * جو بڈھا ضعیف کہ کم
زوری کے سبب روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ روزہ نرکھے
ہر روز ایک مسکین کو کھانا دیوے عید فطر کے صدقے کی
طرح اور عید الفطر کے صدقے کا بیان آگے آویگا انشا اللہ تعالی *
اور جب اُس بڈھے کو روزہ رکھنے کی طاقت ہووے تب
اُس روزے کی قضا ادا کرے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ *
عورت حاملہ اور عورت دودھ پلانے والی جسوقت کو
اپنی جان یا بچے کی جان کا خوف رکھے یا وہ مریض ہووے یا
اسکو اپنے مرض کی زیادتی کا خوف کرے یا وہ مسافر ہووے تو یے
چارون افطار کریں * اور جب ان چارونکا عذر دفع ہووے روزے
قضا کے رکھیں بغیر صدقہ کے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ *
جس مسافر کو روزہ رکھنا نقصان نکرے تو اُسکو روزہ رکھنا
مستحب ہی اور اگر نقصان کرے تو افطار کرنا واجب ہی
یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * جو شخص کہ سفر مین
یا مرض مین مرگیا تو اُسکے روزے کے بدلے مین صدقہ دیا جاویگا
اور اگر بیمار تھا اور اچھا ہوا نہ مرا یا مسافر تھا اور مقیم ہوا

فصل تیسری روزے کی مکروہات کے بیان مین * مسلہ * مکروہ ہی روزہ دار کے واسطے کسی چیز کا مزہ چکھنا اور چبانا مگر اوڑکے کے واسطے جسوقت کہ ضرورت پڑے یعنے کوئی چیز اِس طرح کی نملے کہ بغیر چبانے ہوئے اوڑکے کو کھلا نے سکے اور مکروہ ہی بوسہ لینا جسوقت کہ جماع سے بے دہشت نہووے * مسلہ * اور سرمہ دینا اور مونچھہ مین تیل لگانا اور مسواک کرنا اگرچہ ظہر کے بعد ہووے مکروہ نہین ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * مسواک کرنا تر ہووے خواہ خشک ظہر کے قبل ہو خواہ بعد کچھہ دہشت نہین ہی یہہ شرح اور اد مین ہی * مسلہ * اگر کسی عورت کا مرد بد خو ہووے کہ نمک کی زیادتی کے واسطے لڑائی کرے تو اُسوقت اگر نمک چکھے تو مکروہ نہووے یہہ عمدۃ الاسلام مین ظہری سے لکھا ہی اور یہی مضمون شرح اورادکا ہی * مسلہ * مکروہ ہی دو روزہ رکھنا اِس طرح پر کہ اُن دونون کے بیچ مین افطار نکرے اور مکروہ ہی صوم الصمت اور اُسکے یہہ معنے ہین کہ روزہ رکھے اور بات نکرے چپ رہے اسواسطے کہ یہہ مجوس کا کام ہی یہہ مضمون شرح اوراد مین ہی *

دیوے * یعنے کوئی شخص مرگیا اور اُسکی نمازین فوت ہوئی تھین تو اُسکے ولی اِس قدر صدقہ دیوین اُسکے مال مین سے اور اِس مین بھی شرط ہی کہ وہ وصیت کرگیاہووے مرتے وقت * مسلہ * رمضان کی قضا چاہے برابر لگتاتار اداکرے اور چاہے تھوڑا تھوڑا کرکے اداکرے اور اگر دوسرا رمضان آوجاوے تو اُسی رمضان کا روزہ رکھے تب بعد رمضان کے پہلے روزے کی قضاکرے بغیر صدقہ کے یعنے اُسکو صدقہ دینا ہوگا یہہ شرح وقایہ مین ہی مسلہ * مگر مستحب ہی کہ برابر لگتا تار قضا اداکرے جس مین اُسکے کندھے سے واجب جلدی ساقط ہوجاوے یہہ مضمون عمدۃ الاسلام کا ہی * مسلہ * اور مردے کا ولی مردیکے روزیکے بدلے روزہ نرکھے اور اُسکی نماز کے بدلے نماز نہ پڑھے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * اور نفل کا روزہ جب کسی نے شروع کیاتب اُسپر اُسکا تمام کرنا فرض ہوجاتا ہی اور اگر اُس روزے کو توڑے تو اُسپر قضا اُس روزے کی فرض ہووے مگر جس ایام مین روزہ رکھنا منع ہی اگر اُس ایام مین نفل کا روزہ رکھیگا تو اسکا تمام کرنا فرض نہوویگا اِسواسطے کہ اُس ایام مین روزہ رکھنا گناہ ہی پھر گناہ کرنا کسی طرح فرض

تب مرا تو اُسکے روزے کے بدلے مین اُس کا ولی صدقہ دیوے
اِس طرح پر کہ اگر وہ شخص صحت اور اقامت کے بعد اُسکے
جتنے روزے فوت ہوئے تھے اُتنے روز جی کے مرا ہو تو اُسکے
سب روزے کے بدلے صدقہ دیوے اور اگر اُتنے روز نہین جیا تو
جتنے روز تندرست اور مقیم رہا اُتنے ہی روز کے روزے کا
صدقہ دیوے * اُسکی صورت یہہ ہی کہ مثلا ایک شخص کے
دس روزہ سفر مین یا بیماری مین فوت ہوا اور وہ شخص رمضان
کے بعد دس روز مقیم یا تندرست رہا تب مرا تو اُسکے دسون
روزے کے بدلے صدقہ دیا جاویگا * اور اگر رمضان کے بعد پانچ
روز مقیم یا پانچ روز تندرست رہا بعد اُسکے مرا تو اُسکے پانچ ہی
روزے کے بدلے کا صدقہ دیا جاویگا * اور صدقہ دینے کے واسطے
یہہ شرط بھی ہی کہ وہ شخص مرنے کے وقت کسی سے وصیت
کہہ گیا ہو کہ میرے روزے کے بدلے صدقہ دیا او راُسنے جس قدر
مال چھوڑا ہی اُسکے مال کے تیسرے حصے مین سے وصیت ادا کی
جاویگی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسئلہ * صدقہ ایک
وقت کی نماز کا ایک روزے کے صدقے کے برابر ہی یعنے
ہر وقت کی نماز کے بدلے ایک روزے کے صدقے کے برابر صدقہ

ایک مسافر نے افطار کی نیت کیا بعد اس کے اپنے گھر آیا
تب نفل روزے کی نیت کیا اور نیت کرنیکا وقت تھا یعنے
دو پہر کے پہلے تو وہ روزہ درست ہوا اور اگر وہ رمضان کا
مہینا تھا تو اسپر اس روزے کا پورا کرنا واجب ہو گیا اور اگر
اپنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہی * اور اسیطرح سے اگر مقیم
نے رمضان مین دن کو سفر کیا تو اسپر بھی اس روزے کا پورا
کرنا واجب ہو گیا اور اگر اسنے افطار کیا تو کفارہ نہین ہی یہہ
مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ * چھہ عذر ہین کہ روزہ دار
کو افطار کرنا مباح کرتے ہین پہلے سفر اور دوسرے وہ مرض
جو روزے سے زیادہ ہو جاوے یا اس کو ہلاک کرے تیسرے
عورت کا حاملہ ہونا چوتھے دودھ پلانا مگر جب روزے سے
ان دونون عورت کی جان کو یا انکے لڑکے کو نقصان ہووے اور
پانچوین بڑی شدت کی پیاس جس سے ہلاک ہونیکا خوف
ہووے اور چھٹیں بڑی شدت کی بھوک جس سے ہلاک
ہونے کا خوف ہووے یہہ مسلہ شرح اور اد سے لکھا *
مسلہ * جسوقت غازی رمضان کے مہینے مین دشمن کے
مقابل ہووے اور خوف کرے کہ اسکو روزہ کم زور کردیگا

نهووے * اور جس ایام مین روزه رکھنا منع هی وه پانچ روز هی ۔
ایک عید الفطر کے دن اور دوسرے عید الضحی کے دن
اور تین روز اسکے بعد یعنے ذی الحجہ کی دسوین گیارهوین ۔
بارهوین تیرهوین ۔ مسله * اور نفل کا روزه بغیر عذر کے نه توڑے
اور ضیافت کے عذر سے نفل کا روزه توڑنا مباح هی اور
یهه حکم ضیافت کرنیوالے اور ضیافت کھانے والے دونون کے
واسطے هی یعنے نفل کا روزه افطار کرنا ضیافت کے
عذر سے دونون کے واسطے هی یهه شرح وقایه مین هی
مسله * اگر رمضان مین دن کو ایک لڑکا بالغ هوا یا کافر مسلمان ۔
هوا تو اس روز باقی روز کچھ نه کھاوے نه پیوے رمضان
کی بزرگی کے سبب سے اور اس روز کے روزے کی قضا
نه ادا کرے اگر چه دوپهر کے پہلے بالغ هوا تھا یا مسلمان هوا تھا
اور نیت روزے کی کیا تھا اور بعد نیت کے کچھ کھایا تب
بھی یهه قضا کرے اسواسطے که صبح کو اسپر فرض نه تھا * اور اگر
عورت حیض سے پاک هوئی یا مسافر اپنے گھر آیا تو یه
دونون باقی روز نه کچھ کھاوین نه پیوین اور اس روز کے
روزے کی قضا ادا کرین یهه مضمون شرح وقایه کا هی * مسله *

اعتکاف سنت موکدہ ہی اسواسطے کہ نبی علیہ السلام
اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرہ مین یہہ مضمون شرح
اورادا ور ہدایہ مین ہی * مسلہ * محیط مین لکہا ہی کہ اعتکاف
دو قسم ہی پہلا قسم نفل اور نفل کے یہہ معنے کہ اعتکاف
شروع کرے اور اپنے اوپر واجب نکرے اور دوسرا واجب
اور اُسکے یہہ معنے ہین کہ اپنے اوپر اعتکاف واجب کرے
خلاصہ یہہ ہی کہ واجب وہ ہی کہ اعتکاف کی نذر کرے مثلاً کہے
کہ مین اللہ کیواسطے اعتکاف کرونگا ایک روز یا ایک مہینے
یا ایک برس کے واسطے اور نفل وہ ہی کہ مسجد مین
اعتکاف کی نیت سے داخل ہووے اور اپنے اوپر واجب
نکرے اور یہہ مضمون شرح اورادکا ہی * مسلہ * اور معتکف
مسجد مین سے باہر نہ نکلے مگر حاجت انسانی کے واسطے
جسطرح پیشاب یا جا ضرورہی یا جمعہ کے واسطے آفتاب
ڈہلے نکلے اور جس کا مکان جامع مسجد سے دور پڑے تو وہ
ایسے وقت جاوے کہ جمعہ پاوے اور سنتین پڑھے جمعکے
پہلے چھہ رکعت دو تحیۃ المسجد اور چار رکعت سنت قبل
جمعہ خواہ فقط چار ہی رکعت سنت قبل جمعہ اور جمعہ کے بعد

تو اُس کے واسطے افطار کرنا افضل ہی اِس واسطے کہ
کمزوری کے سبب جو خلل اُسکے دین مین ہووے گا یعنے وہ
شخص کفارون کے قتل کرنے سے باز رہیگا تو اُس قتل
کا بدلا بغیر اُسوقت کے نہو سکیگا اور جو خلل کہ افطار کے
سبب سے رمضان کے روزے مین ہویگا تو اُسکا بدلا دوسرے
ایام مین ہو سکیگا تو اِسواسطے افطار کرنا افضل ہوا یہہ شرح
اوراد مین سے لکھا * فایدہ غازی کہتے ہین اُن مسلمانون
کو جو کفارون سے دین کے واسطے لڑائی کرتے ہین *
* مسلہ * مستحب ہی روزہ رکھنا ایام بیض مین اور ایام
بیض کہتے ہین ہر مہینے کی تیرھوین چودھوین پندرھوین کو
مگر ذی الحجہ کی تیرھوین کو نہ رکھے یہہ شرح اوراد سے لکھا
* فصل چوتھی اعتکاف کے بیان مین * اِعتکاف سنت
موکدہ ہی اور اعتکاف کے معنے یہہ ہین کہ اعتکاف کی نیت
کرکے دیر تک رہنا روزہ دار کا مسجد مین جس مین جماعت
ہوتی ہی اور بہت کم مدت اُسکی ایک روز ہی تو پھر
جو کوئی اعتکاف کرے اور اگر روز تمام ہونیکے پہلے چھوڑ دیوے
تو اُسپر اُسکی قضا ہی یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی * مسلہ *

کرتی ہی وطی اگرچہ رات کو ہووے یا سہو سے اور معتکف
کا وطی کرنا غیر فرج مین اور بوسہ لینا اور عورت کا چھونا اگر
وہ مُنزل ہووے تو اعتکاف کو باطل کرتا ہی اور اگر مُنزل
نہووے تو اعتکاف باطل نہین ہوتا اگرچہ یہہ کام مین اعتکاف
مین حرام ہین یہہ شرح وقایہ مین ہی اور یہی مضمون ہدایہ کا ہی
فایدہ * وطی کہنے ہین جماع کو * مسلہ * اور عورت کے
واسطے اعتکاف اُسکے گھر مین کی مسجد مین ہی اور گھر
مین کی مسجد سے وہ مقام مراد ہی جو نماز کے واسطے مقرر ہی
اِس واسطے کہ اُس عورت کے واسطے اُس مکان مین
برابر دہ ہی * اور اگر اعتکاف کرے جماعت کی مسجد
مین تب بھی درست ہی یہہ کنز العباد مین کافی سے لکھا ہی *
مسلہ * عورت کو نہین لایق ہی کہ اپنے شوہر کے بغیر اِذن
اعتکاف کرے یہہ کنز العباد مین سراجیہ سے لکھا ہی اور
جس شخص نے اپنے اوپر اعتکاف کئی روز کا واجب کیا تو
اُن روزونکی رات مین بھی اُسکو اعتکاف کرنا واجب
ہوگا برابر لگاتار اگرچہ اُسنے برابر لگاتار اعتکاف کرنے کی نیت
نہین کیا تھا یہہ مضمون شرح وقایہ اور ہدایہ اور مختصر قدوری کا ہی *

چھہ رکعت سنت پڑھے خواہ چار ہی رکعت * مسلہ * اور
اسقدر سے زیادہ دیری کرنا معتکف کا جامع مسجد مین اعتکاف کو
فاسد نہین کرتا ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی * اور یہی ہدایہ مین ہی
کہ اگر معتکف جامع مسجد مین جمعہ اور اُسکے قبل اور بعد کی
سنت پڑھنے سے زیادہ ٹھہرا رہا تو اُسکا اعتکاف فاسد نہوگا
اِسواسطے کہ جامع مسجد بھی اعتکاف کی جگہہ ہی مگر یہہ
مستحب نہین ہی اِسواسطے کہ اُسنے ایک ہی مسجد مین
اعتکاف ادا کرنا مقرر کیا تھا تو دو مسجد مین بغیر
ضرورت کے اعتکاف نہ ادا کرے * مسلہ * اور اگر بغیر
عذر کے مسجد مین سے ایک ساعت بھی باہر نکلے تو
اعتکاف باطل ہووے * اور کھاوے اور پیوے اور سووے
اور خرید کرے مسجد میں بغیر سودا حاضر کئیے ہوئے یعنے
سودا لاکے نہ بیچے اور معتکف کے سوا کوئی دوسرا یہہ کام
نکرے * اور چپ رہے اعتکاف مین اور نیک بات کے
سوا سے کچھہ نہ بولے یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * مکروہ ہی
اعتکاف مین چپ رہنا اور مستحب ہی اللہ کا ذکر کرنا یہہ کنز
العباد مین سراجیہ سے لکہا ہی * مسلہ * اور اعتکاف کو باطل

ایک صاع کا بہتّر ہزار اور آٹھ سو جو ہوا اور اسقدر جو کی
چوبیس ہزار دو سو چھیاسٹھ رتّی ہوتی ہی دو جو اوپر اور
رتّی ہوتی ہی تین جو کی اور اسقدر رتّی کے تین ہزار اور
تین تیس ماشہ ہوئے دو رتّی اور دو جو اوپر اور ماشہ ہوتا ہی
آٹھ رتّی کا اور اسقدر ماشہ کا دو سو باون تولہ ہوا
دو ماشہ اور دو رتّی دو جو اوپر اور تولہ ہوتا ہی بارہ ماشہ
کا اور اسقدر تولہ کا تین سیر ہوا اڈھائی چھٹانک
تین ماشہ دو رتّی دو جو اوپر یعنی ایک صاع کا تین سیر ہوا
بارہ تولہ نو ماشہ دو رتی دو جو اوپر اور یہہ حساب جو پوری
سیر کا ہی اور جو نوری سیر چھیانوے روپئے بھر سی کا ہی
اور بھر سی روپیہ دس ماشہ کا ہی * اسی طرح سے اپنے
اپنے شہر کے سیر کا حساب جو چاہے سو تولے سے لگالیوے
اسواسطے ہمنے تولہ بھی لکھہ دیا ہی کیونکہ تولے سے سیر سالینا
آسان ہی اور تولہ سب شہر والے سمجھ جاتے ہین * مسئلہ *
اور صدقہ فطر کا واجب ہی اُس شخص پر جو حر ہووے یعنے
آزاد ہووے کسی کا غلام نہو وے اور مسلمان ہووے اور
وہ شخص مالک ہووے نصاب زکوۃ کا اور وہ نصاب زیادہ

مسئلہ * اور روزہ رکھنے کی نیت کیا تو دونوں روزے کی راتمین اُسمین داخل ہو جاوینگی * فصل پانچوین صدقہ فطر کے بیان مین *

مسئلہ * صدقہ فطر کا گیہون یا اُس کے آٹے یا اُسکے ستو سے یا سوکھے انگور سے آدھی صاع * اور خرما یا جو یا اُسکے آٹے سے ایک صاع اور وہ صاع جس مین آٹھ رطل ماش یا مسور سماوے یہہ شرح وقایہ مین ہی * فایدہ * اور اس صاع سے مراد صاع عراقی ہی اور صاع عراقی چار من کی ہی اور من چالیس استار کا اور استار ساڑھے چار مثقال کا * استار کے معنے سیر تو اس حساب سے من ایک سو اسّی مثقال کا ٹھہرا یہہ شرح وقایہ مین ہی * فایدہ * اور مثقال بیس قیراط کا ہوتا ہی اور قیراط پانچ جو کا یہہ شرح وقایہ کے باب زکوۃ الاموال مین ہی * فایدہ * صاع آٹھ رطل کی ہی اور ہر رطل بیس سیر کا اور ہر سیر ساڑھے چھہ درم شرعی کا تو اس حساب سے صاع ایک ہزار اور چالیس درم شرعی کی ٹھہری اور ایک درم چودہ قیراط کی ہی اور ایک قیراط پانچ جو کا تو اس حساب سے ایکدرم ستّر جو کی ہی * اور گیہون نگیچی کے حساب سے ایکدرم پینتیس گیہون نگیچی کی ہی یہہ مضمون شرح اوراد کا ہی * فایدہ

اگرچہ مدبّر ہووے یا اُم ولد ہووے یا کافر ہووے اور اپنی جورو کی طرف سے اور بڑے لڑکے کی طرف سے صدقہ نہ دیوے اور اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے جو مالک نصاب کا ہی نہ دیوے بلکہ اُسی کے مال مین سے دیوے اور مکاتب کی طرف سے اور اُس غلام کی طرف سے جو سوداگری کے واسطے ہی نہ دیوے اور اُس غلام کی طرف سے جو بھاگنے والا ہی نہ دیوے مگر جب وہ بھاگنے کے بعد پھر آتا ہووے تو اُسکی طرف سے دیوے اور جو ایک غلام یا بہت غلام دو شریک کے بیچ مین ہووے تو اِن غلامونکی طرف سے کسی شریک پر صدقہ واجب نہووے * اور صدقہ فطر کا واجب ہوتا ہی عید الفطر کے صبح ہونے سے تو پھر جو شخص مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کے صبح ہونے کے پہلے تو اُسکے واسطے واجب ہوتا ہی * اور صدقہ فطر کا واجب نہیں ہوتا ہی اُسکے واسطے جو عید الفطر کی رات کو مرا یعنے صبح ہونے کے پہلے چاند رات کو مرا یا مسلمان ہوا یا پیدا ہوا عید الفطر کے صبح ہونے کے بعد تو اِن دونو پر صدقہ واجب نہین ہوتا ہی * اور اگر صدقہ فطر کا پہلے سے دیوے تو درست ہی اور مستحب ہی صدقہ فطر

ہووے اُسکے رہنے کے گھر سے اور اُسکے لباس سے اور اُسکے
گھر کے اسباب سے اور سواری کے گھوڑے سے اور اُسکے
ہتھیار سے اور اُسکے غلام سے جو خدمت کے واسطے ہین
اگرچہ اُس شخص کو مال ملے ہوئے ایک برس نگذرا ہووے
بخلاف اُس نصاب کے جس مین زکوۃ دنیا واجب ہوتا ہی
کیونکہ اُس نصاب مین شرط ہی کہ مال ملنے کے روز سے ایک
برس گذرے تب زکوۃ دیوے اور صدقہ فطر دینے کے
واسطے شرط نہین ہی اور ایسے شخص پر جسپر صدقہ فطر کا
واجب ہی صدقہ زکوۃ کا لینا حرام ہی یہہ مضمون ہدایہ اور
شرح وقایہ کا ہی * فایدہ * نصاب زکوۃ کہتے ہہین سونے کے
حساب سے بیس مثقال سونے کو اور ایک مثقال سو جو کا
اور چاندی کے حساب سے دو سو درم کو * تو پھر جو شخص
اِس قدر مال کا مالک ہووے تو اُسپر قربانی کرنا اور صدقہ فطر کا
دینا واجب ہی * مسلہ * اور جس شخص پر صدقہ فطر کا واجب
ہی وہ ادا کرے اپنی جان کے واسطے اور اپنے چھوٹے
لڑکے کیطرف سے اگر وہ لڑکا مالک نصاب کا نہووے اور
اپنے غلام لونڈی کیطرف سے جو خدمت کے واسطے ہین

اور بکری اور بھینس سے درست ہی یہہ قدوری مین ہی *
فایدہ * دنبہ اور بھیڑی بکری کی جنس مین داخل ہی اور بھینس
گاے کی جنس مین داخل ہی * مسلہ * اور قربانی کا گوشت
شریک لوگ تول کر تقسیم کرین اٹکل سے نہین مگر جب
گوشت کے ساتھہ پایہ اور چمڑا بھی ملا کے تقسیم کرین تو
درست ہی اس طرح پر کہ ہر ایک کے حصے مین کچھ گوشت
اور کچھ پایہ اور چمڑیکا ٹکرا ہووے خواہ ایک کے حصہ مین کچھ
گوشت اور کچھ چمڑیکا ٹکرا ہووے اور دوسرے کے حصہ مین
کچھ گوشت اور پایہ کا ٹکرا ہووے یہہ شرح وقایہ مین ہی *
مسلہ * اور اگر ایک شخص نے قربانی کے واسطے
ایک گاے خرید کیا اور خرید لے کے بعد چھہ آدمی
اور بھی شریک ہو گئے تو درست ہی اور یہہ شریک
ہونا خرید نے کے پہلے مستحب ہی کیونکہ خرید نے کے
بعد شریک ہونا مکروہ ہی یہہ شرح وقایہ مین ہی
مسلہ * اور قربانی واجب نہین ہی مگر اُسی پر جس پر
صدقہ فطر کا واجب ہی اور صدقہ فطر کے واجب ہونے کا
بیان اوپر گذر چکا اور قربانی جو واجب ہی سو پیغمبر ﷺ

کا صبح ہونے کے بعد جلدی دینا اور اگر تاخیر کرے صدقہ دینے
مین تو اُسکے کندھے سے صدقہ ساقط ہووے بغیر دیئے * مسلہ * اگر
کوئی مسافر یا مریض یا عورت حاملہ یا عورت دودھ پلانے
والی روزہ رمضان کا افطار کرے تو اِن سبھون کے کندھے
سے صدقہ فطر کا ساقط ہووے یہہ عمدۃ الاسلام مین ہی *
مسلہ * عمدۃ الاسلام مین سراجیہ سے لکھا ہی کہ صدقہ فطر کے دینے
مین تین چیز کا فایدہ ہی ایک تو قبول ہونا روزے کا اور دوسرے
نجات پانا موت کے وقت جان کندنی کی ایذا سے اور تیسرے
بے دہشت ہونا قبر کے عذاب سے * فصل چھٹین قربانی کے
بیان مین * مسلہ * ایک بکری قربانی کرنا ایک ہی آدمی سے
درست ہی اور ایک گاے اور ایک اُونٹ ایک
آدمی سے بھی درست ہی اور اگر سات آدمی تک شریک
ہوکر ایک گاے یا ایک اُونٹ قربانی کرین تب بھی درست ہی
مگر جبکہ ساتون آدمی برابر ساتوان ساتوان حصہ قیمت کا
دیوین * اور اگر ساتون شریک مین سے ایک بھی ساتوین
حصے سے کم قیمت دیویگا تو کسی کی قربانی درست نہوگی یہہ
شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * اور قربانی اُونٹ اور گاے

کے اول ایام مین صاحب مال تھا اور آخر ایام مین فقیر ہو گیا
تو اُس پر قربانی واجب نہ ہووےگی اور اگر پیدا ہوا ما سکے
شکم سے قربانی کے آخر روز مین تو اُس پر قربانی واجب
ہووے گی اور اگر قربانی کے آخر روز مین مر گیا تو اُسپر قربانی
نہ واجب ہووے گی یہہ شرح وقایہ کا مضمون ہی * مسلہ *
شرح وقایہ مین ہی کہ مکروہ ہی ذبح کرنا رات کے وقت اور
یہی مضمون کنز العباد مین ہدایہ سے لکھا ہی کہ رات کو ذبح کرنا
درست ہی مگر مکروہ ہی اِسواسطے کہ شبہہ ہی کہ اندھیری
رات کو ذبح کرنے مین غلطی ہووے * مسلہ * اور اگر قربانی
ترک کیا اور اُسکا ایام گذر گیا تو جس شخص
نے نذر کیا ہووے کہ مین قربانی کرونگا یا فقیر ہووے
اور قربانی کے واسطے جانور خرید کیا ہووے اِس
صورت مین لیے دونوں زندہ جانور صدقہ کرین اور اگر صاحب
مال ہووے تو قیمت جانور کی صدقہ کرے جانور خرید کیا
ہووے خواہ نہین اِسواسطے کہ اُسکے اُوپر قربانی واجب ہی
خرید کرے خواہ نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسلہ * اور
درست ہی چھہ مہینے کا دنبہ قربانی کرنا اور چھہ مہینے سے کم کا

سکے فرمانے سے کہ آپ نے فرمایا * مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا * اسکے یہہ معنے کہ جو شخص کہ مقدور والا ہووے اور قربانی نکرے تو وہ ہماری مسجد مین نہ آوے * اور قربانی اپنی ہی ذات کے بدلے کرے اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے نہیں بلکہ لڑکے کی طرف سے لڑکیکے مال سے اسکا باپ یا اُسکا وصی قربانی کرے * اور لڑکا آپ ہی گوشت کھاوے اور جو اُسکے کھانے سے باقی رہے تو اُسگوشت کو اُس چیز سے بدلے کہ اُس چیز سے اُسکا فایدہ پاوے مثلا لباس یا موزہ یہہ شرح وقایہ مین ہی * فایدہ * اور وصی کے معنے کہ مثلا ایک لڑکے کا باپ مرگیا اور کسی شخص کو وہ لڑکا سونپ گیا تو جسکو لڑکا سونپا ہی وہی شخص وصی ہی * مسئلہ * اور قربانی کا وقت عید الضحی کی نماز کے بعد ہی اگر شہر مین قربانی کرے اور اگر شہر کے سواے دوسرے مکان مین قربانی کرے تو نحر کے روز کے صبح ہونے کے بعد * اور نحر کا روز ذالحجہ کی دسوین تاریخ کو کہتے ہین اور قربانی کا آخر وقت ذی الحجہ کی بارھوین تاریخ تک ہی آفتاب ڈوبنے سے تھوڑا سا پہلے تک * اور جو شخص کہ قربانی

فقیر کو کھلا وے اور جمع کر رکھے یہہ قدوری اور ہدایہ کا مضمون ہی اور یہی مضمون شرح وقایہ کا ہی * فایدہ * تو اس سے یہہ معلوم ہوا کہ اگر صاحب مال کو کوئی قربانی کا گوشت دیوے تو اُسکو لینا درست ہی * مسلہ * اور مستحب ہی تصدق کرنا قربانی کا تیسرا حصہ گوشت اور عیال دار کو صدقہ نہ کرنا اسواسطے کر لڑکے بالے فراغت سے کھاویں * اور ذبح کرنا اپنے ہاتھ سے اگر سہج ہی ذبح کرنے سکے اور جو ہی ذبح نکر سکے تو دوسرے کو حکم کرے یہہ مضمون شرح وقایہ کا ہی مسلہ * اور قبلہ کی طرف اُس جانور کا منہہ کر دیوے اور ذبح کے وقت کہے * بِسْمِ اللهِ اَللهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَ اِلَيْكَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَ نُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذَالِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اور فلان اس فلان کی جگہہ پر قربانی کرنیوالے اور اُسکے باپ کا نام لیا جاوے مثلا اسطرح پر کہے کہ اللهم تقبل من عبد الله ابن عمرؔ اور ذبح کرکے چھوڑ دیوے جب سرد ہووے تب اُسکی کھال کھینچے اور گوشت بناوے یہہ مضمون کنز العباد کا ہی

فصل ساتویں عقیقہ کے بیان میں * مسلہ * شرعۃ الاسلام

ونہ درست نہین اور اونٹ پانچ برس یا زیادہ کا اور پانچ
برس سے کم کا درست نہین اور گاے دو برس یا زیادہ کی
اور دو برس سے کم کی درست نہین اور بکری ایک برس
یا زیادہ کی اور ایک برس سے کم کی درست نہین * اور اگر
قربانی کا جانور مفتا ہووے یعنے بے سینگھ کا یا مدھا ہووے
یا دیوانہ ہووے تو قربانی کرنا درست ہی اور اگر اندھا ہووے
یا کانا ہووے یا بہت لاغر ہووے یعنے اسقدر لاغر ہووے کہ
اُسکی ہڈیون مین مغز نہووے یا لنگڑا ہووے اسقدر کہ قربانی
کرنے کی جگہہ تک نہ جاسکے تو ان سب جانورون کو قربانی کرنا
نہین درست ہی اور لاغر کے معنے ملا بہہ شرح وقایہ مین ہی *
مسئلہ * اور جس جانور کا ایک ہاتھہ یا ایک پانون کٹا ہووے
یا اُسکا کان تیسرے حصہ سے زیادہ کٹا ہووے یا اُسکی
دم تیسرے حصہ سے زیادہ کٹی ہووے یا اُسکی آنکھہ
تیسرے حصہ سے زیادہ گئی ہووے یا اُسکا چوتڑ تیسرے
حصہ سے زیادہ کٹا ہووے تو ان سب جانورون کو قربانی کرنا
درست نہین یہہ شرح وقایہ مین ہی * مسئلہ * اور قربانی کرنے
والا قربانی کے گوشت مین سے آپ کھاوے اور غنی اور

تو ایک بکری کرے اور اگر بیٹا پیدا ہوسنے مین ایک ہی بکری کرے تو کچھ دہشت نہین * مسلہ * مستحب ہی کہ جب لڑکا بولنے لگے تب پہلے کلمہ لا الہ الا اللہ اُسکو سکھلاوے اسواسطے کہ اُسکی پہلی بات کلمہ ہووے و اللہ اعلم بالصواب

* خاتمہ * الحمد للہ کہ احقر العباد سید محمد غفر اللہ لہ ولوالدیہ نے اس کتاب کو تصحیح سے اپنے محلے مصری گنج مطبع اسلامی مین اپنے سنہ ۱۲۶۴ ہجری مین چھپوایا

* فہرست نسخۂ مفتاح الجنت *

مین لکھا ہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ عقیقہ کا یہہ حق ہی کہ بیٹا پیدا ہووے
تو دو بکری اور بیٹی پیدا ہو تو ایک بکری ذبح کرے اور نبی
علیہ السلام نے اپنی طرف سے عقیقہ کیا ہی نبی ہونے کے بعد
اور عقیقہ کے ذبح کرتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ عَقِيقَةُ ابْنِي
فُلَانٍ دَمُهَا بِدَمِهٖ وَلَحْمُهَا بِلَحْمِهٖ وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهٖ وَجِلْدُهَا بِجِلْدِهٖ
وَشَعْرُهَا بِشَعْرِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا فِدَاءً لِابْنِي مِنَ النَّارِ بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ
اَكْبَرُ * اور فلانے کی جگہہ پر اُس لڑکے کا نام لیوے اور عقیقہ
کی ہڈی نتوڑے بلکہ اُسکو پکاوے پورا پورا عضو اور دائی
کو ایک ران دیوے اور اُسکو تصدق کرے اور یہہ عقیقہ
پیدا ہونے کے ساتوین روز یا چودھوین روز یا اکیسوین روز
کرے اور لڑکے کا سر مونڈا دے اور اُسکے بال کی وزن
برابر چاندی تصدق کرے * مسئلہ * اور جو شرط اور احکام
کہ قربانی کے جانور مین ہی وہی عقیقہ مین ہی اور لڑکے کے
دہنے کان مین اذان اور بائین مین اقامت کہی جاوے اور
ذرا سا خرما یا دوسری میٹھی چیز منہہ سے کچل کے اُسکے
تالو مین لگا دیوے یہہ شرح مشکوۃ مین ہی * مسئلہ کنز العباد
مین لکھا ہی کہ عقیقہ بیٹا پیدا ہووے تو دو بکری اور لڑکی ہووے

تیسرا باب نماز کے بیان مین اور اسمین بتیس فصل ہی*

خطبہ جمعے کا

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله على الذات عظيم الصفات سني السمات كثير الشان * جليل القدر رفيع الذكر مطاع الامر جلي البرهان * فخيم الاسم غزير العلم كثير الحلم عميم الاحسان * شديد العقاب اليم العذاب سريع الحساب عزيز السلطان * اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له في الخلق والامر * واشهد ان سيدنا ومولانا محمدا عبده ورسوله المبعوث الى الاسود والاحمر * اللهم صل وسلم على سيدنا محمد وعلى آل سيدنا محمد كما صليت وسلمت على سيدنا ابراهيم وعلى آل سيدنا ابراهيم انك حميد مجيد * اما بعد فيا ايها الناس وحدوا الله فان التوحيد اساس الحسنات وراس العبادات * واعبدوا الله فان العبادات دافعة للسيئات وناهية عن المنكرات * وعليكم بالسنة فان السنة

یہاں منبر پر ایکدم بیٹھ کر اُٹھے پھر یہہ دوسرا خطبہ پڑھے

دوسرا خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَ نَسْتَعِیْنُہٗ وَ نَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَ نَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ*
وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ
اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ * وَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ * اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اَصْدَقَ
الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَوْثَقَ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی * وَخَیْرَ الْمِلَلِ
مِلَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَخَیْرَ السُّنَنِ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
وَاَشْرَفَ الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَاَحْسَنَ الْقَصَصِ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَیْرَ
الْاُمُوْرِ عَوَازِمُھَا وَشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا * وَمِنَ النَّاسِ مَنْ
لَّا یَاْتِی الصَّلٰوۃَ اِلَّا دُبُرًا وَمِنْھُمْ مَنْ لَّا یَذْکُرُ اللّٰہَ اِلَّا ھُجْرًا * وَ
اَعْظَمَ الْخَطَایَا اللِّسَانُ الْکَذُوْبُ * وَخَیْرَ الْغِنٰی غِنَی النَّفْسِ وَ
خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی * وَخَیْرَ مَا وُقِرَ فِی الْقُلُوْبِ الْیَقِیْنُ * وَالْاِرْتِیَابُ

تهدي الى الطاعة * ومن اطاع الله ورسوله فقد رشد واهتدى
واياكم والبدعة فان البدعة تهدي الى المعصية ومن عصى
الله ورسوله فقد ضل وغوى * وعليكم بالصدق فان الصدق
ينجي والكذب يهلك * وعليكم بالاحسان فان الله يحب المحسنين *
وعليكم بمراقبة الله فلا تكونوا من الغافلين * ولا تحبوا الدنيا
فتكونوا من الخاسرين ولا تقنطوا من رحمة الله فانه ارحم
الراحمين * قال الله تعالى واذا قرئ القرآن فاستمعوا له و
انصتوا لعلكم ترحمون * اعوذ بالله من الشيطان الرجيم *
اعلموا انما الحياة الدنيا لعب ولهو وزينة وتفاخر بينكم
وتكاثر في الاموال والاولاد * كمثل غيث اعجب الكفار
نباته ثم يهيج فتراه مصفرا ثم يكون حطاما وفي الآخرة
عذاب شديد ومغفرة من الله ورضوان * وما الحيوة الدنيا الا
متاع الغرور سابقوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها كعرض
السماء والارض اعدت للذين امنوا بالله ورسله * ذلك فضل
الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم * بارك الله لنا و
لكم في القرآن العظيم * ونفعنا واياكم بالآيات والذكر
الحكيم * فانه تعالى جواد كريم ملك بر رؤف الرحيم *

السلطان ظل الله من اكرمه اكرمه الله ومن اهانه اهانه الله * اللهم اغفر لى وللمؤمنين والمؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات برحمتك يا ارحم الراحمين * اللهم انصر من نصر دين محمد واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد ولا تجعلنا منهم عباد الله رحمكم الله ان الله يامر بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي * يعظكم لعلكم تذكرون * اذكروا الله يذكركم وادعوه يستجب لكم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واعز واجل واتم واهم واكبر *

خطبة عيد الفطر كا

بسم الله الرحمن الرحيم

الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله والله اكبر الله اكبر ولله الحمد * سبحان ذي العزة والعظمة والثناء * سبحان ذي الهيبة والقدرة والالاء * سبحان ذي العفو والمغفرة والجزاء * سبحان ذي الجود والجبروت والكبرياء * الله اكبر الخ * سبحان

من الكفر ونياحة من عمل الجاهلية * والغلول من جثاء
جهنم * والكنز كي من النار * والشعر من مزامير ابليس
والخمر جماع الاثم * والنساء حبائل الشيطان * والشباب
شعبة من الجنون * وشر المكاسب كسب الربوا * وشر المآكل
مال اليتيم * والسعيد من وعظ بغيره والشقي من شقي في
بطن امه * وانما يصير احدكم الى موضع اربعة اذرع * و
ملاك العمل خواتمه * وسباب المؤمن فسوق وقتاله كفر
واكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه * ومن
يتال على الله يكذبه * ومن يكظم الغيظ ياجره الله * ومن
يصبر على الرزية يعوضه الله * ومن يستعفف يعفه الله قال رسول الله
صلى الله عليه واله وسلم * ارحم امتي بامتي ابوبكر واشدهم
في امر الله عمر واحياهم عثمان واقضاهم علي * وسيدا شباب
اهل الجنة الحسن والحسين وسيدة نساء اهل الجنة فاطمة وسيد
الشهداء حمزة * اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة
وباطنة لا تغادر ذنبا * خير القرون قرني ثم الذين يلونهم
ثم الذين يلونهم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضا من
بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم

اللہ علیہ و آلہ و سلم قال اللہ عز و جل فاذا کان یوم عیدہم
یعنی یوم فطرہم باہی بہم ملائکتہ فقال یا ملائکتی ما جزاء
اجیر وفی عملہ قالوا ربنا جزاؤہ ان یوفی اجرہ فقال
ملائکتی عبیدی و امائی قضوا فریضتی علیہم ثم خرجوا
یعجون الی الدعاء وعزتی وجلالی وکرمی وعلوی و ارتفاع
مکانی لاجیبنہم فیقول ارجعوا فقد غفرت لکم و بدلت
سیاتکم حسنات * قال فیرجعون مغفورا لہم * قال اللہ
تبارک و تعالی یا ایہا الذین آمنوا کتب علیکم الصیام
کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون * ایاما معدودات
فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر بارک
اللہ لنا و لکم فی القرآن العظیم و نفعنا و ایاکم بالآیات
والذکر الحکیم * انہ تعالی جواد کریم ملک بر رؤف رحیم

اس خطبے کے بعد وہی دوسرا خطبہ جمعے کا جو اوپر لکھا ہی یہاں بھی پڑھے

مسئلے عید الفطر کے

اے مسلمانو جانو کہ صدقہ فطر کا عید کے دن واجب ہی ہر مسلمان پر
آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد اپنی طرف سے اور
اپنے نابالغ لڑکوں کی طرف سے جو لڑکے اُسکے محتاج نہیں کھانے

ذِي الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ * سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَنَامُ وَلَا يَمُوتُ * سُبْحَانَ الْقَادِرِ الْقَوِيِّ الَّذِي لَا فَنَاءَ لَهُ * سُبْحَانَ مَالِكِ الْمُلْكِ الَّذِي لَا زَوَالَ لَهُ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ * سُبْحَانَ الْخَالِقِ الْخَلَّاقِ الَّذِي خَلَقَ الْخَلْقَ مِنَ الطِّينِ وَالْمَاءِ * الْمُحْصِي مَنْ فِي الْأَرْضِ وَالسَّمَاءِ * سُبْحَانَ ذِي الْقُدْرَةِ الَّذِي هُوَ مَالِكُ الْإِيجَادِ وَالْبَقَاءِ * سُبْحَانَ الْعَزِيزِ الْعَلَّامِ الَّذِي هُوَ ذُو الْعِلْمِ وَالْإِنْشَاءِ * وَهُوَ مُنَزَّهٌ عَنِ النَّقْصِ وَالْفَنَاءِ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ * سُبْحَانَ ذِي الرِّفْعَةِ وَالْهَيْبَةِ وَالْكِبْرِيَاءِ * سُبْحَانَ ذِي النُّصْرَةِ وَالْكَرَامَةِ وَالنَّعْمَاءِ * وَهُوَ مُعِزُّ الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ * وَالْعِبَادِ الصَّالِحِينَ مِنَ الْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ * وَرَازِقُ الْعَالَمِينَ مِنَ الْفُقَرَاءِ وَالْأَغْنِيَاءِ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ * سُبْحَانَ مَنْ سَبَّحَ لَهُ السَّحَابُ وَالْمَطَرُ * وَجَرَى بِهِ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ * وَسَجَدَ لَهُ النُّجُومُ وَالشَّجَرُ * وَخَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ وَالْبَشَرُ * نَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ * سَيِّدُ الثَّقَلَيْنِ نَبِيُّ الْحَرَمَيْنِ شَفِيعُ الْأُمَمِ مِنْ يَدِ اللهِ أَرَيْنِ * حَبِيبُ حَضْرَتِ الْإِلَهِ طَبِيبٌ عَلَيْهِ الْمَعَاصِي بِلَا إِكْرَاهٍ * قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

نابکار اور جنات بدکردار سب قید مین پڑے ستھے * اِس مہینے
مین نفل عبادت اور نیک کام کا ثواب دوسرے مہینون کے
فرض عباد تونکے برابر ہوتا تھا اور اِسکا ایکفرض اور مہینون کے
ستّر فرضونکے مقابل گنا جاتا تھا * جسنے یہہ بڑی دولت کمائی
اُسنے دونون جہانمین سرخ روئی حاصل کی * مومنون کی ہرگھڑی
عبادت مین کٹی * اچھے کامونکی بزرگی اور برائی اُنکے ہاتھہ آئی
اچھے لوگون کی اوقات تلاوت قرآن اور نماز اور تراویح مین
بسر ہوئی * نیک کارونکی عمر نیک کامون مین گذری * اب
اِس مہینے کے جانے پر کلمہ پڑھو * اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

خطبہ عید اضحی کا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْكَعْبَةَ قِبْلَةً لِّلْمُصَلِّيْنَ فِي اللَّيَالِيْ وَالْاَيَّامِ
وَبَشَّرَ طَوَّافِيْنَ حَوْلَهَا بِالنَّعِيْمِ الْمُقِيْمِ وَالْحُوْرِ الْمَقْصُوْرَاتِ
فِي الْخِيَامِ * وَوَعَدَ لَهُمُ النَّجَاةَ فِي الْعَرَصَاتِ يَوْمَ يُؤْخَذُ بِا

کپڑے مین اور غلام اور لونڈی کی طرف سے جو کسی کے حصے
مین نہون * ہر ایک جاکے بدلے دو سیر گیہون یا آٹا یا ستو اُسکا
یا کشمش یا چار سیر جو یا خرما یا اُسکی قیمت فقیرون کو دیوے
مسلمان ہون تو افضل ہی کافر کو بھی دے سکتا ہی * عید کی
نماز کے پہلے ادا کرے کر زکوة مقبولہ مین شمار ہووے * اور جو بعد
اُسکے ادا کرے تو صدقے کا ثواب پاوے * اور یہہ بھی جانو کہ
عید کے گذر جانے سے یہہ صدقہ کسی کی گردن سے نہین اُترتا دینا
اُسکا ضرور ٹھہرا مستحب ہی کہ دن نماز کے غسل اور مسواک
کرے اور خوشبو لگاوے اور اچھے کپڑے پہنے سرمہ لگاوے اور کچھ
کھاوے اور چاہئے کہ آہستہ آہستہ تکبیر کہتا ہوا راہ مین نماز کو جاوے
اور اس نماز کا وقت جب ایک نیزہ آفتاب بلند ہو تب سے
دوپہر تک ہی * اور پہلی رکعت مین بعد ثنا کے تین بار تکبیر کہے اور
دوسری رکعت مین بعد الحمد اور دوسری سورت کے مین بار تکبیر
کہے سوائے تکبیر تحریمہ کے چھے تکبیرین زاید ہوئین * ای بھائیو
مسلمانو افسوس کرو اس ماہ مبارک کے چلے جانے پر * حسرت
کرو اس ایام نیک کے گذر جانے پر * اس مہینے مین جہنم کے
دروازے بند تھے اور آسمانون اور بہشتونکے کھلے * اور شیاطین

وَرَسُولُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ
وَذُرِّيَّاتِهِ وَأَتْبَاعِهِ أَجْمَعِينَ * يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِعْلَمُوا أَنَّ هٰذَا
يَوْمٌ عَظِيمٌ عَظَّمَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْإِسْلَامِ وَنَشَرَ عَلَى عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِينَ
خَيْرَهُ وَبَرَكَتَهُ فِي هٰذِهِ الْأَيَّامِ * يَوْمٌ فِيهِ ابْتَلَى اللّٰهُ نَبِيَّهُ
إِبْرَاهِيمَ بِذَبْحِ ابْنِهِ إِسْمَاعِيلَ وَقَدْ قِيلَ إِسْحٰقَ وَأَيُّهُمَا كَانَ
فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمٌ * حِينَ قَالَ يَا بُنَيَّ إِنِّي أَرَى فِي الْمَنَامِ أَنِّي
أَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرَى قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي
إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مِنَ الصَّابِرِينَ * فَلَمَّا أَسْلَمَا وَتَلَّهُ لِلْجَبِينِ اهْتَزَّ
الْعَرْشُ وَالْكُرْسِيُّ وَارْتَعَدَتِ الْمَلَائِكَةُ بِالتَّضَرُّعِ وَالْابْتِهَالِ
وَصَاحَ كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْعَرْشِ إِلَى الثَّرَى وَهُمْ يَقُولُونَ * اللّٰهُمَّ
إِنَّكَ اتَّخَذْتَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا * وَنَادَيْنَاهُ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ قَدْ
صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ * إِنَّ هٰذَا لَهُوَ
الْبَلَاءُ الْمُبِينُ * وَفَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ وَقَدْ رُوِيَ عَنْ إِمَامِ
الْمُتَّقِينَ وَأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ
أَنَّهُ خَطَبَ يَوْمَ الْعِيدِ بِالْكُوفَةِ فَقَالَ لَيْسَ الْعِيدُ * لِمَنْ لَبِسَ
الْجَدِيدَ وَلٰكِنَّ الْعِيدَ لِمَنْ أَمِنَ مِنَ الْوَعِيدِ * وَلَيْسَ الْعِيدُ لِمَنْ
رَكِبَ الْمَطَايَا وَلٰكِنَّ الْعِيدَ لِمَنْ غُفِرَتْ لَهُ الْخَطَايَا * أَعُوذُ بِاللّٰهِ

التَّوَاصِي وَالْإِقْدَامِ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ * سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْكَعْبَةَ قِبْلَةً لِلْأَنَامِ * إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا ذَا الْآيَاتِ وَالْأَعْلَامِ * وَهَيَّجَ أَشْوَاقَ لِقَائِهِ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ الْكِرَامِ * حَتَّى تَرَكُوا الْأَوْلَادَ وَالْأَوْطَانَ فِي كُلِّ عَامٍ * وَيَمْشُونَ رَاجِلِينَ وَرَاكِبِينَ مَعَ الشَّوْقِ التَّامِّ . مُلَبِّينَ وَمُكَبِّرِينَ اقْتِدَاءً بِسُنَّةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ الصَّلَوٰةُ وَالسَّلَامُ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ * سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ مُجْمَعًا لِعَبِيدِهِ الْخَوَاصِّ وَالْعَوَامِّ * وَفَرَّجَ هُمُومَ الْمُشْتَاقِينَ بِلِقَاءِ جَمَالِهِ الْهُمَامِ * وَمَنَّ عَلَيْهِمْ بِاسْتِجَابَةِ دَعَوَاتِهِمْ وَالتَّجَاوُزِ عَنِ الذُّنُوبِ الصِّغَارِ وَالْعِظَامِ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ * سُبْحَانَ مَنْ جَعَلَ الْحَجَّ رُكْنًا مِنْ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ مُلْتَزَمًا أَهْلِ الْإِحْرَامِ * وَجَبَلَ الرَّحْمَةِ مَصْعَدًا لِلْوَاقِفِينَ الْكِرَامِ * اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ الخ *

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْقُرْآنَ ضِيَاءً مُبِينًا * وَجَعَلَ اتِّبَاعَهُ دِينًا رَضِيًّا * وَذَكَرَ الشُّهُورَ وَالْأَوَاصِلَ فِي كِتَابِهِ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ وَهِيَ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ * وَنَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

پیل یا اُونٹ سات آدمیونکے بدلے * اور بھینس گاے مین گنی جاتی
ہی * بکری بھیڑی ایکبرس اور گاے دو برس اور اُونٹ پانچ
برس سے کم نہو * اور قربانی کا جانور بے عیب ہو یعنے بہت دبلا اور
لنگڑا اور اندھا اور کانا اور تیسرے حصّے سے زیادہ کان کٹا اور
دم کٹا نہو خصی اور بے سینگھ اور دیوانے جانور کی قربانی درست
ہی * سنت یہی ہی کہ قربانی اچھے موتے تازے صحیح اور سالم جانور
سے کرے کیونکہ حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا
ہی کہ موتی قربانی کرو البتہ وہ تمھاری سواری ہوگی پل صراط پر *
قربانی کا گوشت آپ کھاوے لوگوکو بانٹے اور جو تیسرا حصہ
صدقہ کرے تو بہتر ہی ذبح آپ کرے اور دوسرےکو حکم کرے تو
بھی جایز ہی * اور چاہیے کہ تکبیر تشریق پڑھے ہر مسلمان جو
مقیم ہو اور شہر مین ہو اور جماعت سے نماز پڑھتا ہو * پھر اگر مسافر
اور اکیلا نمازی بھی پڑھے تو مستحب ہی * تکبیر کا وقت ہر فرض
نماز کے پیچھے ہی عرفہ کے فجر کی نماز سے تیرہوین تاریخ عصر
کی نماز تک * تکبیر یہ ہی اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کئی کلمے فایدے کے جو مشہور ہین یہان
لکھے گئے * پہلا کلمہ طیب لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ *

مِنَ الشَّيْطَانِ الْحَسُودِ * هٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُوا الْأَلْبَابِ * إِنَّ أَحْسَنَ الْكَلَامِ وَأَبْلَغَ النِّظَامِ كَلَامُ اللّٰهِ الْمَلِكِ الْعَلَّامِ * بَارَكَ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ وَتَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكُمْ وَاسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِي وَلَكُمْ وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ * فَاسْتَغْفِرُوهُ إِنَّهُ مَلِكٌ كَرِيمٌ بَرٌّ رَؤُفٌ رَحِيمٌ

اس خطبے کے بعد وہی دوسرا خطبہ جمعے کا جو اوپر لکہا ہی

یہان بھی پڑھے *

مسالے عید اضحی کے *

آج مسواک کرنی خوشبو لگانی سرمہ لگانا اچھا کپڑا پہننا نماز ادا کرنے تک کچھ نکہانا گھر سے نکل کر نماز گاہ مین پہنچنے تک راہ مین آواز بلند سے تکبیر کہنی مستحب یعنے بہتر ہی اور قربانی ادا کرنی عید کی نماز کے بعد ہر مسلمان پر واجب ہی آج سے بارھوین تاریخ کی شام تک جو کوئی مالک ہو نصاب کا * مالک نصاب کا اُسکو کہتے ہین جس کے پاس اسباب ضروری کے سوا دو سو درم شرعی یعنے ساڑھے باون تولہ روپا ہو یا بیس مثقال یعنے ساڑھے سات تولہ سونا ہو یا کچھ مال اور اسباب ہو اتنی قیمت کا اگرچہ سوداگری کی نیت اُسمین نہو تو ایک بکری یا بکرا بھیڑی یا بھیڑا اُسکے بدلے * اور گا ے

رکھتا ہی * پانچویں کلمہ رد شرک یعنے جو شرک انجان ہو یا جان
کر اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئاً وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ
وَاَسْتَغْفِرُكَ بِمَا لَا اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ یا اللہ پناہ لیتا ہون مین تیری اِس بات
سے کہ شریک ٹھہراؤن مین تیرے ساتھ کسی چیز کو جس
حال مین کہ جانون مین اُس کو اور معاف مانگتا ہون مین
تجھ سے اُس چیز سے کہ نہیں جانتا اُس کو توبہ
کیا مین نے اُس سے اور مسلمان ہوا * اقرار
کرتا ہون کہ کوئی پوجنے کے لایق نہیں مگر اللہ اور محمد بھیجے
اللہ کے ہین * حقیقت ایمان کی جاننا ضرور ہی بے جانے اُسکے
کوئی مسلمان نہیں ہوتا حقیقت اُسکی یہہ ہی کہ اللہ تعالی ایک
ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور حکم اُسکے برحق ہین اور سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اُسکے رسول ہین اور جو کچھ اُنھون
نے فرمایا اور بتلایا حق ہی اور قیامت برحق * کلمہ ایمان * اٰمَنْتُ
بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهٖ
وَشَرِّهٖ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ایمان لایا مین اللہ کے
ساتھ اور اُسکے فرشتونکے اور اُسکی کتابونکے اور اُسکے رسولون

نہین کوئی پوجنے کے لایق مگر اللہ اور محمد رسول ہین اللہ کے * دوسرا کلمہ شہادت اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ گواہی دیتا ہون مین اسپر کہ نہین کوئی بندگی کے لایق مگر اللہ وہ ایک ہی کوئی اُسکا شریک نہین اور گواہی دیتا ہون مین کہ تحقیق محمد بندے ہین اُسکے * اور بھیجے ہوئے اُسکے * تیسرا کلمہ تمجید * سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ پاک ہی اللہ اور سب تعریف اللہ کو اور کسی کی بندگی نہین سواے اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہی نہ پھیر سکنے کی طاقت گناہ سے اور نہ قوت نیک کام کی مگر اللہ کی مدد سے کہ سب سے اوپر ہی بڑا * چوتھا کلمہ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کوئی پوجنے کے لایق نہین سواے اللہ کے وہ ایک ہی کوئی اُسکا شریک نہین اُسی کے لئے ہی پادشاہی اور اُسی کیواسطے ہی سب تعریف اور وہی جلاوے اور وہی مارے اور وہ جیتا ہی نہین مرتا اور اُسکے ہاتھ مین ہی سب بھلائی اور وہ ہر چیز پر قدرت

کے ساتھہ اور قیامت کے دن پر * اور تقدیر اُسکی نیکی او
اُسکی بدی کی اللہ کی طرف سے ہی * اور جبی اُتھنے پر بد
مرنے کے سابق اِس کے حاجی سید عبد اللہ صاحب
مرحوم و مغفور نے اِن خطبون کو اور کلمون کو ترجمہ ہندی مین
کر کے چھپوائے تھے بحسن و خوبی کے ساتھہ چھپنیکے سبب
تھوڑے دنون مین سب کتابین کم یاب ہو گئیں اور
خواہش لوگون کی ویساہی باقی ا سو اسطے احقر العباد
سید محمد عفا اللہ عنہ نے اِس کتاب اور
خطبون اور کلمون کو بطور سابق کے مطبع
اسلامی مین اپنے سنہ ۱۲۶۴ ہجری میں
نزدیک مسجد منشی غلام رحمان
مرحوم و مغفور کے چھپوایا تاکہ انام
اِس سے فایدہ تام حاصل
کرین اللہ توفیق دے